سر اور چہرے کے بالوں کے بارے میں شرعی حکم

دار الافتاء اہلسنّت کے فتاویٰ

سوال: کیا خواتین سر کے بال کٹوا کر چھوٹے کرواسکتی ہیں؟

سائل: فرحان (سولجر بازار، کراچی)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورتوں کو اپنے سر کے بال اس قدر چھوٹے کروانا کہ جس سے مردوں سے مشابہت ہو **ناجائز و حرام** ہے اسی طرح فاسقہ عورتوں کی طرح بطور فیشن بال کٹوانا بھی منع ہے، ہاں بال بہت لمبے ہوجانے کی صورت میں اس قدر کاٹ لینا کہ جس سے مردوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو، جس طرح عموماً کنارے کاٹ کر برابر کئے جاتے ہیں یہ جائز ہے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفی عنہ الباری

26 ذوالحجۃ الحرام 1437ھ 29 ستمبر 2016ء

سوال: عورت کے چہرے پر اگر بال آگئے ہوں تو پوچھنا یہ ہے کہ کیا وہ اپنے چہرے کی تھریڈنگ یعنی چہرے کے بال صاف کرواسکتی ہے یا نہیں؟ سائل: علی رضا (لطیف آباد 2، حیدر آباد)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کے چہرے پر اگر بال آگئے ہوں تو عام حالت میں اس کے لئے یہ بال صاف کرانا مباح و جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ کام اگر شوہر کے لئے زینت کی نیت سے ہو تو جائز ہونے کے ساتھ ساتھ مستحب بھی ہے کیونکہ عورت کو شوہر کے لئے زینت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور چہرے پر بالوں کا ہونا شوہر کے لئے باعثِ نفرت و وحشت اور خلافِ زینت ہے۔

البتہ ابرو بنوانا اس حکم سے مستثنیٰ ہے کہ صرف خوبصورتی و زینت کے لئے ابرو کے بال نوچنا اور اسے بنوانا، ناجائز ہے، حدیثِ پاک میں ابرو بنوانے والی عورت کے بارے میں لعنت آئی ہے لہٰذا آجکل عورتوں میں ابرو بنوانے کا جو رواج چل پڑا ہے، یہ ناجائز ہے، اس سے ان کو باز آنا چاہئے۔ ہاں ایک صورت یہ ہے کہ ابرو کے بال بہت زیادہ بڑھ چکے ہوں، بھدے (بُرے) معلوم ہوتے ہوں تو صرف ان بڑھے ہوئے بالوں کو تراش کر اتنا چھوٹا کرسکتے ہیں کہ بھدا پن دور ہو جائے، اس میں حرج نہیں۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد سرفراز اختر العطاری

02 رمضان المبارک 1437ھ 08 جون 2016ء

الجواب صحیح

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفی عنہ الباری

کانچ کی چوڑیاں پہننا/محرم کے بغیر سفر کرنا

کانچ کی چوڑیاں پہننا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت مروجہ کانچ کی چوڑیاں پہن سکتی ہے؟

سائل: محمد سعید (صدر، باب المدینہ کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کانچ کی چوڑیاں پہن سکتی ہے بلکہ شوہر کیلئے سنگار کی نیّت سے مُستَحَب اور اگر والدین یا شوہر نے حکم دیا تو اب اس پر چوڑیاں پہننا واجب ہو گا۔

سَیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے سوال ہوا "چوڑیاں کانچ کی عورتوں کو جائز ہیں پہننا یا ناجائز ہیں؟ تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا "جائز ہیں لِعَدَمِ الْمَنْعِ الشَّرْعِیّ (مانع شرعی نہ ہونے کی وجہ سے) بلکہ شوہر کے لئے سنگار کی نیّت سے مستحب، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات (ترجمہ: اعمال کا دارو مدار نیّتوں پر ہے) بلکہ شوہر یا ماں یا باپ کا حکم ہو تو واجب، لِحُرْمَةِ الْعُقُوْقِ وَلِوُجُوْبِ طَاعَةِ الزَّوْجِ فِيْمَا يَرْجِعُ اِلَى الزَّوْجِيَّةِ (ترجمہ: والدین کی نافرمانی حرام ہونے اور میاں بیوی کے آپس کے اُمور میں شوہر کی اِطاعت واجب ہونے کی وجہ سے)۔" (فتاویٰ رضویہ، 22/115، 116)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

20شعبان المعظم 1437ھ/28مئی 2016ء

محرم کے بغیر عمرے پر جانا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ پاکستان سے دو عورتیں جو شادی شدہ ہیں اور وہ عمرے پر جانا چاہتی ہیں ان کے ساتھ ان کا کوئی مَحْرَم نہیں ہے۔ کیا وہ کسی ایسے گروپ کے ساتھ جس میں بہت سے غیر مرد اور عورتیں ہوں ان کے ساتھ عمرہ کرنے جاسکتی ہیں؟

سائل: محمد علی رضا (مانوالہ، پنجاب)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں اُن عورتوں کا بغیر مَحْرَم کسی گروپ کے ساتھ عُمرے پر جانا جائز نہیں کہ حکمِ شرعی یہ ہے کہ عورت کا شوہر یا مَحْرَم کے بغیر تین دن (یعنی 92 کلومیٹر) کی راہ کا سفر ناجائز و حرام و گناہ ہے۔ خواہ سفر حج و عمرے کے لئے ہو یا کسی اور غرض سے، اگر چلی گئی تو قدم قدم پر اس کے لئے گناہ لکھا جائے گا۔ لہٰذا ان کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کو بجالاتے ہوئے جب تک کسی مَحْرَم کا ساتھ نہ ہو اِس اِرادے کو ترک کر دیں، یاد رکھئے کہ عُمرہ سے مقصود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور ثواب حاصل کرنا ہوتا ہے لہٰذا شرعی تقاضوں کے مطابق ہی یہ نیک کام کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی خِلاف ورزی اور گناہ سے بہر صورت بچا جائے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ" ترجمہ: کوئی عورت تین دن کی مسافت ذی رحم محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ (مسند امام احمد، 14/235)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

25ربیع الآخر 1438ھ/24جنوری 2017ء

اسٹیکرز(Stickers) والے میک اَپ(Make-Up) کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل ایسی مہندی مارکیٹ میں بیچی جا رہی ہے جسے ہاتھ وغیرہ پر لگانے سے ہاتھ پر ایسی ہی ایک باریک جِرم دار تَہ چڑھ جاتی ہے جیسے نیل پالش لگانے سے چڑھتی ہے۔ ایسی مہندی لگی ہوئی ہونے کی صورت میں وضو و غسل ہو جائے گا یا نہیں؟ نیز نیل پالش لگی ہو تو وضو و غسل ہو جائے گا یا نہیں؟ نیز ایسے میک اَپ کے چہرے یا بدن پر ہونے سے وضو و غسل ہو جائے گا یا نہیں جو اسٹیکرز (Stickers) کی صورت میں ہوتا ہے اور اسے باقاعدہ چہرے پر چپکایا جاتا ہے اور وہ اسٹیکرز پانی کے جِلد تک پہنچنے سے مانع ہوتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں مذکورہ مہندی، نیل پالش اور اسٹیکرز والے میک اَپ کے لگے ہونے کی حالت میں وضو اور غسل نہیں ہو گا، اس لئے کہ مذکورہ تینوں چیزیں پانی کے جِلد تک پہنچنے سے مَانِع (رکاوٹ) ہیں، اور یہ کسی شرعی ضرورت یا حاجت کے لئے بھی نہیں ہیں، قاعدہ یہ ہے کہ جو چیزیں پانی کو جسم تک پہنچنے سے مانع ہوں ان کے جسم پر چپکے ہونے کی حالت میں وضو اور غسل نہیں ہوتا، کیونکہ وضو میں سر کے علاوہ باقی تینوں اعضائے وضو اور غسل میں پورے جسم کے ہر ہر بال اور ہر ہر رونگٹے پر پانی بَہ جانا فرض ہے۔ اور جہاں تک اِس بات کا تعلق ہے کہ فقہائے کرام نے مہندی کے جِرم کے باوجود وضو ہو جانے کی تصریح کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ فقہائے کرام کا یہ حکم اُس معمولی سے جِرم کے بارے میں ہے جو مہندی لگانے کے بعد اچھی طرح دھونے کے بعد بھی لگا رہ جاتا ہے جس کی دیکھ بھال میں حَرَج ہے جیسے آٹا گوندھنے کے بعد معمولی سا آٹا ناخن وغیرہ پر لگا رہ جاتا ہے، یہ نہیں کہ پورے ہاتھ پاؤں پر پلاسٹک کی طرح مہندی کا جِرم چڑھا لیں، بازوؤں پر بھی ایسی ہی مہندی کا اچھا خاصا حصّہ چڑھا لیں، پورا چہرہ اسٹیکرز والے میک اَپ سے چُھپا لیں اور پھر بھی وضو و غسل ہوتا رہے۔ ایسی اجازت ہرگز ہرگز کسی فقیہ نے نہیں دی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

الجواب صحیح
ابوالصالح محمد قاسم القادری

کتبـــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عُفِیَ عَنْہ

وضو کے بعد ناخن پالش لگانے اور آرٹیفیشل جیولری پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ (1)وضو کرنے کے بعد ناخنوں پر ناخن پالش(Nail Polish) لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟(2)اصلی سونے کا زیور ہونے کے باوجود آرٹیفیشل جیولری(Artificial Jewellery) پہن کر عورت اگر نماز پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ سائل: حسن رضا(راولپنڈی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1)ناخن پالش لگانے سے وضو نہیں ٹُوٹتا البتہ اگر ناخن پالش لگی ہو اور پھر وضو کیا جائے تو وضو نہیں ہو گا کیونکہ ناخن پالش پانی کو ناخن تک پہنچنے سے مانع ہے۔(2) آرٹیفیشل زیور (Artificial Jewellery) پہن کر عورت نماز پڑھے تو اُس کی نماز ہو جائے گی اگرچہ اس کے پاس اَصلی زیور موجود ہو، کیونکہ علماء نے عُمومِ بلویٰ کی وجہ سے آرٹیفیشل جیولری پہننا عورت کے لئے جائز قرار دیا ہے، تو جس زیور کا پہننا اس کے لئے جائز ہے اس کو پہن کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

الجواب صحیح
ابوالصالح محمد قاسم القادری

کتبـــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عُفِیَ عَنْہ

اسلامی بہنیں سر کا مسح کیسے کریں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ وضو میں عورتیں سر کا مسح کس طرح کریں گی، کیا مردوں کی طرح ان کے لئے بھی گردن سے واپس پیشانی تک ہتھیلیوں سے مسح کرنا ضروری ہے، کیونکہ بال بڑے ہونے کی وجہ سے اس میں مشکل پیش آتی ہے، اگر نہیں کریں گی تو کیا وضو ہو جائے گا؟ برائے کرم شرعی رہنمائی فرمائیں۔

سائلہ: بنت اسد عطاری (لالہ زار، راولپنڈی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ

اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مرد و عورت دونوں کے لئے وضو میں چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض اور پورے سر کا مسح کرنا سنّت ہے، اگر کسی نے پورے سر کا مسح نہ کیا بلکہ اس سے کم کیا تو وضو ہو جائے گا لیکن بلا عُذر اسکی عادت بنا لینے سے وہ گنہگار ہو گا، کیونکہ پورے سر کا مسح کرنا سنتِ مُؤکَّدہ ہے اور کتبِ فقہ میں پورے سر کا مسح کرنے کے دو طریقے منقول ہیں: (1) دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلیاں چھوڑ کر بقیہ تین تین انگلیوں کے سِرے ملا کر پیشانی پر رکھے، پھر انگوگُدّی کی طرف اس طرح کھینچ کر لائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں، پھر فقط ہتھیلیوں سے سَر کی دونوں جانبوں کا مسح کرتا ہوا پیشانی تک لے آئے (2) انگوٹھے اور کلمے کی انگلیوں کے علاوہ دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں اور ہتھیلیاں، پیشانی سے گدی کی طرف اس طرح کھینچ کر لائے کہ پورے سر کا مسح ہو جائے۔ پھر بیان کردہ دونوں طریقوں میں انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے بیرونی حصے اور کلمے کی انگلیوں سے اندرونی حصے کا مسح کرے۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو الصالح محمد قاسم عطاری

لہٰذا اگر عورت سَر کے مسح میں دوسرے طریقے کو اپنائے تو مشکل سے بچنے کے ساتھ ساتھ پورے سر کا مسح کرنے والی سنت پر بھی عمل ہو جائے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سرخی (Lipstick) لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت کو سُرخی (Lipstick) لگانا جائز ہے، اور اس میں نماز کا کیا حکم ہے؟

سائل: محمد سعید (ملیر کینٹ، باب المدینہ کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ

اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر سرخی (Lipstick) کے اجزاء میں کوئی حرام اور ناپاک چیز شامل نہ ہو تو اس کا استعمال کرنا جائز ہے۔ البتہ وضو و غسل کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر سرخی ایسی جِرم دار (یعنی تہہ والی) ہو کہ پانی کو جسم تک پہنچنے سے روکتی ہو تو اس کے لگے ہونے کی صورت میں وضو و غسل درست نہیں ہوں گے اور وضو و غسل کے درست ہونے کے لئے اس جرم کو ختم کرنا ہو گا، لہٰذا اگر ایسے وضو یا غسل سے نماز ادا کی تو وہ نماز درست نہ ہوئی، اسے دوبارہ پڑھنا لازم اور اگر ایسی جرم دار نہیں ہے تو اس کے لگے ہونے کی صورت میں وضو و غسل دونوں درست ہو جائیں گے، اور ان سے پڑھی ہوئی نماز بھی درست ہو گی بشرطیکہ کوئی اور مُفسِد یا مکروہِ نماز نہ پایا گیا ہو۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

ابو الحسن مفتی فضیل رضا العطاری

دودھ پلانے والی ماؤں کیلئے رمضان کے روزے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے رمضان کے روزے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دودھ پلانے والی ماں کے بارے میں یہ حکم ہے کہ دودھ پلانے سے اگر اسے یا اس کے بچے کی جان کو نقصان پہنچنے کا صحیح اندیشہ ہو تو اسے اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے۔ پھر رمضان گزر جانے کے بعد ان چھوڑے گئے روزوں کی قضا کرے۔ بہارِ شریعت میں ہے: ”حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہو تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے۔“ (بہارِ شریعت، 1/1003، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عورت کا غسل کیلئے مسجدِ بیت سے نکلنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت دورانِ اعتکاف شدید گرمی کے سبب جائے اعتکاف کے علاوہ باتھ روم میں غسل کر سکتی ہے؟

سائلہ: بنتِ لیاقت (باب المدینہ کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مرد اصلِ مسجد (یعنی وہ جگہ جو نماز پڑھنے کے لئے خاص کر کے وقف ہوتی ہے) سے متصل وقف جگہ جو ضروریات و مصالحِ مسجد کے لئے وقف ہوتی ہے جسے فِنائے مسجد کہا جاتا ہے اس میں بنے ہوئے غسل خانہ میں دورانِ اعتکاف بغیر ضرورت کے بھی غسل کر سکتا ہے فِنائے مسجد میں جانے سے اس کا اعتکاف نہیں ٹوٹتا جبکہ عورت گھر میں متعیّن کردہ جگہ میں اعتکاف کرتی ہے، جو ”مسجدِ بیت“ کہلاتی ہے اور مسجدِ بیت میں فِنا کا کوئی تصور نہیں ہوتا اس لئے عورت مسجدِ بیت سے باہر بلا ضرورت نہیں نکل سکتی، صورتِ مسئولہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں عورت اگر فرض غسل کے علاوہ کسی غسل مثلاً گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے نکلے گی تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مخصوص ایام میں روزہ رکھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن اس مسئلے کے بارے میں کہ رمضان میں اگر عورت کو دورانِ روزہ حیض آجائے تو اس کے لئے روزے کا کیا حکم ہے اسے پورا کرے یا توڑ دے اور ایسی صورت میں وہ کھا پی سکتی ہے یا نہیں؟ سائل: محمد ذیشان عطاری (میر پور خاص)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کو اگر روزے کی حالت میں حیض آگیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور رمضان کے بعد اس روزے کی قضا کرنا ہوگی اور اس کے لئے بقیہ دن روزہ دار کی طرح رہنا واجب نہیں ہے اور وہ کھا پی سکتی ہے، اسے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا کھلے عام، مگر بہتر یہ ہے کہ چھپ کر کھائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

دار الافتاء اہلسنّت کے فتاویٰ

حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں اسلامی کتب کا پڑھنا چھونا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قراٰنِ پاک کے علاوہ دیگر اِسلامی کُتُب کو جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں پڑھنا اور انہیں چھونا جائز ہے یا نہیں؟ سائل: محمد سعید، زم زم نگر حیدر آباد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں قراٰنِ مجید کو چھونا اور پڑھنا ناجائز و حرام ہے۔ قراٰنِ پاک کے علاوہ دیگر کتب میں جہاں قراٰنِ پاک کی آیت مذکور ہو اسے پڑھنا اور خاص اس جگہ کو کہ جس میں آیتِ مُقَدَّسہ لکھی ہوئی ہو اور اس کے بالمقابل پشت کی جگہ کو چھونا جائز نہیں ہے۔ بَقِیَّہ حصّہ کو پڑھنا اور چھونا جائز ہے۔ البتہ تفسیر، حدیث اور فقہ کی کتب یونہی تجوید وقراءَت کی کتب کو اس حالت میں بلاحائل ہاتھ سے چھونا مکروہ ہے اور اگر کپڑے وغیرہ کسی حائل سے اگرچہ وہ اپنے تابع ہی کیوں نہ ہو مثلاً جو کپڑے پہنے ہوئے تھے اسی کی آستین یا گلے میں موجود چادر کے کسی کونے سے چھولیا تو مکروہ بھی نہیں ہے۔

یاد رہے کہ قراٰنِ پاک کو صرف ایسے کپڑے کے ذریعے پکڑ یا چھو سکتے ہیں جو نہ اپنے تابع ہو اور نہ ہی قراٰنِ پاک کے تابع ہو۔ کسی ایسے کپڑے سے چھونا جو اپنے یا قراٰنِ پاک کے تابع ہو مثلاً پہنے ہوئے کرتے کی آستین یا پہنی ہوئی چادر کے کسی کونے کے ساتھ قراٰنِ پاک کو چھونا جائز نہیں کہ یہ سب چھونے والے کے تابع ہیں۔ اسی طرح وہ غِلاف کہ جو قراٰنِ پاک کے ساتھ مُتَّصِل (جڑا ہوا) ہو جسے چولی بھی کہتے ہیں اگر قراٰنِ پاک اس میں ہو تو اس کو چھونا بھی جائز نہیں کہ یہ قراٰن مجید کے تابع ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفاعنہ الباری

کیا عورت کا سر ننگا ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر باوضو خاتون سَر سے دوپٹّا اتار لے تو کیا اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ سائل: سلیمان ریاض، گجرات پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سَر کا بَرَہْنہ (یعنی ننگا) ہو جانا نواقضِ وضو (وضو توڑنے والی چیزوں) سے نہیں ہے اس لئے سَر سے دوپٹّا اُتارنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اَلْبَتّہ اس بات کا خیال رہے کہ غیر مَحْرَم کے سامنے سَر کے بالوں کا ظاہر کرنا جائز نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب
محمد طارق رضا عطاری مدنی

مُصَدِّق
مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی

عورت کا حج و عُمرہ کے لئے اِحرام (خصوصی اسکارف) لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کو حج یا عمرہ کرنے کے لئے احرام (خصوصی اِسکارف) لینا ضروری ہے یا وہ اپنے عَبایا میں بھی عمرہ کر سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

حج یا عمرہ یا دونوں کی نیّت کر کے تَلْبِیَہ (لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔۔اِلخ) پڑھتے ہیں جس سے بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں اس کو اِحرام کہتے ہیں اور مجازاً اُن دواَن سِلی سفید چادروں کو اِحرام کہہ دیا جاتا ہے جو حالتِ اِحرام میں استعمال کی جاتی ہیں لیکن یہ چادریں اِحرام نہیں ہیں صرف مَردوں کے لئے اس وجہ سے ضروری ہیں کہ مَردوں کے لئے حالتِ احرام میں سِلا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے لیکن عورتوں کے لئے ایسا نہیں ہے انہیں حالتِ احرام میں سِلے ہوئے کپڑے موزے دستانے پہننے کی اجازت ہے بلکہ چہرے، دونوں ہاتھ پہنچوں تک، قدم اور ان کی پُشت کے علاوہ حسبِ معمول اپنا سارا بدن چھپانا فرض ہے صرف چہرہ کُھلا رکھنا ضروری ہے کہ اس کو حالتِ اِحرام میں اس طرح چُھپانا کہ کپڑا وغیرہ چہرے سے مَس کر رہا ہو عورت کے لئے حرام ہے ہاں اَجنبیوں سے پردہ کرنے کے لئے چہرے کے سامنے چہرے سے جُدا کسی چیز کی آڑ کر لے مثلاً گتّا وغیرہ یا ہاتھ والا پنکھا چہرے کے سامنے رکھے لہٰذا عورت اپنے عَبایا میں یا کسی بھی قسم کے کپڑے جن میں چہرے کے علاوہ سارا جسم چھپا ہوا ہو حج یا عُمرہ کر سکتی ہے خاص احرام کے نام پر جو بازار سے اسکارف ملتا ہے وہ پہننا ضروری نہیں ہے۔

یاد رہے کہ پہنچوں تک کلائیوں سے نیچے نیچے تک ہاتھ اور قدم اور اس کی پُشت کُھلی رکھ سکتی ہے مگر چُھپانا چاہے تو اس میں بھی حَرَج نہیں بلکہ بہتر ہے اس لئے دستانے اور موزے پہن سکتی ہے ہاں چہرہ ہر گز نہیں چُھپا سکتی کُھلا رکھنا ضروری ہے جو طریقہ بیان ہوا چہرے سے جدا کسی چیز سے آڑ کر لے اسی صورت پر عمل کر سکتی ہے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفاعنہ الباری

عورت کا بغیر مَحرَم کے حج و عمرہ پر جانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مُفتیانِ شرعِ مَتین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا کوئی عورت بغیر مَحرَم حج و عمرے کیلئے جا سکتی ہے؟ جبکہ عورت بغیر محرم دیگر ممالک اور اپنے ملک میں دیگر شہروں کا سفر کرتی ہے تو حج یا عمرے کے لئے کیوں نہیں جا سکتی؟ کسی عورت کے پاس محدود رَقم ہو جس سے وہ خود حج یا عمرہ کر سکتی ہے تو کیا کسی گروپ یا فیملی کے ساتھ جا سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس عورت کو حج و عمرہ یا کسی اور کام کے لئے شرعی سفر کرنا پڑے (شرعی سفر سے مراد تین دن کی راہ یعنی تقریباً 92 کلو میٹر یا اس سے زائد سفر کرنا پڑے بلکہ خوفِ فتنہ کی وجہ سے تو عُلَما ایک دن کی راہ جانے سے بھی منع کرتے ہیں) تو اس کے ہمراہ شوہر یا مَحرَم ہونا شرط ہے، اس کے بغیر سفر کرنا ناجائز و حرام ہے۔ لہٰذا یہ حکم صرف حج و عمرے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کسی بھی جگہ شرعی سفر کرنا پڑے تو یہی حکم ہو گا خواہ عورت کتنی ہی بوڑھی ہو، بغیر مَحرَم سفر نہیں کر سکتی، کسی گُروپ و فیملی کے ساتھ بھی نہیں جا سکتی اگر جائے گی تو گنہگار ہو گی اور اس کے ہر قدم پر گُناہ لکھا جائے گا۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیب
عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفاعنہ الباری	ابوعبداللہ محمد سعید العطاری المدنی

دارالافتاء اہلسنّت کے فتاوی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

حالتِ حیض میں اِحرام کی نیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر کوئی عورت پاکستان سے عمرہ پر جانے کا ارادہ رکھتی ہے تو جس وقت روانگی ہو اس دن وہ حیض کی حالت میں ہو تو کیا کیا جائے؟ کیا اِحرام اس حالت میں باندھا جاسکتا ہے؟ نیز اسی حالت میں غُسل کیا جائے گا جیسا کہ عام حالت میں بھی غسل کر کے اِحرام باندھا جاتا ہے اس بارے میں رہنمائی فرمائیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حالتِ حیض میں بھی اِحرام کی نیّت (Intention) ہوسکتی ہے اور جو عورت عمرہ کے لئے ہی پاکستان سے سفر کررہی ہے اس پر لازم ہے کہ احرام کے بغیر مِیقات سے نہ گزرے، اور حالتِ حیض میں ہونا، احرام سے مانع نہیں ہے اور حالتِ حیض یا نِفاس والی عورت کو بھی حُکم ہے کہ احرام سے پہلے غسل بھی کرے کیونکہ یہ غسل طہارت کے لئے نہیں ہے بلکہ صفائی، سُتھرائی اور اپنے آپ سے بدبو کو دور کرنے کے لئے ہے۔

اس حالت میں چونکہ عورت پر قراٰن کی تلاوت کرنا، نماز پڑھنا، مسجد میں جانا، طواف کرنا یہ سب کام حرام ہیں لہٰذا وہ عورت احرام کی نیّت ضرور کرے گی اور احرام کی تمام پابندیوں کا بھی خیال رکھے گی، لیکن مکّہ مکرّمہ پہنچ کر بھی جب تک حیض کی حالت رہے وہ مسجد میں نہیں جائے گی بلکہ ہوٹل میں ہی پاک ہونے کا انتظار کرے گی، جب حیض خَتم ہوجائے تو پھر پاکی کے لئے غسل کرے اور پھر طواف اور دیگر مناسکِ عُمرہ ادا کرے۔

ہاں البتہ اس حالت میں تلاوتِ قراٰن کے علاوہ تسبیحات، دُرُود شریف، ذِکرُ اللہ، وغیرہ کرنا مَنْع نہیں ہے، اس کی اجازت ہے بلکہ جتنے دن ایسی حالت میں رہے تو یہ اعمال بجالاتی رہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا ذخیرہ حاصل ہوگا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجیب
ابو الصالح محمد قاسم القادری	ابوحذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

حالتِ احرام میں اگر پاؤں کی اُبھری ہوئی ہڈی چُھپ جائے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے دین و مُفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ عورت کے پاؤں کی اُبھری ہوئی ہڈّی حالتِ احرام میں چُھپ جانے میں شرْعاً کوئی حَرَج ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے پاؤں کی ہڈّی چُھپ جانے میں کوئی حرج نہیں کہ عورت کا احرام فقط چہرے میں ہے یعنی چہرہ نہیں ڈھانپے گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

دارُالافتاء اہلسنّت کے فتاویٰ

بہنوں کا اپنا حصہ معاف کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے والد نے ترکہ میں ایک نصف مکان چھوڑا۔ ہم دو بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ ہماری بہنوں نے ترکہ میں اپنا حصّہ ہمیں معاف کردیا ہے۔ اس صورت میں ہماری بہنوں کا حصّہ ختم ہو گا یا نہیں؟ (سائل: فیاض الرحمٰن، زم زم نگر حیدر آباد)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ترکہ میں وُرثا کا حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہے کسی وارث کے ترکہ میں اپنا حصّہ چھوڑ دینے، دست بَرداری کر دینے یا معاف کر دینے سے ہرگز ساقط نہیں ہو گا۔ ہاں یوں ہوسکتا ہے کہ بیٹے اپنی بہنوں کو باہمی رِضامندی سے بطورِ صُلح ان کے حصّے کے بدلے میں کچھ رقم دے دیں چاہے وہ رقم ترکہ میں بننے والے ان کے حصّے سے کم ہو اور اگر زیادہ ہو تو بھی کچھ حَرَج نہیں اور بہنیں قبول کرلیں۔ یوں وہ رقم ان بہنوں کے ترکہ میں حصّے کا بدل ہو جائے گی اور مَتروکہ مکان میں ان کا حصّہ ختم ہوجائے گا۔ نیز اگر مذکورہ بہنیں کچھ بھی نہیں لینا چاہتیں بلکہ ترکہ اپنے بھائیوں کو دینا چاہتی ہیں تو وہ یوں کرسکتی ہیں کہ مکان میں اپنے حصّے کو تقسیم کرانے کے بعد اس پر قبضہ کرکے جس بھائی کو دینا چاہتی ہیں ان کو ہِبہ (تحفہ) کردیں یا بغیر قبضہ کئے اپنا حصّہ ان کو ایک مقررہ قیمت پر بیچ کر قیمت معاف کردیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیب
عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری	ابوسعید محمد نوید رضا العطاری

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

اسلامی بہن کا مُعلّمہ یا سُنّی عالِمہ کا ہاتھ چومنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اسلامی بہنیں اپنی مُعلّمہ یا کسی سُنّی عالِمہ اسلامی بہن یا اپنے شوہر کی دَست بوسی کرسکتی ہیں یا نہیں؟

(سائل: انس رضا عطاری، چوک فوارہ، چشتیاں)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نیّتِ صالحہ و محمودہ (نیک اور پسندیدہ نیّت) کے ساتھ اسلامی بہنوں کا اپنی مُعلّمہ یا سُنّی عالِمہ اسلامی بہن کے ہاتھ چومنا جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اَجْمعین حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو چوما کرتے تھے۔ اپنے شوہر کے ہاتھ چومنا بھی جائز ہے لِعَدَمِ المَانِعِ الشَّرعِی کیونکہ شریعتِ مُطَہَّرہ نے اس سے مَنع نہیں کیا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــــہ

محمد ھاشم خان العطاری المدنی

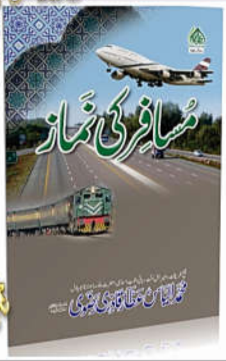

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ
www.dawateislami.net
پر اپلوڈ (Upload) ہونے والا
"امیر اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ" کا رسالہ
ڈاؤن لوڈ (Download) کر کے پڑھئے۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

عورت کا اجنبی ڈاکٹر کے ساتھ خلوت اختیار کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ یوکے (U.K) میں عموماً اس طرح ہوتا ہے کہ خاتون اکیلی ڈاکٹر کے پاس جاتی ہے اور کئی مرتبہ ڈاکٹر اور عورت کے درمیان خَلْوت (تنہائی) والی صورت پائی جاتی ہے تو اس طرح کی صورتِ حال میں کوئی عورت کسی مرد پیشہ وَر ڈاکٹر کے پاس جاسکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں جوان عورت کا کسی اجنبی (غیر محرم) ڈاکٹر کے ساتھ کمرے میں خَلْوَت (تنہائی) اختیار کرنا شرعی طور پر ناجائز و حرام ہے۔ چونکہ اجنبی مرد و عورت کا تنہائی میں جمع ہونا فتنے کا باعث ہے اس لئے شریعت نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ ہاں اگر وہ نو سال سے کم عمر کی ہے یا حدِ فتنہ سے نکل چکی ہے یعنی ساٹھ ستر سال کی بدشکل و کریہُ النّظر (یعنی جس کی طرف دیکھنا پسندیدہ نہ ہو) بڑھیا ہو تو پھر خَلْوَت حرام نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
محمد ساجد العطاری المدنی	محمد ہاشم خان العطاری المدنی

عورت کہاں تک زینت اختیار کرسکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ (1) عورت صرف اور صرف اپنے شوہر کے لئے زینت اختیار کرتے ہوئے کبھی کندھوں سے نیچے اور کبھی کندھوں سے اوپر بال کٹواتی ہے، یہ جائز ہے یا ناجائز ہے؟ (2) عورت کو اپنے شوہر کے لئے کہاں تک میک اپ (Makeup) کرنے کی اجازت ہے؟ (3) غیر شادی شدہ نوجوان عورت کو کہاں تک زینت کی اجازت ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) کندھوں سے اوپر بال کٹوانا ناجائز و حرام ہے کہ یہ مردوں سے مشابہت ہے۔ اگر شوہر اس پر راضی ہو تو وہ بھی گناہ گار ہے۔ ہاں کندھوں سے نیچے نوکیں وغیرہ کاٹنے میں حرج نہیں۔

(2) عورت کا اپنے شوہر کے لئے زینت کرنا جبکہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے حلال اشیا سے کرے، جائز و مستحب ہے۔ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''کہ عورت کا اپنے شوہر کے لئے گہنا پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے۔ بعض صالحات کہ خود اور ان کے شوہر دونوں صاحب اولیاءِ کرام سے تھے ہر شب بعد نمازِ عشا پورا سنگار کرکے دلہن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انھیں اپنی طرف حاجت پاتیں حاضر رہتیں ورنہ زیور و لباس اتار کر مُصَلّٰی بچھاتیں اور نماز میں مشغول ہوجاتیں اور دُلہن کو سجانا تو سنّتِ قدیمہ اور بہت احادیث سے ثابت ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ، 22/126)

(3) کنواری لڑکی بھی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے حلال اشیا سے میک اپ وغیرہ کرسکتی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''بلکہ کنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آئیں، یہ بھی سنّت ہے، بلکہ عورت کا باوصفِ قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تَشَبُّہ ہے۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا عورت کو بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں: کچھ نہ پائے تو ایک ڈوراہی گلے میں باندھ لے۔'' (فتاویٰ رضویہ، 22/128)

یاد رہے کہ عورتوں کا بھنویں تَرشُوانا جائز نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابو احمد محمد انس رضا العطاری	محمد ہاشم خان العطاری المدنی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

دارالافتاء اہلسنّت کے فتاویٰ

عورت کا غیر ضروری بال صاف کرنے کے لئے اُسترا وغیرہ استعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورتیں اپنے غیر ضروری بال استرے یا اس کے علاوہ لوہے کی کسی اور چیز سے صاف کر سکتی ہیں یا نہیں؟ بعض عورتیں اس بارے میں سخت وعیدیں سناتی ہیں کہ اس طرح کرنے والی کا جنازہ نہیں اُٹھے گا۔ کیا یہ درست ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے لئے بھی اپنے غیر ضروری بال استرے یا اس کے علاوہ لوہے وغیرہ کی کسی چیز سے صاف کرنا جائز ہے۔ شریعتِ مطہّرہ کو مقصود یہاں کی صفائی ہے وہ کسی بھی چیز سے حاصل ہو جائے۔

اور بعض عورتیں اس پر جو وعیدیں سناتی ہیں کہ استرہ اور لوہے کی چیز سے بال کٹوانے والی کا جنازہ نہیں اٹھتا محض بے اصل اور احمقانہ بات ہے ایسی باتوں سے احتراز چاہئے۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

مسلمان عورت کا غیر مسلم عورت سے چیک اپ کروانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ یوکے (U.k.) میں خاتون جب چائلڈ لیبر (Child Labor) میں ہوتی ہے تو عمومی طور پر ڈیلوری کے لئے خاتون ڈاکٹر غیر مسلم ہوتی ہے تو کیا ان حالات میں ایک مسلمان عورت غیر مسلم خاتون ڈاکٹر کے سامنے اپنا جسم ظاہر کر سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں کسی مسلمان خاتون کا غیر مسلم خاتون سے ڈیلوری کروانا یا اس کے سامنے اپنے اَعضاءِ ستر کھولنا جائز نہیں ہے کیونکہ مسلمان خاتون کا کافرہ عورت سے بھی اُسی طرح کا پردہ ہے جس طرح غیر مرد سے، یعنی جن اَعضاء کو اجنبی مرد کے سامنے کھولنا جائز نہیں وہ اَعضاء غیر مسلم خاتون کے سامنے کھولنا بھی جائز نہیں۔ ہاں اگر واقعۃً ایمرجنسی (Emergency) ہو جائے اور مسلمان دائی (Mid Wife) کی فراہمی ممکن نہ ہو تو سخت مجبوری کی حالت میں کافرہ سے یہ خدمت لی جا سکتی ہے۔

جو مسلمان ایسے ممالک میں رہتے ہیں اُن کو پہلے سے ایسے ہسپتال (Hospital) ذِہن میں رکھنے چاہئیں جہاں مسلمان لیڈی ڈاکٹرز، نرسیں اور دائیاں دستیاب ہو جاتی ہوں تاکہ بوقتِ ضرورت فوری طور پر اس ہسپتال میں جایا جائے اور کسی غیر مسلم کے سامنے اَعضاءِ عورت ظاہر کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیب
محمد ہاشم خان العطاری المدنی	محمد ساجد العطاری المدنی

عورتوں کا مائیک پر نعت خوانی کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورتوں کا مائیک پر خوش اِلحانی کے ساتھ اس طرح نعت خوانی وغیرہ محافل کا اِنعقاد کرنا کہ جس کی وجہ سے ان کی آواز غیر مَحرموں تک جاتی ہو، جائز ہے یا نہیں؟ بیان فرما دیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورتوں کا مائیک وغیرہ پر خوش اِلحانی کے ساتھ اس طرح نعت خوانی کرنا کہ ان کی آواز نامَحرموں تک جاتی ہو ناجائز و حرام ہے کہ عورت کی خوش اِلحانی و ترَنُّم والی آواز بھی عورت یعنی پردہ کی چیز ہے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ”عورت کا خوش اِلحانی سے بآواز ایسا پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ کی آواز جائے حرام ہے۔“
(فتاویٰ رضویہ، 22/242)

سیّدی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت سے سوال ہوا کہ عورتیں باہم گلا ملا کر مَولود شریف پڑھتی ہیں اور ان کی آوازیں غیر مرد باہر سنتے ہیں تو اب ان کا اس طریقہ سے مَولود شریف پڑھنا ان کے حق میں باعثِ ثواب کا ہے یا کیا؟ اس کے جواب میں آپ رحمۃ

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کا اس طرح پڑھنا کہ ان کی آواز نامحرم سنیں، باعثِ ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/245)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــه

عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری

عورتوں کا بازو، ہاتھ، پاؤں اور ٹانگوں کے بال منڈوانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورتیں بازو، ہاتھ، پاؤں اور ٹانگوں کے بال منڈوا یا ترشوا سکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورتیں بازو، ہاتھ، پاؤں اور ٹانگوں کے بال اُتار سکتی ہیں۔ صدرالشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ”سینہ اور پیٹھ کے بال مونڈنا یا کتروانا اچھا نہیں، ہاتھ، پاؤں، پیٹ پر سے بال دور کر سکتے ہیں۔“ (بہار شریعت، 3/585)

نیز یہ بات علماء کے بیان کردہ اس مسئلے سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ کلائیوں وغیرہ پر بال ہوں تو ترشوا دیں تاکہ وضو میں کم پانی استعمال ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــه

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

خوشخبری یکم (1st) تا 11 ربیعُ الآخر
روزانہ رات 8 بجے
مدنی مذاکرہ ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
Madani
(LIVE)
براہ راست

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مُفتی فضیل رضا عطاری*

آرٹیفشل (Artificial) پلکیں لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت آرٹیفشل پلکیں لگا سکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آرٹیفشل (یعنی مَصنوعی) پلکیں جبکہ اِنسان اور خِنزیر (Pig) کے بالوں سے بنی ہوئی نہ ہوں، زِینَت کے طور پر عورتوں کا لگانا جائز ہے لیکن وُضو، غُسل کرنے کے لئے ان پلکوں کا اُتارنا ضروری ہوگا کیونکہ آرٹیفشل پلکیں گوند وغیرہ سے لگانے کے بعد اَصلی پلکوں کے ساتھ چپکادی جاتی ہیں، لہٰذا انہیں اُتارے بغیر اصلی پلکوں کا دھونا ممکن نہیں جبکہ وُضو، غُسل میں اَصلی پلکوں کے ہر بال کا دھونا فرض ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نماز میں عورت کے بال نظر آرہے ہوں تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نماز میں عورت کے بال نظر آرہے ہوں تو کیا عورت کی نماز ہوجائے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے بال اَعضائے سَتر میں سے ہیں، عورت پر ان کا پردہ فرض ہے اور اَعضائے سَتر میں سے کوئی عُضو حالتِ نماز میں ظاہر ہو تو نماز درست ہونے یا نہ ہونے میں اس کی چوتھائی کا اِعتبار ہے۔ لہٰذا * چوتھائی سے کم بال کُھلے ہوئے ہوں تو نماز ہوجائے گی اور * اگر چوتھائی یا اس سے زیادہ مِقدار میں بال کُھلے ہوئے ہیں یا چادر، دوپٹہ باریک ہونے کی وجہ سے چوتھائی کی مِقدار بالوں کی رَنگت ظاہر ہورہی ہے تو اس بِنا پر نماز نہ ہونے کی دو صورتیں ہیں: (1) اگر عورت نے نماز ہی اس حالت میں شروع کی کہ اِس قَدر بال کھلے ہوئے تھے یا ان کی رَنگت ظاہر ہورہی تھی تو نماز شروع ہی نہیں ہوئی (2) اگر یہ حالت نماز شروع ہونے کے بعد پیدا ہوئی اور عورت نے اِسی حالت میں کوئی رُکن ادا کرلیا یا ایک رُکن یعنی تین مرتبہ سُبحٰنَ اللہ کہنے کی مِقدار (دیر) گُزر گئی تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر ایک رُکن (یعنی تین مرتبہ سُبحٰن اللہ کہنے) کی مُدت گزرنے سے پہلے ہی بال چھپالئے تو نماز ہوگئی۔

یاد رہے کہ یہ تفصیل چوتھائی کی مِقدار بِلا قصد (بغیر ارادہ کے) کُھل جانے کی صورت میں ہے، اگر کوئی عورت قَصداً (جان بوجھ کر) حالتِ نماز میں چوتھائی کی مِقدار بال کُھول لے تو فوراً نماز فاسد ہوجائے گی اگرچہ ایک رُکن کی مِقدار تاخیر نہ کی ہو۔

تنبیہ عورت کے اَعضائے سَتر میں سَر اور سَر سے جو بال لٹک رہے ہوتے ہیں یہ دو الگ الگ عُضو کی حَیثیّت رکھتے ہیں۔ سَر کی تعریف یہ ہے کہ پیشانی سے اوپر جہاں سے عادۃً بال اُگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر گردن کی شُروع تک طُول میں اور ایک کان سے دوسرے کان تک عَرض میں (یعنی عادۃً جہاں بال اُگتے ہیں) یہ سَر ہے۔ لہٰذا اگر نظر آنے والے بال سَر کی حد میں ہوں مثلاً پیشانی کی جانِب سے بال نظر آرہے ہوں تو اس میں سَر کی چوتھائی کا لحاظ ہوگا اور اگر سَر سے لٹکنے والے بالوں میں سے کچھ ظاہر ہوں تو صرف ان لٹکنے والے بالوں کی چوتھائی دیکھی جائے گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

دھاگے یا اُون کی چُٹیا لگانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل عورتیں بالوں میں دھاگے وغیرہ کی چُٹیا لگاتی ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کا دھاگوں یا اُون سے بنی ہوئی چُٹیا اپنے بالوں میں لگانا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اپنے یا کسی اور انسان کے بالوں کی چُٹیا لگانا، ناجائز و حرام ہے، حدیثِ پاک میں انسانی بال لگانے اور لگوانے والی دونوں عورتوں پر لعنت آئی ہے، لہٰذا اس سے اِجتِناب کیا جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابو محمد محمد سرفراز اختر العطاری	عبدہٗ المذنب محمد فضیل رضا العطاری

حالتِ حیض میں سعی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عمرہ کے لئے جانے والی عورت اگر حیض کی حالت میں ہو تو اس کو طواف کی اجازت تو نہیں ہے۔ کیا یہ درست ہوگا کہ وہ پہلے سعی کرلے اور جب حیض سے پاک ہو جائے تو طواف کرے اور تقصیر کرکے احرام سے باہر آجائے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کی وجہ سے عورت جب طواف نہیں کرسکتی تو اس کی سعی بھی درست نہیں ہوگی کیونکہ سعی کے لئے اگرچہ طہارت شرط نہیں مگر یہ شرط ہے کہ سعی پورے طواف یا اس کے اکثر یعنی چار پھیروں کے بعد ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابو محمد محمد سرفراز اختر العطاری	عبدہٗ المذنب محمد فضیل رضا العطاری

عورت کا مسواک یا دنداسا استعمال کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کے لئے مِسواک کرنا سنّت ہے یا نہیں؟ نیز اگر عورت دَنداسا یا کوئی اور چیز استعمال کرے تو اسے مِسواک کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے لئے مسواک کرنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی سنّت ہے البتّہ عورت کے لئے مستحب ہے کہ وہ بجائے مسواک کے دوسری نرم چیزیں، مثلاً مِسّی کے ذریعے دانت صاف کرے کیونکہ عورتوں کے دانت مَردوں کے مقابلے میں کمزور ہوتے ہیں اور مسواک پر مُواظَبت (ہیشگی) ان کے دانتوں کو مزید کمزور کردے گی اور مِسّی یا کسی پاؤڈر کے ذریعے دانت صاف کرتے وقت حصولِ ثواب کی نیت پائے جانے کی صورت میں مسواک کا ثواب بھی ملے گا کہ عورت کے لئے یہ چیزیں ثواب کے معاملے میں مسواک کے قائم مقام ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

شوہر کی اجازت کے بغیر والدہ کو تحفہ دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر زیادہ مالیت کی چیز اپنی والدہ کو تحفے میں دے سکتی ہے ؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر بیوی اپنے مال میں سے زیادہ یا کم مالیت کی کوئی بھی چیز اپنی والدہ کو تحفے میں دینا چاہتی ہے تو اسے اجازت ہے کہ شوہر سے پوچھے بغیر دے دے مگر شوہر کا دل خوش کرنے اور حسنِ معاشرت کے طور پر اس کی اجازت لے لینا بہتر ہے کہ عُموماً گھر چلنے میں اس کا بہت بڑا حصّہ ہوتا ہے۔

اور اگر شوہر کے مال میں سے دینا چاہتی ہے تو کم قیمت کی چیز ہو یا زیادہ قیمت کی، شوہر کے مال میں سے اپنی ماں یا کسی اور کو، بغیر شوہر کی اجازت کے تحفہ دینا جائز نہیں، اس میں اجازت لینا ضَروری ہے، ہاں اجازت صراحۃً بھی ہو سکتی ہے، اور دلالۃً بھی مثلاً شوہر کی غیر موجودگی میں مہمان آگیا تو ہمارے عُرف کے مطابق اس کی معمولی خاطر تواضع کرنے کی اجازت ہوتی ہے لہٰذا صراحۃً یا دلالۃً جتنی اِجازت ہو شوہر کے مال میں سے اتنا خرچ کیا جاسکتا ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی چیز کسی کو دینی ہو تو شوہر کی اجازت لینا ضَروری ہے۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُه اَعۡلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــه

ابو الصالح محمد قاسم القادری

غسل فرض ہونے کی صورت میں دودھ پلانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بیان میں کہ جنابت کی وجہ سے غسل فرض ہو تو کیا عورت اس حالت میں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جنابت نجاستِ حقیقیہ نہیں بلکہ حکمیہ ہے کہ شریعتِ مطہرہ نے اس حالت میں نماز، قرآنِ پاک کی تلاوت، دخولِ مسجد وغیرہ مخصوص امور سے ممانعت فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ جُنبی کا پسینہ، لعاب وغیرہ پاک ہی رہتے ہیں لہٰذا غسل فرض ہونے کی حالت میں بھی عورت کا دودھ پاک ہے اور اس حالت میں بچہ کو پلانا بھی جائز ہے کہ اس کے لئے طہارت ضَروری نہیں ہے۔

تنبیہ: یاد رہے کہ جس پر غسل فرض ہو، اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے، اگر فی الوقت غسل نہیں کرتا تو کم از کم اسے وضو کر لینا چاہیے کیونکہ فرشتے جُنبی شخص کے قریب نہیں آتے۔ لیکن یہ جلدی غسل کرنا یا وضو کرنا فرض یا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص بلاوجہ غسل میں تاخیر بھی کرے تو گنہگار نہیں ہوگا۔ ہاں اتنی تاخیر کہ جس سے نماز کا وقت نکل جائے یا مکروہ تحریمی وقت شروع ہو جائے بلاشبہ ناجائز ہے، اتنی تاخیر سے ضَرور گنہگار ہوگا۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُه اَعۡلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــه

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری

مسجد کی دکان میں بیوٹی پارلر کھولنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ مسجد کی دکانوں (Shops) میں ایک دکان بیوٹی پارلر کے کام کے لئے دی گئی ہے، دکان پر نمایاں طور پر بیوٹی پارلر کی تشہیر (Advertisement) کے لئے کچھ عورتوں کی تصاویر کے سائن بورڈ وغیرہ بھی لگائے گئے ہیں تو معلوم یہ کرنا ہے کہ یہ کام کرنا اور اس کام کے لئے مسجد کی دکان کرائے پر دینا اور تصاویر لگانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

میک اَپ کرنا یا اس پر اُجرت لینا ایک جائز کام ہے جبکہ خلافِ شرع کاموں سے اِجْتِناب کیا جائے۔ بیوٹی پارلر میں جائز وناجائز دونوں قسم کے کام ہوتے ہیں۔ عُمومی طور پر وہاں ہونے والے کاموں میں سے چند ناجائز کام درج ذیل ہیں:

1 آئی بروز (Eyebrows) بنوانا: حدیث شریف میں اس کام پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ **2 مردانہ طرز کے بال کاٹنا:** حدیث شریف میں مَردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ **3 رانوں کے بالوں کی صفائی کرنا:** ایک عورت کے لئے دوسری عورت کی ناف سے گُھٹنے سمیت جسم کے حصوں کا پردہ ہے بلاضَرورتِ شرعیّہ ان کو دیکھنا یا چھونا جائز نہیں۔ **4 بالوں میں سیاہ رنگ کا خِضاب کرنا:** بالوں کو سیاہ رنگ سے رَنگنا مَردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ناجائز و حرام ہے۔ **5 گانے باجے چلانا**

ان کے علاوہ اور بھی غیر شَرْعی معاملات ہوتے ہوں گے۔ یاد رہے کہ ان ناجائز کاموں کی اُجرت لینا بھی جائز نہیں۔

البتّہ بیوٹی پارلر میں درج ذیل جائز امور بھی ہوتے ہیں: مثلاً چہرے کے زائد بالوں کی صفائی، مختلف کریمز، لالی پاؤڈر اور آئی شیڈز وغیرہ کے ذریعہ میک اَپ کرکے چہرے کو خوبصورت بنانا، سیاہی مائل رنگت کو نکھارنا، ہاتھوں پاؤں میں مہندی لگانا، بالوں کو سنوارنا وغیرہا اور میک اَپ کے لئے پاک اشیاء کا اِستعمال کرنا اور جائز میک اَپ کرنا جائز ہے۔

اگرچہ ازروئے اِجارہ بیوٹی پارلر کے لئے کرائے (Rent) پر دکان دینا جائز ہے جبکہ بیوٹی پارلر میں ہونے والے ناجائز امور پر مدد کی نیت نہ کی جائے بلکہ مَحْض اجارے سے ہی غرض ہو۔ تاہم ایسے لوگ جو دکان میں جائز و ناجائز دونوں قسم کے کام کریں گے ان کو اپنی دکان کرائے پر دینے سے بچنا چاہئے اور بالخصوص مسجد کی دکانوں کو ایسے کاموں سے بچانا چاہئے۔

جاندار کی تصاویر (Pictures) دکان پر آویزاں کرنا جائز نہیں اور عورتوں کی تصاویر جو میک اپ کے بعد مزید جاذبِ نظر ہوں ان کا آویزاں کرنا بدنگاہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس لئے عورتوں کی تصاویر لگانا بھی ہرگز جائز نہیں سخت بےحیائی کی بات ہے اور جہاں جاندار کی تصاویر آویزاں ہوں وہاں رحمت کے فرشتے بھی نہیں آتے اس لئے تصاویر لگانا ہی جائز نہیں اور مسجد کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے اس کی دکانوں میں ایسی تصاویر لگانے سے ضَرور احتراز کیا جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابوالحسن جمیل احمد غوری العطّاری	عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطّاری

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

مخصوص ایّام میں نکاح اور کلمہ پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ (1) کیا حیض کی حالت میں نکاح ہو جاتا ہے؟ (2) ہمارے ہاں دُلہن کو بھی کلمے پڑھائے جاتے ہیں، تو کیا عورت اس حالت میں کلمے پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) نکاح دو گواہوں (یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں) کی موجودگی میں مرد و عورت کے نکاح کیلئے ایجاب و قبول کرنے کا نام ہے، اس میں عورت کا نسوانی عوارض سے پاک ہونا شرط نہیں، لہٰذا (دیگر شرائط کی موجودگی میں) حالتِ حیض میں بھی نکاح منعقد ہو جائے گا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ حالتِ حیض میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے، بلکہ اس حالت میں عورت کی ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک کے حصۂ بدن کو بلا حائل چھونا اور اس کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا بھی جائز نہیں، ہاں اس حصے سے اوپر اور نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا انتفاع جائز ہے، لہٰذا اگر ایام مخصوصہ میں نکاح و رخصتی ہو تو مذکورہ حکم کا بطورِ خاص خیال رکھا جائے۔

(2) عورت کو حالتِ حیض میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا حرام ہے، اس کے علاوہ ذکر و اذکار، کلمے اور درود شریف وغیرہ پڑھنا جائز ہے، بلکہ وہ آیات بھی جو ذکر و ثناء اور مناجات و دعا پر مشتمل ہوں انہیں تلاوت کی نیت کئے بغیر ذکر و دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے، کلموں میں سے بعض اگرچہ قرآنی کلمات پر مشتمل ہیں، لیکن یہ بغیر نیتِ تلاوت بطورِ ذکر ہی پڑھے جاتے ہیں، لہٰذا عورت مخصوص ایام میں کلمے پڑھ سکتی ہے، البتّہ بہتر ہے کہ انہیں وضو یا کلی کر کے پڑھا جائے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مخصوص ایّام اور روزے کا ایک مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمیں یہ مسئلہ تو معلوم ہے کہ اگر عورت کو روزے کی حالت میں حیض آجائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اب وہ کھا، پی سکتی ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ چھپ کر کھائے اور ایسی عورت پر روزے داروں کی طرح بھوکا پیاسا رہنا ضروری نہیں۔ آپ سے معلوم یہ کرنا تھا کہ وہ عورت جو رمضان کے کسی دن میں طلوعِ فجر کے بعد پاک ہو جائے تو اس دن کا بقیہ حصّہ اس کو روزے داروں کی طرح گزارنا ضروری ہے یا نہیں؟ اس بارے میں رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو عورت رمضان کے کسی دن میں طلوعِ فجر کے بعد پاک ہو جائے تو اس دن کا بقیہ حصّہ اس کو روزے داروں کی طرح گزارنا واجب ہے کیونکہ قوانینِ شریعت کی رُو سے ہر وہ شخص جس کے لیے دن کے اوّل وقت میں رمضان کا روزہ رکھنے میں عذر ہو اور پھر وہ عذر دن میں کسی وقت زائل ہو جائے اور اب اس کی حالت ایسی ہو کہ اوّل وقت میں ہوتی تو اس پر روزہ رکھنا فرض ہوتا تو ایسے شخص پر روزے داروں کی طرح رہنا واجب ہوتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

عورت کا جُوڑا باندھ کر نماز پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ احادیثِ طیّبہ میں جُوڑا باندھ کر (یعنی بالوں کو اکٹھا کرکے سر کے پیچھے گرہ دے کر) نماز پڑھنے سے ممانعت وارد ہوئی ہے، تو آجکل عورتیں کیچر (Hair clip) لگا کر بالوں کو اوپر کی طرف فولڈ کر لیتی ہیں، کیا کیچر (Hair clip) یا کسی اور چیز کے ذریعہ جُوڑا بنے بالوں سے نماز پڑھنا عورتوں کے لئے منع ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

احادیثِ طیّبہ میں سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جُوڑا بندھے بالوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی جو ممانعت فرمائی ہے وہ مَردوں کے ساتھ خاص ہے جس کی صراحت خود حدیثِ پاک میں موجود ہے، عورتوں کے لئے یہ ممانعت نہیں ہے۔ مَردوں کے لئے ممانعت کی حکمت شارحینِ حدیث نے یہ بیان فرمائی تاکہ مرد کے سَر کے ساتھ ساتھ اُس کے بال بھی زمین پر گریں اور ربّ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوں، پھر اس پر فقہائے کرام نے یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ جُوڑا باندھ کر نماز پڑھنا مَردوں کے لئے مکروہِ تحریمی ہے۔

جبکہ عورت کے بال سترِ عورت میں داخل ہیں یعنی غیر مَحْرم کے سامنے اور بالخصوص نماز میں ان کو چھپانا فرض ہے، اگر عورتیں جُوڑا نہ باندھیں تو حالتِ نماز میں اُن کے بال بکھر سکتے ہیں، جس سے اُن کے بالوں کی بے ستری کا اندیشہ ہے، جس سے نماز پر اثر بھی پڑے گا، لہٰذا اگر عورتیں اپنے بالوں کو سر کے پیچھے اکٹھا کرکے گرہ لگالیں یا اُن کو کیچر (Hair clip) وغیرہ کے ذریعہ گرفت میں لے لیں تو بالوں کو چھپانے میں معاوِن ثابت ہوں گے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری

عورت کا دودھ کپڑوں پر لگ جائے تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر کسی عورت کا دودھ زیادہ ہونے کی وجہ سے خود ہی نکل کر کپڑوں کے ساتھ لگتا رہے، تو کیا وہ ان کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

انسانی دودھ لگے کپڑوں میں نماز پڑھنا درست ہے، کہ انسان کا دودھ پاک ہے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــــــــــہ

ابوالصالح محمد قاسم القادری

وضو کا اہم مسئلہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: انگوٹھی ڈِھیلی ہو تو وُضو میں اُسے پھرا کر پانی ڈالنا سنَّت ہے اور تنگ ہو کہ بے جُنبِش دِیے (یعنی بغیر حرکت دیئے) پانی نہ پہنچے تو فَرض۔ یِہی حکم بالی (یعنی کان کے زَیور) وغیرہ کا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 4/616)

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

نماز کا ایک مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ خواتین کا اسکرٹ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اسکرٹ میں عورت کے بازو اور پنڈلیاں کھلی رہتی ہیں اور ایسا لباس عورت کو پہننا جائز نہیں اور نہ ہی اسکرٹ پہن کر نماز ہوسکتی ہے اس لئے کہ نماز میں سترِ عورت فرض ہے اور بازو و پنڈلیاں عورت کے ستر میں داخل ہیں۔ جب ستر میں شامل کسی بھی عضو کا چوتھائی حصّہ کھلا ہو یا متعدد اعضائے ستر کھلے ہونے کی صورت میں ان میں جو سب سے چھوٹا عضو ہے اس کا چوتھائی حصّہ کھلا ہو تو ایسی حالت میں نماز شروع ہی نہیں ہوتی بلکہ ذمّہ پر باقی رہتی ہے تو ایسا لباس جو اللہ تعالیٰ کے حق کو پورا کرنے میں رکاوٹ بنے وہ کس قدر بُرا لباس ہے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ لہٰذا نہ تو نماز ایسا لباس پہن کر پڑھی جاسکتی ہے اور نہ ہی نماز کے علاوہ ایسا لباس پہننا جائز ہے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا عورت سجدہ کرتے وقت اپنی کلائیاں بچھائے گی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت سجدہ کرتے وقت اپنی کلائیاں زمین پر بچھادے گی یا اُٹھا کے رکھے گی؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کا سجدہ مَردوں کے سجدے کی طرح نہیں بلکہ عورت کو حکم یہ ہے کہ وہ سمٹ کر سجدہ کرے، اپنے بازو کروٹوں سے، پیٹ ران سے، ران پنڈلیوں سے، اور پنڈلیاں زمین سے ملادے اور اپنی کلائیاں زمین پر بچھادے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، باب المدینہ کراچی

کیا دورانِ خطبہ عورت گھر میں نمازِ ظہر پڑھ سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسجد میں جمعہ کا خطبہ پڑھا جارہا ہو تو کوئی عورت اس وقت گھر میں ظہر کی نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسجد میں ہونے والے جمعہ کے خطبے کے وقت عورتیں گھر میں نمازِ ظہر پڑھ سکتی ہیں البتہ بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی جماعت ہوجانے کے بعد پڑھیں۔ خطبہ سننا مسجد میں موجود حاضرین پر فرض ہے گھر میں موجود عورتوں پر نہیں۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا عورت اندھیرے میں ننگے سر نماز پڑھ سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گرمی کے موسم میں اسلامی بہن کمرے میں اندھیرا ہونے کی صورت میں ننگے سر نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟ نیز ایسی صورت میں اسے کوئی غیر مَحرم تو کیا مَحرم بھی نہیں دیکھ رہا ہوتا؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کے لئے عورت کا سر اور اس کے لٹکتے بال بھی سترِ عورت میں شامل ہیں لہٰذا اگر عورت نے لباس ہونے کے باوجود دورانِ نماز اپنا سر نہ چھپایا تو نماز نہ ہوگی اور کمرے میں اندھیرا ہونے اور کسی کے نہ دیکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ نماز کے لئے ستر کا اہتمام کرنا فرض ہے۔

صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: سَترِ عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، بلا کسی غرضِ صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی، اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی، بالاجماع نہ ہوگی۔ الخ۔ (بہار شریعت، 1/479)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

عورت کے مخصوص ایّام میں فرض طواف کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ حج کے موقع پر اگر کسی اسلامی بہن کو 8 ذوالحجۃ الحرام کے دن ماہواری آئے اور ماہواری ختم ہونے سے پہلے اس کی واپسی کی ٹکٹ ہو اور اس نے طواف زیارت نہ کیا ہو، ٹکٹ منسوخ کروانے میں شدید دشواری کا سامنا ہو تو اس صورت میں اس کے لئے شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں کیا حل ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایسی عورت اپنی ٹکٹ منسوخ کروائے اور پاک ہونے کے بعد طوافِ فرض ادا کرے، اگرچہ بارہویں کے بعد ہی پاک ہو، اگر ٹکٹ منسوخ کروانے میں اپنی یا ہمسفروں کی سخت تکلیف و دشواری کا سامنا ہو تب بھی ایسی عورت کے لئے اس ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا ناجائز و گناہ ہے۔ اور اگر وہ اسی حالت میں داخل ہو گئی اور اس نے طواف بھی کر لیا تو گناہ گار ہو گی البتہ اس صورت میں طواف والا فرض ادا ہو جائے گا اور اس پر اس گناہ سے توبہ کرنا لازم ہو گی اور ناپاکی کی حالت میں طواف کرنے کے سبب حرم میں ایک بدنہ (یعنی گائے یا اونٹ کی قربانی) دینا اس پر لازم ہو گا، پھر بعد میں اگر بارہویں کے غروبِ آفتاب تک طہارت کر کے طوافُ الزیارۃ کا اعادہ کرنے میں کامیابی ہو گئی تو کفارہ ساقط ہو گیا اور بارہویں کے بعد اگر پاک ہونے کے بعد موقع مل گیا اور اعادہ کر لیا تو بدنہ ساقط ہو گیا مگر دم دینا ہو گا۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا عورت حج و عمرہ کیلئے حیض روکنے والی گولیاں کھا سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت حج و عمرہ کے لئے حیض روکنے والی گولیاں کھا سکتی ہے یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! استعمال کر سکتی ہے بشرطیکہ جسمانی طور پر کسی بڑے اور فوری ضرر کا سبب نہ بنیں، لعدم المانع الشرعی۔ اور اگر جسمانی طور پر کسی بڑے اور فوری ضرر کا سبب بنیں تو اجازت نہیں، اللہ تعالیٰ قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ ۚۖ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ (پ2، البقرۃ: 195)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عورت کا عمرے کے طواف و سعی کے بعد اپنے شوہر کا حلق یا تقصیر کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں عورت جو عمرہ کے طواف و سعی سے فارغ ہو چکی، ابھی تقصیر نہیں کی وہ اپنے شوہر کے احرام سے نکلنے کے وقت (یعنی اس کے عمرہ کے طواف و سعی سے فارغ ہونے کے بعد) کیا اس کا حلق یا تقصیر کر سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! کر سکتی ہے کہ جب احرام سے باہر ہونے کا وقت آگیا تو اب مُحرم اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے، اگرچہ یہ دوسرا ابھی مُحرم ہو اور اسکا احرام سے باہر ہونے کا وقت آگیا ہو۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنت، مرکز الاولیاء لاہور

اسلامی بہنیں قعدہ میں کیسے بیٹھیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتیں تشہد میں مَردوں کی طرح ہی بیٹھیں۔ کیا عورتیں مَردوں کی طرح ہی بیٹھیں گی یا مختلف طریقہ ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورتیں تشہد میں مَردوں کی طرح نہیں بیٹھیں گی بلکہ ان کے لئے شریعت کا یہ حکم ہے کہ وہ تَوَرُّک کریں یعنی اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھیں کیونکہ ایک تو اس طرح بیٹھنا بھی حضور علیہِ الصّلوٰۃُ والسّلام سے ثابت ہے اور اس طریقے سے بیٹھنے میں عورتوں کے لئے آسانی بھی ہے اور اس میں پردے کی رعایت بھی زیادہ ہے اور عورتوں کے لئے زیادہ مناسب وہی طریقہ ہوتا ہے جس میں پردے کی رعایت زیادہ ہو جیسا کہ سجدے کا معاملہ ہے کہ اس میں مَردوں کو حکم ہے کہ وہ کہنیاں زمین سے، بازو پہلوؤں سے اور پیٹ رانوں سے دور رکھیں لیکن عورت کو اس کے برخلاف سمٹ کر سجدہ کرنے کا حکم ہے یہی معاملہ بیٹھنے کے متعلق بھی ہے جیسا کہ درج ذیل عبارات سے واضح ہے۔ روایات میں ہے کہ عورتوں کو مَردوں کی طرح بیٹھنے سے منع کیا گیا اور پہلے ان کو حکم تھا کہ وہ چار زانو بیٹھیں پھر حکم دیا گیا کہ وہ چار زانو کے بجائے سمٹ کر اور باہم اعضا کو ملا کر بیٹھیں جو کہ تَوَرُّک کا طریقہ ہے چنانچہ مصنف ابنِ ابی شیبہ میں ہے: کن النساء یؤمرن ان یتربعن اذا جلسن فی الصلاۃ، ولا یجلسن جلوس الرجال ترجمہ: عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں چار زانو ہو کر بیٹھیں اور مَردوں کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 1/303) مسندِ ابی حنیفہ میں حضرت نافع سے مروی ہے کہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، انہ سئل کیف کن النساء یصلین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال: کن یتربعن، ثم امرن ان یحتفزن ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سوال کیا گیا کہ عورتیں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں کیسے نماز ادا کیا کرتی تھیں تو فرمایا: کہ پہلے وہ چار زانو ہو کر بیٹھا کرتی تھیں پھر انہیں حکم دیا گیا کہ وہ سمٹ کر بیٹھیں۔ سمٹ کر بیٹھنے کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور محدث حضرت علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی لکھتے ہیں: ای یضممن اعضاءھن بان یتورکن فی جلوسھن ترجمہ: یعنی عورتیں اپنے اعضا ملا کر رکھیں بایں طور کہ وہ بیٹھنے میں تَوَرُّک کریں (دونوں ٹانگیں ایک طرف نکال کر سرین پر بیٹھیں) (شرح مسند ابی حنیفۃ لملا علی قاری، 1/191) صحاح جوہری میں ہے: وفی الحدیث عن علی رضی اللہ عنہ اذا صلت المراۃ فلتحتفز ای تتضام اذا جلست واذا سجدت ترجمہ: اور حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حدیثِ پاک میں ہے: جب عورت نماز پڑھے تو وہ سمٹے۔ یعنی جب وہ بیٹھے اور جب وہ سجدہ کرے تو باہم اعضا ملائے رکھے۔ (الصحاح تاج اللغۃ، 3/874) مصنف ابنِ ابی شیبہ میں ہے: عن ابراھیم، قال: تجلس المراۃ من جانب فی الصلاۃ ترجمہ: حضرت ابراہیم (نخعی) سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: عورت نماز میں ایک جانب ہو کر بیٹھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 1/304) ہدایہ میں ہے: ان کانت امراۃ جلست علی الیتھا الیسری واخرجت رجلیھا من الجانب الایمن لانہ استر لھا ترجمہ: اگر عورت ہے تو وہ اپنی بائیں سرین پر بیٹھے اور اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لے کیونکہ یہ اس کے لئے زیادہ پردے والی کیفیت ہے۔ (ہدایہ، 1/53) علّامہ کاسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی لکھتے ہیں: اما المراۃ فانھا تقعد کاستر ما یکون لھا فتجلس متورکۃ عورت اس ہیئت پر بیٹھے جس میں اس کا پردہ زیادہ ہو لہٰذا وہ تورک کی حالت میں بیٹھے۔ (بدائع الصنائع، 1/211) امامِ اہلِ سنّت، سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن ایک سوال کے جواب میں ضمناً اس مسئلے پر کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں (فارسی عبارت کا ترجمہ کچھ یوں ہے): اس کی ایک نظیر مسئلہ قعود ہے کہ اس کے دونوں طریقے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے منقول ہیں ہمارے علماء نے مَردوں کے لئے دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور بائیں پر بیٹھنے کو اختیار کیا ہے کیونکہ یہ شاق ہے اور بہتر عمل وہی ہوتا ہے جس میں مشقت ہو اور خواتین کے لئے تورک کا قول کیا کیونکہ اس میں زیادہ ستر اور آسانی ہے اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 6/149)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب
محمد ساجد عطاری مدنی

مُصَدِّق
عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفا عنہ الباری

اِسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

کیاعدتِ وفات والی خاتون ایک ہی کمرے میں رہے گی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عدّتِ وفات گزارنے والی خاتون کیا گھر کے مختلف کمروں میں جاسکتی ہے؟ نیز کیا صحن میں بھی اس کا آنا ٹھیک ہے یا نہیں؟ لوگوں سے سُنا ہے کہ ایک کمرے سے دوسرے میں بھی نہیں جاسکتی اور نہ ہی صحن میں آسکتی ہے اس بارے میں راہنمائی فرمائیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حکمِ شریعت یہ ہے کہ عدّت گزارنے والی خاتون پر لازم ہے کہ شوہر کے اسی گھر میں عدّت گزارے اور گھر تمام کا تمام ایک ہی مکان کہلاتا ہے لہٰذا اس کے مختلف کمرے، صحن یہ سب مل کر ایک ہی جگہ ہے تو ایسی خاتون اس گھر کے تمام کمروں میں بھی جاسکتی ہے اور صحن میں بھی پردے کی رعایت کرتے ہوئے بیٹھ سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں، ہاں البتّہ اگر مکان کا کچھ حصّہ شوہر کا ہو اور بقیہ حصّہ کسی اور کی ملکیت ہے جیسے بعض اوقات ایک بڑا مکان بھائیوں کے درمیان مشترک ہوتا ہے لیکن پھر اسے باقاعدہ حد بندی کرکے تقسیم کردیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں عدت والی عورت کو شوہر والے حصے میں ہی جانے کی اجازت ہوگی بقیہ حصہ میں نہیں، اور کسی گھر میں متعدد پورشن ہوں جیسے فلیٹوں میں ہوتا ہے تو صرف شوہر والے پورشن پر ہی رہائش رکھ سکتی ہے، دوسری جگہ پر نہیں نیز اگر صحن بھی مشترکہ ہے جیسے کئی مکانوں پر مشتمل کوئی اپارٹمنٹ ہو جس کا صحن ایک ہی ہو تو اس مشترکہ صحن میں بھی آنے کی اجازت نہ ہوگی کیونکہ اب اس صحن کی حیثیت ایک راستے کی طرح ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
ابو صالح محمد قاسم القادری	ابو حذیفہ شفیق رضا عطاری مدنی

عورت کا اپنے غیر محرم پیر و مرشد سے پردہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا جوان عورت بال، کلائیاں اور چہرہ کھول کر اپنے غیر محرم پیر و مرشد کے سامنے آسکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کا جس طرح نامحرم اجنبی شخص سے پردہ کرنا فرض ہے اسی طرح عورت کا اپنے نامحرم پیر و مرشد سے پردہ کرنا بھی فرض ہے کہ پردے کے معاملے میں دونوں کا حکم یکساں ہے، لہٰذا عورت کا بال یا کلائیاں کھول کر اپنے نامحرم پیر کے سامنے آنا حرام اور اسی طرح چہرہ کھول کر آنا بھی سخت منع ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
ابو صالح محمد قاسم القادری	عبد الرب شاکر عطاری مدنی

اِسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

کیا عورت بھی پیر ہو سکتی ہے؟

مخصوص ایّام میں عورت کا ناخن کاٹنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت حیض و نفاس کی حالت میں ناخن کاٹ سکتی ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر عورت حیض اور نِفاس سے پاک ہو گئی اور ابھی تک غسل نہیں کیا تو اس حالت میں اس کے لئے ناخن کاٹنا مکروہ ہے کہ یہ حیض و نفاس سے پاک ہونے کے وقت حدث والی ہوئی ہے اور اس پر اس وقت غسل فرض ہوا ہے، اب اس حالت میں وہ جُنبی کی طرح ہے، جیسے جنبی کے لئے حالتِ جنابت میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے اس کے لئے بھی مکروہ ہے اور اگر وہ حیض ونِفاس سے پاک نہیں ہوئی تو اس حالت میں ناخن کاٹ سکتی ہے کیونکہ ابھی تک یہ حدث والی نہیں ہے اور اس پر غسل فرض نہیں ہے، اس حالت میں وہ اس معاملے میں پاک آدمی کی طرح ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
محمد نوید چشتی	ابو الصالح محمد قاسم القادری

کیا عورت بھی پیر ہو سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت بھی پیر ہو سکتی ہے اور اس سے عورتیں بیعت ہو سکتی ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پیر کا مرد ہونا ضرور ہے لہٰذا اسلف صالحین سے آج تک کوئی عورت پیر نہیں بنی، اس لئے عورت کو پیری، مریدی کرنے کی اجازت نہیں اور نہ ہی کسی عورت کو یہ اجازت ہے کہ وہ کسی خاتون کی مریدنی بنے، لہٰذا خواتین کو بھی چاہیے کسی جامع شرائط پیر کامل مرد سے بیعت ہوں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابوحذیفہ شفیق رضا عطاری مدنی	ابو الصالح محمد قاسم القادری

وقتِ نماز شروع ہونے کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر نماز کا وقت شروع ہو چکا ہو اور عورت کو حیض آجائے تو کیا عورت پر پاک ہونے کے بعد اس وقت کی نماز قضا کرنا لازم ہے؟ سائلہ: بنتِ جنید عطاری (راولپنڈی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کا وقت داخل ہو چکا اور عورت نے ابھی تک نماز ادا نہ کی کہ اسے حیض یا نفاس آگیا تو پاک ہونے کے بعد عورت پر اس نماز کی قضا لازم نہیں، کیونکہ فرضیتِ نماز کا سببِ حقیقی حکمِ الٰہی اور سببِ ظاہری وقت ہے، اس کے کسی بھی جُز میں نماز ادا کی جائے تو فرض ذمّہ سے ساقط ہو جاتا ہے، ابتدائی وقت میں ہی نماز ادا کرنا لازمی نہیں، اس اختیار کے سبب اگر کسی نے اول وقت میں نماز ادا نہ کی یہاں تک کہ اسے ایسا عذر لاحق ہو گیا جس کی وجہ سے نماز ساقط ہو جائے تو اس وقت کی نماز مُعاف اور اس کی قضا بھی لازم نہیں ہوتی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

کیا عورتیں نمازِ جنازہ پڑھ سکتی ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورتیں نمازِ جنازہ پڑھنے کیلئے جنازے کے ساتھ جاسکتی ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورتوں کا نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے جنازے کے ساتھ جانا، ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنازے کے ساتھ عورتوں کو جانے سے منع فرمایا، بلکہ ایسی عورتوں کو ثواب سے خالی، گناہ سے بھری ہوئی فرمایا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالٰی اپنے مجموعۂ احادیث ”سننِ ابنِ ماجہ“میں نقل کرتے ہیں: عَنۡ عَلِيٍّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فَإِذَا نِسۡوَةٌ جُلُوسٌ فَقَالَ: مَا يُجۡلِسُكُنَّ قُلۡنَ: نَنۡتَظِرُ الۡجِنَازَةَ، قَالَ: هَلۡ تَغۡسِلۡنَ قُلۡنَ: لَا، قَالَ: هَلۡ تَحۡمِلۡنَ، قُلۡنَ: لَا، قَالَ: هَلۡ تُدۡلِينَ فِيمَنۡ يُدۡلِي، قُلۡنَ: لَا، قَالَ: فَارۡجِعۡنَ مَأۡزُورَاتٍ غَيۡرَ مَأۡجُورَاتٍ یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے تو کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: تم کیوں بیٹھی ہو؟ عرض کی: ہم جنازے کا انتظار کر رہی ہیں۔ فرمایا: کیا تم غسل دو گی؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا تم جنازہ اُٹھاؤ گی؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا تم میّت کو قبر میں اتارو گی؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: گناہ سے بھری ہوئی، ثواب سے خالی ہو کر لوٹ جاؤ۔ (ابنِ ماجہ، ص113) امام عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالٰی ”الجامع الصغیر“میں نقل کرتے ہیں: گناہ سے بھری ہوئی، ثواب سے خالی لوٹ جاؤ۔ (جامع الصغیر مع فیض القدیر، 1/605)

عورتوں کے جنازہ کے ساتھ جانے کا حکم بیان کرتے ہوئے علامہ علاؤالدین حصکفی رحمہ اللہ تعالٰی ”دُرِّ مُختار“ میں لکھتے ہیں: عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا مکروہِ تحریمی ہے۔ (درمختار، 3/162) عورتوں کا جنازہ اُٹھانے کا حکم بیان کرتے ہوئے ”الاشباہ والنظائر“ میں ہے عورت جنازہ نہیں اُٹھائے گی، اگرچہ عورت کی میّت ہو۔ (الاشباہ والنظائر، ص358)

صدرُ الشّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ”بہارِ شریعت“ میں لکھتے ہیں: عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا، ناجائز و ممنوع ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/823)

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُه اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا خواتین کو ایامِ مخصوص میں وضو کرنے پر ثواب ملے گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ باری کے دنوں میں وضو کرنے پر عورتوں کو ثواب ملے گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کی عادت برقرار رکھنے کی غرض سے حائضہ عورت کے لئے مستحب ہے کہ وضو کرکے عام دنوں میں نماز پڑھنے کی مقدار وقت ذکر و دُرُود وغیرہ میں مصروف رہے، ایسا کرنے پر عورت کو ثواب ملے گا کیونکہ یہ عورت کے لئے مستحب ہے اور مستحب کام کرنے پر ثواب ملتا ہے، البتّہ حائضہ عورت کو اس موقع کے علاوہ بھی وضو کرنے پر ثواب ملے گا یا نہیں! اس کی صراحت نَظَر سے نہیں گزری۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُه اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، باب المدینہ کراچی

اِسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

شرعی عُذر کی حالت میں عورت کا قرآن پڑھنا پڑھانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عُذر (حیض ونفاس) کی حالت میں قرآن پڑھنا اور پڑھانا کیسا؟ کیا معلّمہ بھی نہیں پڑھا سکتی؟ اگر پڑھا سکتی ہے تو کیا طریقہ ہے؟ توڑ توڑ کے کیسے پڑھائے؟ اور مدرسۃُ المدینہ آن لائن میں یا گھروں میں پڑھانے والیوں کو بھی کیا اجازت ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی عذر (حیض ونفاس) کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں ہے، ہاں معلّمہ کے لئے مخصوص طریقے سے قرآن پڑھانے کی اجازت ہے چاہے وہ گھر میں پڑھائے یا کسی ادارے وغیرہ میں پڑھائے۔ مخصوص طریقے سے مراد یہ ہے کہ معلّمہ دو کلمے ایک سانس میں ادا نہ کرے بلکہ ایک کلمہ پڑھا کر سانس توڑ دے پھر دوسرا کلمہ پڑھائے اور پڑھتے وقت یہ نیّت کرے کہ میں قرآن نہیں پڑھ رہی بلکہ مثلاً یوں نیّت کرے کہ عربی زبان کے الفاظ ادا کر رہی ہوں، اور جو ایک ایک حرف کر کے ہجے کروائے جاتے ہیں اس میں اصلاً کوئی حرج نہیں بلکہ ایک کلمے کے مختلف حروف ایک سانس میں بھی پڑھ سکتے ہیں، ہاں ایک کلمے سے زیادہ ایک سانس میں پڑھنے کی اجازت نہیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ وہ آیات جن میں دعا یا حمد وثناء کے معنی پائے جاتے ہیں ان کو شرعی عذر کی حالت میں دعا و حمد وثناء کی نیت سے پڑھنا ہر عورت کے لئے جائز ہے چاہے وہ معلّمہ ہو یا نہ ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
محمد ساجد عطاری مدنی	عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفا عنہ الباری

شوہر کے انتقال کے بعد حاملہ عورت کی عدّت کب تک؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے پوچھنا یہ ہے کہ میری عدّت کب تک ہو گی جبکہ میں حمل سے ہوں اور عدّت کے دوران ڈاکٹر کو چیک کرانے کے لئے جا سکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوہر کی وفات کی صورت میں عورت اگر حامِلہ ہو تو اس کی عدت وَضعِ حَمل یعنی بچّہ پیدا ہونے تک ہے۔ لہٰذا آپ کی عدت وضعِ حمل تک ہے، جب بچّے کی پیدائش ہو جائے تو آپ کی عدت ختم ہو جائے گی۔ نیز دورانِ عدّت عورت کو بِلاضرورتِ شرعیہ گھر سے باہر نکلنا حرام ہے لہٰذا عدّت کے دوران عورت اگر بیمار ہو جائے اور ڈاکٹر کو گھر بلا کر چیک کرانا ممکن ہو تو باہر لے جانا ناجائز ہے۔ ہاں ڈاکٹر گھر آ کر چیک نہیں کرتا یا ضرورت ایسی ہے کہ گھر میں پوری نہیں ہو سکتی تو پردے کا خیال رکھتے ہوئے ڈاکٹر کو چیک کرانے کے لئے لیجانا جائز ہے کہ یہ نکلنا ضرورتِ شرعی کی بنا پر ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
ابو محمد سرفراز اختر عطاری	عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفا عنہ الباری

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مَدَنی*

طالبات کا ایّامِ مخصوصہ میں اپنا سبق یاد کرنے کی نیّت سے قرآنِ عظیم پڑھنا

سوال کیا فرماتے ہیں عُلَمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مدرسۃُ المدینہ لِلبَنات کے حفظِ قرآن کی بالغات طالبات ایّامِ مخصوصہ میں اپنا سبق یاد کرنے کی نیّت سے قرآنِ عظیم پڑھ سکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایّامِ مخصوصہ میں سبق یاد کرنے کی نیت سے بھی قرآنِ عظیم نہیں پڑھ سکتیں کہ ان دنوں میں قرآنِ عظیم کی تلاوت کرنا حرام ہے البتّہ قرآن دیکھ اور سُن سکتی ہیں، لہٰذا عُذر کے دنوں میں اپنی منزل کو دیکھ لیا کریں یا کسی سے سُن لیا کریں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عورت کا خالو یا نابالغ بھائی کے ساتھ سفر کرنا

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ 1 کیا بالغہ عورت اپنے نابالغ بھائی جس کی عمر دس سال ہے اور وہ سمجھ دار بھی ہے اس کے ساتھ سفرِ شرعی کر سکتی ہے؟ 2 کیا عورت اپنے خالو کے ساتھ سفرِ شرعی کر سکتی ہے جبکہ خالو سے مزید کوئی نسبی یا رضاعی رشتہ نہ ہو؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

1 شریعتِ مُطہّرہ کے اصولوں کی روشنی میں عورت کے لئے تین دن (یعنی 92 کلومیٹر) کی راہ کے سفر میں شوہر یا عاقل بالغ یا کم از کم مُراہِق (قریبُ البلوغ) مَحرَم، قابلِ اعتماد غیرِ فاسق کا ساتھ ہونا ضروری ہے اس کے بغیر سفر کرنا ناجائز و حرام و سخت گناہ ہے لہٰذا صورتِ مسئولہ (پوچھی گئی صورت) میں اس عورت کا اپنے دس سالہ بھائی کے ساتھ سفرِ شرعی کرنا ناجائز ہے کہ دس سالہ بچّہ نابالغ ہے مُراہق بھی نہیں کہ مراہق کے لئے عُلَمائے کرام نے بارہ سال عمر بیان فرمائی ہے۔

2 شریعتِ مطہّرہ میں خالو کا حکم مثلِ اجنبی ہے لہٰذا عورت اس کے ساتھ سفر نہیں کر سکتی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنّت، مرکز الاولیاء لاہور

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جمادی الاولٰی 1440ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "محمد فصیح عطاری (زم زم نگر، حیدر آباد) عثمان عطاری (گجرات) محمد ارسلان عطاری (گوجرانوالہ)" انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے۔ **درست جوابات** (1) کھجور کا درخت (2) جنگِ موتہ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) حیدر بن عامر (مرکز الاولیاء، لاہور) (2) محمد نذیر عطاری (خیر پور میرس) (3) عبد الغفور (راولپنڈی) (4) محمد یامین (باب المدینہ، کراچی) (5) غلام رسول (زم زم نگر، حیدر آباد) (6) بنتِ محمد ہارون (ٹھٹھہ) (7) محمد جہانگیر عطاری (مدینۃ الاولیاء، ملتان) (8) اُمِّ فیضان عطاریہ (باب المدینہ، کراچی) (9) مقصود (حب چوکی) (10) محمد اقبال عطاری (ساہیوال) (11) محمد امین عطاری (نوشہرو فیروز) (12) محمد احمد وقاص (مظفر گڑھ)

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مسجد کی جماعت سے پہلے عورت کی نماز

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ہندہ ایک بوڑھی عورت ہے اس کے گھر کے پاس اہلِ سنّت و جماعت کی مسجد ہے۔ اس مسجد کی اذان کے 5منٹ بعد ہندہ نماز پڑھ لیتی ہے کیونکہ ہندہ کے لئے یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ مسجد کی جماعت ہوئی یا نہیں۔ ہندہ کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ہوتی؟ محلے کی بعض عورتیں کہتی ہیں کہ ہندہ کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ یہ جماعت سے پہلے پڑھ لیتی ہے۔ اس طرح کہنا درست ہے یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورتوں کے لیے مستحب یہ ہے کہ فجر کی نماز ہمیشہ غلس (یعنی اوّل وقت) میں ادا کریں اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مَردوں کی جماعت کے بعد پڑھیں۔ البتہ اگر اذان کے بعد اور مستحب وقت سے پہلے بھی پڑھیں گی تو بھی ہو جائے گی اور ان عورتوں کی بات درست نہیں ہے بلکہ یہ بغیر علم کے فتویٰ ہے جو کہ خود ناجائز و گناہ ہے جس سے ان پر توبہ لازم ہے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــہ

محمد ہاشم خان عطاری مدنی

بیوی کا شوہر کی اقتدا میں نماز ادا کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے مرد مسجد میں جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے تو کیا گھر میں بیوی کا امام بن کر جماعت کروانے کی اجازت ہے؟ نیز بیوی کہاں کھڑی ہو گی؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے مرد مسجد میں جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے تو گھر میں بیوی کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس صورت میں بیوی پچھلی صف میں کھڑی ہو یا کم از کم اُس کے پاؤں اِس سے پیچھے ضرور ہوں، اس لئے کہ اگر عورت و مرد کے ٹخنے برابر ہوئے تو عورت کی نماز نہ ہو گی، بلکہ اگر مرد نے شروع نماز میں اس کی امامت کی نیت کی ہو تو دونوں ہی کی نہ ہو گی۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
نور المصطفیٰ العطاری المدنی	محمد ہاشم خان عطاری مدنی

مخصوص ایام میں نہانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت کو حالتِ حیض میں نہانا منع ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت حالتِ حیض میں نہانا چاہے تو نہا سکتی ہے اس سے بدن کی صفائی حاصل ہو جائے گی البتہ نجاستِ حکمیہ حیض ختم ہونے کے بعد نہانے سے زائل ہو گی۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــہ

محمد ہاشم خان عطاری مدنی

اِسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطّاری*

دلہن کی آئی بروز (Eyebrows) کو کلر یا شیڈز لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ہم دلہن کے چہرے پر میک اپ کرتے ہوئے آئی بروز پہ تھوڑا بہت کلر، کاجل، سرمہ، پنسل اور شیڈز وغیرہ لگاتی ہیں اور یہ کلر ابروؤں کے بالوں کے رنگ جیسا ہی کیا جاتا ہے، مثلاً بال کالے ہوں، تو کاجل یا سُرمہ لگایا جاتا ہے، بُھورے ہوں تو اسی طرح کا شیڈ استعمال کرتی ہیں، تاکہ چہرے کے بقیہ حصوں (مثلاً رخسار، ناک، جبڑا اور ہونٹ) کی طرح ان کے نقوش کو بھی ابھارا اور خوبصورت بنایا جاسکے۔ اسی طرح ابرو کے زائد کالے بالوں کو بلیچ اور کلر کر کے ڈائی لگا کر جِلد (Skin) کا ہم رنگ کر دیا جاتا ہے، تو کیا بھنوؤں کی اس طرح کی زینت کرنا بھی جائز ہے؟ (سائلہ: اُمِّ حیدر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

آپ کے لئے آئی بروز کی مذکورہ زینت کرنا بھی جائز ہے، بشرطیکہ ابرو کے بال اکھاڑ کر باریک نہ کریں، ناپاک اشیاء پر مشتمل کریم یا پاؤڈر نہ لگائیں اور سفید بالوں کے لئے سیاہ یا مائل بہ سیاہ (یعنی سیاہ سے ملتا جلتا) خضاب یا کلر استعمال نہ کریں۔ ہاں! اگر مذکورہ کاموں میں سے کوئی کام یا کسی بھی خلافِ شرع طریقے سے زینت کریں، تو پھر زینت کرنا جائز نہ ہوگا۔

ابرو کے بال اکھڑوا کر باریک کرنا کروانا، ناجائز و گناہ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہیئر اسٹائل (Hair Style) کے لئے آرٹیفیشل بال لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ہیئر اسٹائل کے دوران خوبصورتی کے لئے خواتین کے بالوں پر کسی جانور مثلاً گھوڑے، بندر یا پھر پلاسٹک کے نقلی بالوں کی بنی ہوئی وِگ یا جُوڑا عارضی طور پہ سوئیوں یا ہیئر پن وغیرہ سے لگانا جائز ہے؟ (سائلہ: اُمِّ حیدر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں خنزیر کے علاوہ کسی بھی جانور مثلاً گھوڑے، بندر وغیرہ کے بالوں یا پھر پلاسٹک کے مصنوعی بالوں کی بنی ہوئی وِگ یا جُوڑا لگانا جائز ہے۔

البتہ خنزیر اور انسان کے بالوں سے تیار شدہ وِگ یا جُوڑا لگانا، ناجائز و حرام ہے۔

یاد رہے! یہ عارضی وِگ اگر وضو میں سر کا مسح کرنے یا غسل میں سر کے اصلی بالوں کے دھونے سے مانع (رکاوٹ) ہو، تو اسے اتار کر وضو و غسل کرنا لازم ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رجب المرجب 1440ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "بدر الدین (باب المدینہ، کراچی)، غلام یٰسین (قصور)، عبد الرحمٰن (باب المدینہ، کراچی) انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے۔ درست جوابات: (1) اعلان نبوت کے گیارھویں سال (2) حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام (1) حاجی منظور (مرکز الاولیا، لاہور)، (2) طیبہ بن رحمت علی (ضلع ننکانہ)، (3) عبد الوحید (کشمیر)، (4) محمد امین عطاری (ضلع نوشہرو فیروز)، (5) بنت محمد مشتاق (مرکز الاولیاء، لاہور)، (6) ام سلیمہ (ضیاکوٹ، سیالکوٹ)، (7) محمد اقدس (بہاولپور)، (8) محمد نذیر عطاری (خیر پور میرس)، (9) محمد بلال (نواب شاہ)، (10) بنت ظہور حسین (خانیوال)، (11) احمد رضا عطاری (ضلع لیہ)، (12) محمد طارق عزیز (نارووال)

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

دلہنوں کو آرٹیفیشل پلکیں لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ دلہنوں کو آرٹیفیشل پلکیں لگانے کا کیا حکم ہے؟(سائلہ: امِّ حیدر عطاریہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورتوں کو زینت کے لئے آرٹیفیشل (مصنوعی) پلکیں لگانا جائز ہے، بشرطیکہ انسان یا خنزیر کے بالوں سے بنی ہوئی نہ ہوں۔ البتہ وضو و غسل کرنے کے لئے ان پلکوں کا اتارنا ضروری ہوگا، کیونکہ آرٹیفیشل پلکیں عموماً گوند وغیرہ کے ذریعے اصلی پلکوں کے ساتھ چپکا دی جاتی ہیں اور انہیں اتارے بغیر اصلی پلکوں کو دھونا ممکن نہیں، جبکہ وضو و غسل میں اصلی پلکوں کا ہر بال دھونا ضروری ہے۔

خنزیر کے علاوہ کسی اور جانور کے اور پلاسٹک کے بالوں سے انتفاع جائز ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غیر محرم شخص کا بالغہ کو پڑھانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اجنبی بالغ مرد کا نامحرم بالغہ بے پردہ لڑکیوں کو اس طرح پڑھانا کہ لڑکیوں کا چہرہ کھلا ہوتا ہے اور بعض اوقات اعضاءِ ستر مثلاً کلائیاں، گلا، بال وغیرہ بھی کھلے ہوتے ہیں یہ لڑکیاں مرد کے سامنے آکر بیٹھ جاتی ہیں اور مرد انہیں پڑھاتا ہے اور پڑھانے کے دوران لڑکیوں کے چہرے کے ساتھ ساتھ اعضاءِ ستر کی طرف بھی نظر لازماً پڑتی ہے، یہ شرعاً کیسا ہے؟

(سائل: محمد سلیم عطّاری، جڑانوالہ پنجاب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں مذکورہ طریقے سے نامحرم بالغہ لڑکیوں کو پڑھانا، سخت ناجائز و گناہ ہے، کہ یہاں بلا عذرِ شرعی مرد کا نامحرم بالغہ عورت کے اعضاءِ ستر کو دیکھنا اور بالغہ عورت کا اجنبی بالغ مرد کے سامنے اعضاءِ ستر کا کھولنا پایا جارہا ہے اور مرد کا بلا عذرِ شرعی نامحرم بالغہ عورت کے اعضاءِ ستر کو دیکھنا اور بالغہ عورت کا نامحرم بالغ مرد کے سامنے اعضاءِ ستر کا کھولنا سخت ناجائز و حرام ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ایامِ مخصوصہ میں اذان کا جواب دینا اور قرآن دیکھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ حالتِ حیض میں خواتین اذان کا جواب دے سکتی ہیں؟ اور کیا قرآنِ کریم کھلا ہو تو اس کی طرف دیکھ سکتی ہیں؟(سائل: محمد نصیر، واہ کینٹ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایّامِ مخصوصہ میں خواتین کے لئے اذان کا جواب دینا اور قرآنِ کریم کو دیکھنا جائز ہے البتہ قرآنِ کریم کو پڑھنے اور چھونے کی اجازت نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

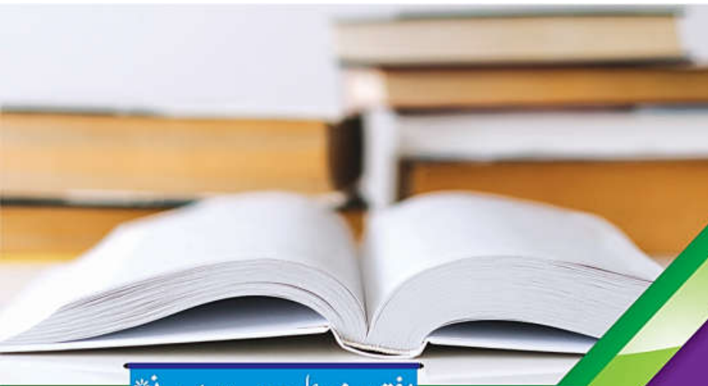

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

دعوت میں جانے کی وجہ سے کفّارے کا روزہ چھوڑنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت روزہ توڑنے کے کفارے میں روزے رکھ رہی تھی ابھی 60 روزے مکمل نہ ہوئے تھے کہ اس کے ایّامِ مخصوصہ شروع ہو گئے، جب اس کے ایام ختم ہوگئے تو اس سے اگلے دن کسی دعوت پر جانے کی وجہ سے عورت نے روزہ نہ رکھا دعوت سے واپسی پر اگلے دن روزہ رکھ لیا تو کیا اس عورت کا کفارہ ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس عورت کا کفارہ ادا نہیں ہوا کیونکہ روزے کا کفارہ جب روزوں سے ادا کیا جائے تو اس کے لئے شرط ہے کہ کفارے کے روزے لگاتار ہوں لیکن عورت کو ایّامِ مخصوصہ میں روزہ رکھنا شرعی طور پر منع ہے اس لیے عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ ایّامِ حیض ختم ہوتے ہی اگلے دن سے فوراً روزے رکھنا شروع کردے اس طرح وہ اپنے کفّارے کے روزے پورے کرے۔ اگر ایّامِ حیض کے بعد ایک دن بھی روزہ نہیں رکھے گی جیسا کہ پوچھی گئی صورت میں ایسا ہی کیا گیا تو اب سابقہ روزوں کو شمار کرکے بقیہ روزے رکھ کر تعداد پوری کرلینے سے کفّارہ ادا نہیں ہوگا بلکہ دوبارہ روزے رکھنا لازم ہوگا۔ (ردالمحتار، 5/142)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عدّتِ وفات میں سفید کپڑے پہننے اور دورانِ عدت کنگھی کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ (1) ہمارے خاندان میں رائج ہے کہ عورت عدتِ وفات میں صرف سفید کپڑے پہنتی ہے، کیا واقعی عورت کے لیے صرف سفید کپڑے پہننے کا حکم ہے؟ (2) عدت میں کنگھی کرنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) عدت والی کے لیے صرف سفید کپڑے پہننا ضروری نہیں، دوسرے رنگ کے کپڑے بھی پہن سکتی ہے مگر سُرخ وغیرہ وہ رنگ جو زینت کے طور پر پہنے جاتے ہیں، ان سے بچنا واجب ہے نیز کسی بھی رنگ کے نئے کپڑے نہیں پہن سکتی۔ (فتاویٰ عالمگیری، 1/533، ملتقطاً)

(2) عدت میں کنگھی کرنا جائز نہیں البتہ اگر کوئی عذر مثلاً سر میں درد ہو تو زینت کی نیت کے بغیر کنگھی کرنے کی اجازت ہے مگر جس طرف موٹے دندانے ہیں، اس طرف سے کنگھی کرے، باریک دندانوں والی سائیڈ سے کنگھی نہیں کرسکتی۔

(ردالمحتار، 5/222، فتاویٰ رضویہ، 13/331، بہار شریعت، 2/242 ماخوذاً)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دورانِ نماز مخصوص ایّام شروع ہو جانے پر نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی اسلامی بہن کو نماز کے دوران مخصوص ایام شروع ہو جائیں تو کیا اس نماز کو بعد میں پھر سے ادا کرنا ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں اگر اسلامی بہن کو نماز کے دوران خون آیا تو وہ نماز معاف ہے یعنی پاک ہونے پر اس کی قضا لازم نہیں ہاں اگر نفل نماز تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا لازمی کرنی ہوگی۔

(بحر الرائق، 1/356، فتاویٰ رضویہ، 4/349، بہار شریعت، 1/380 ماخوذاً)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، باب المدینہ کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی *

عورت کا بلاوجہ شرعی خلع کا مطالبہ کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی عورت یا اس کے گھر والے بلاوجہ شرعی خلع[1] کا مطالبہ کریں تو کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت یا اس کے گھر والوں کا بلاوجہ شرعی خلع کا مطالبہ کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔ حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بلاوجہ خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گی۔ اسی طرح ایک حدیث پاک میں ایسی عورت کو منافقہ فرمایا اور جو بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکائے اس کے بارے میں فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ایما امرأۃ سألت زوجھا طلاقا فی غیر ما باس فحرام علیھا رائحۃ الجنۃ“ ترجمہ: جو عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی عذرِ معقول کے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں ”ایما امرأۃ اختلعت من زوجھا من غیر باس لم ترح رائحۃ الجنۃ“ ترجمہ: جو عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی عذر معقول کے خلع (کا مطالبہ) کرے، تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گی۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”المختلعات ھن المنافقات“ ترجمہ: یعنی (بغیر کسی عذر کے) خلع کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافقہ ہیں۔ (ترمذی، 2/402، حدیث: 1190، 1191، 1192) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجھا“ ترجمہ: جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ (ابو داؤد، 2/369، حدیث: 2175)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”اگر طلاق مانگے گی منافقہ ہوگی۔ جو لوگ عورت کو بھڑکاتے شوہر سے بگاڑ پر ابھارتے ہیں وہ شیطان کے پیارے ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، 22/217) صدرالشریعہ، بدرالطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ایک استفتا کے جواب میں رقم فرماتے ہیں: ”عورت کا طلاق طلب کرنا اگر بغیر ضرورت شرعیہ ہو تو حرام ہے جب شوہر حقوقِ زوجیت تمام و کمال ادا کرتا ہے تو جو لوگ طلاق پر مجبور کرتے ہیں، وہ گنہ گار ہیں۔“

(فتاویٰ امجدیہ، 2/164)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیوی کے مال کی زکوٰۃ شوہر ادا کرے گا یا خود بیوی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر بیوی کے پاس اتنا مال ہو جس پر زکوٰۃ بنتی ہو تو کیا اس کی زکوٰۃ شوہر ادا کرے گا یا پھر بیوی خود ادا کرے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر بیوی مالک نصاب ہو تو زکوٰۃ ادا کرنا بیوی پر فرض ہے، شوہر پر اس کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں، البتہ اگر شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) مال کے بدلے میں نکاح ختم کرنے کو خلع کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، 2/194)

* دارالافتاء اہلِ سنت، مرکز الاولیاء لاہور

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطّاری*

تقصیر میں تاخیر کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت نے عمرہ ادا کیا، صرف تقصیر کرنا باقی تھی کہ وہ ہوٹل میں آگئی اور پورا دن گزر گیا اور اگلے دن شام کو تقصیر کی اس دوران اس عورت نے کوئی محظورِ احرام کام نہیں کیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ تقصیر میں تقریباً دو دن کی تاخیر کرنے سے کوئی دَم وغیرہ تو لازم نہیں ہوا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں صرف اس وجہ سے کوئی چیز لازم نہیں ہوگی کہ اس نے تقصیر میں دو دن کی تاخیر کی ہے کیونکہ عمرے میں سعی کرلینے کے بعد تقصیر کا کوئی خاص وقت متعین نہیں ہے بلکہ معتمر جب بھی تقصیر کرے گا اسی وقت احرام سے نکلے گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر جاسکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت پر حج فرض ہے اور اس کے ساتھ حج پر جانے کے لیے اس کے محارم میں سے اس کے والد اور بھائی بھی موجود ہیں لیکن اس کا شوہر اس کو حج پر جانے کی اجازت نہیں دیتا، تو کیا یہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے والد اور بھائی کے ساتھ حج پر جاسکتی ہے؟ اگر جائے تو کیا اس معاملے میں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے گنہگار بھی ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کی گئی صورت میں جبکہ عورت پر حج فرض ہے اور ساتھ جانے کے لیے مَحرم یعنی اس کے والد اور بھائی بھی موجود ہیں تو اس پر لازم ہے کہ محرم کے ساتھ حج پر جائے اگرچہ شوہر منع کرے اور اس کی اجازت نہ دے، کیونکہ حج فرض ہو جانے کے بعد فوری طور پر اس کی ادائیگی لازم وضَروری ہے اور اس صورت میں تاخیر کرنا ناجائز و گناہ ہے اور اس صورت میں شوہر کی اجازت کے بغیر جانے کی صورت میں گنہگار بھی نہ ہوگی کیونکہ شوہر کی اطاعت جائز کاموں میں ہے اور اگر وہ کسی ناجائز بات کا حکم کرے تو اس میں شوہر کی اطاعت جائز نہیں۔

لہٰذا حج فرض ہو اور ساتھ جانے کیلئے محرم بھی تیار ہو لیکن شوہر اجازت نہ دے تو بیوی بغیر اس کی اجازت کے بھی جاسکتی ہے لیکن چاہیے یہ کہ شوہر اللہ تعالٰی کے اس فرض کی ادائیگی میں حائل نہ ہو بلکہ رضائے الٰہی کیلئے خود برضا و رغبت اسے سفرِ حج پر جانے کی اجازت دے کر خود بھی گناہ سے بچے اور اپنی بیوی کو بھی بچائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا خواتین اذان سے پہلے نماز ادا کرسکتی ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز کا وقت شروع ہو چکا ہے لیکن ابھی اذان نہیں ہوئی تو کیا عورتیں اذان سے پہلے نماز ادا کرسکتی ہیں؟ یعنی ہم مدرسہ میں ہوں اور ظہر کی ابھی اذان نہیں ہوئی تو اسلامی بہنیں یا مدنی منّیاں نماز ادا کرسکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد عورتوں کا اذان سے پہلے نماز ادا کرنا خلافِ اَولیٰ ہے کیونکہ اَولیٰ و افضل یہ ہے کہ کوئی عذر نہ ہو تو فجر کے علاوہ نمازوں میں مَردوں کی جماعت کا انتظار کریں اور جب مَردوں کی جماعت ہو جائے تو اس کے بعد عورتیں نماز پڑھیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

اِسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

مخصوص ایام میں آیت سجدہ کی تلاوت اور سجدہ کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حائضہ اگر آیتِ سجدہ تلاوت کرتی ہے تو اس پہ سجدہ تلاوت واجب ہوگا یا نہیں، یونہی حائضہ سے آیتِ سجدہ سننے والے پہ واجب ہوگا یانہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض والی عورت کے لئے تلاوتِ قرآنِ کریم ناجائز و حرام ہے اور ایسی عورت نے آیتِ سجدہ کی تلاوت کی تو بھی اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا البتہ حائضہ عورت سے کسی عاقل بالغ اہلِ نماز نے آیتِ سجدہ سنی تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہوجائے گا۔ (ہدایہ مع فتح القدیر، 1/468، مراقی الفلاح مع طحطاوی، 2/89، بہار شریعت، 1/729)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسکارف لپیٹنے کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حدیثِ پاک میں دوپٹہ پہنتے ہوئے دوبار لپیٹنے سے منع کیا گیا ہے، تو آج کل عورتیں جو اسکارف کافی مرتبہ لپیٹ کر پہنتی ہیں، کیا یہ بھی منع ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ابوداؤد شریف کی حدیث پاک میں ہے کہ سرکار علیہ السّلام ام المؤمنین حضرت امِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہا دوپٹہ اوڑھ رہی تھیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ لپیٹو، دو مرتبہ نہیں۔ شارحین نے آپ علیہ السّلام کے اس فرمان کی وجہ یہ بیان کی کہ عرب عورتیں دوپٹہ یا چادر اوڑھتے ہوئے اسے سر کے اوپر عمامے کے پیچ (پٹی) کی طرح گھمالیتی تھیں تاکہ دوپٹہ سر سے نہ گرے، جو عمامے جیسی صورت اختیار کرلیتا، اس طرح مردوں سے مشابہت پیدا ہوجاتی۔ جبکہ اسکارف دوپٹے اور حجاب کو ہمارے معاشرے میں عمامے کے پیچ کی طرح موٹا کرکے سر کے اوپر نہیں لپیٹا جاتا اور نہ ہی اس سے عمامے جیسی کوئی مشابہت پیدا ہوتی ہے لہٰذا وہ اس فرمان کے تحت بھی داخل نہیں ہوگا، بلکہ دوپٹے کو لپیٹنا اسے سرکنے سے روکنے کیلئے ہوتا ہے، جس کا اہتمام کرنا بالخصوص نماز اور بالوں کے ستر (یعنی چھپانے) کے مواقع پر ضروری ہے۔ (ابوداؤد، 4/88، حدیث: 4115، لمعات التنقیح، 7/372، فتاویٰ رضویہ، 24/537)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

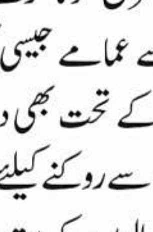

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت پر دو جلدوں پر مشتمل کتاب فیضانِ فاروقِ اعظم آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ نیز یہ کتاب اس ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤنلوڈ بھی کی جاسکتی ہے۔

* دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر، کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

حاملہ عورت کتنے دن عدّت گزارے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کو حالتِ حمل میں طلاق ہو تو اس کی عدت کیا ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس عورت کو حالتِ حمل میں طلاق ہو اس کی عدت بچّے کی پیدائش ہے جب بچّہ پیدا ہو جائے گا تو اس کی عدت مکمل ہو جائے گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
مفتی محمد ہاشم خان عطّاری	محمد عرفان مدنی

کیا بیوی کے فوت ہونے کے سبب ساس سے پردہ ہو گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی بیوی فوت ہو گئی ہے، اس کی ساس کہ جس کی عمر تقریباً 62 سال ہے، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ زید کی بیوی فوت ہو گئی ہے اس لئے اب زید اور اس کی ساس کے مابین پردہ ہو گا، لہٰذا یہ ارشاد فرمائیں کہ زید کی بیوی کے فوت ہونے کی وجہ سے اب اس کی ساس اور اس کے درمیان پردہ لازم ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں زید کا اپنی ساس سے پردہ واجب نہیں ہو گا جبکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ زید کی شادی ہوتے ہی اس کی ساس اس پر حرمتِ ابدی سے حرام ہو گئی، اور جن داروں سے نکاح کی حرمتِ ابدی نکاح کی وجہ سے ہو تو ان سے پردہ واجب نہیں ہے البتہ اگر ساس جوان ہو تو پردہ کرنا بہتر ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطّاری

مخصوص ایام میں آیۃ الکُرسی پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا اسلامی بہنیں مخصوص ایام میں آیۃُ الکرسی پڑھ سکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اسلامی بہنیں مخصوص ایام میں آیۃُ الکرسی قراٰنِ عظیم کی تلاوت کی نیّت کئے بغیر، ذکر و ثنا کی نیّت سے پڑھ سکتی ہیں کہ قراٰنِ عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و دعا و مُناجات پر مشتمل ہوں، جنب و حائض بے نیّتِ قراٰن ذکر و ثنا اور دعا کی نیّت سے پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ جن کو اس کا حائضہ ہونا معلوم ہے ان کے سامنے باآواز بہ نیّتِ ذکر و ثنا بھی پڑھنا مناسب نہیں کہ کہیں وہ بحالتِ حیض تلاوت جائز نہ سمجھ لیں، یا اس حالت میں تلاوت کو ناجائز تو جانتے ہوں لیکن پڑھنے والی پر گناہ کی تہمت نہ لگائیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطّاری

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

جوان لڑکی کا اپنی والدہ اور ماموں کے بیٹے کے ساتھ عمرے پر جانا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک خاتون اپنے بھتیجے کے ساتھ عمرے پر جارہی ہے۔ اس خاتون کی ایک جوان بیٹی بھی ہے، وہ خاتون چاہتی ہے کہ یہ بھی ہمارے ساتھ عمرے پر چلی جائے، تو کیا اس لڑکی کا یوں سفر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور والدہ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے کچھ چھوٹ ملے گی یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں وہ خاتون تو اپنے بھتیجے کے ساتھ سفر کرسکتی ہے مگر اس کی بیٹی نہیں جاسکتی، والدہ کے ساتھ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، لڑکی کے لئے اس کا اپنا محرم ہونا ضروری ہے جبکہ ماموں زاد غیر محرم ہوتے ہیں اور ان سے پردہ لازم ہے، لہٰذا وہ خاتون خود جانا چاہے تو جاسکتی ہے، مگر اپنی بیٹی کو ساتھ نہیں لے جاسکتی ہے، کیونکہ شریعتِ مطہرہ میں کسی بھی عورت کو شوہر یا محرم کے بغیر شرعی مسافت یعنی 92 کلومیٹر یا اس سے زائد کی مسافت پر واقع کسی جگہ جانا حرام ہے، خواہ وہ سفر حج وعمرہ کی غرض سے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی	مفتی محمد قاسم عطاری

برقع یا نقاب پہن کر ٹیلی ویژن پر نعت خوانی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کیا کوئی عورت برقع یا نقاب پہن کر ٹیلی ویژن پر نعت خوانی کرسکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے لیے نعت شریف پڑھنا جائز وموجبِ اجر وثواب ہے، لیکن اس میں اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ عورت کی آواز نامحرموں تک نہ جائے، ورنہ یعنی اگر عورت کی آواز اتنی بلند ہو کہ غیر محرموں کو اس کی آواز پہنچے گی تو اس کا اتنی بلند آواز سے پڑھنا ناجائز وگناہ ہوگا، خواہ اس کا یہ پڑھنا گھر میں ہو، محلے میں ہو، گلی میں ہو، کھلے کمرے میں ہو یا ٹیلی ویژن پر، کہ عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سُنے، محلِ فتنہ ہے اور اسی وجہ سے ناجائز ہے۔ لہٰذا ٹیلی ویژن پر نعت پڑھنا عورت کے لیے مطلقاً ناجائز ہے، چاہے مکمل باپردہ رہ کر ہی کیوں نہ پڑھے، کیونکہ ٹیلی ویژن غیر محرم بھی دیکھتے اور سنتے ہیں اور ان تک بھی عورت کی خوش الحانی والی آواز پہنچتی ہے، ایسی صورت میں عورت کے لیے نعت پڑھنا جائز نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
محمد نوید چشتی	مفتی محمد قاسم عطاری

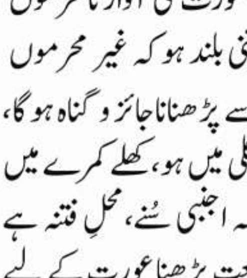

اسلامی بہنوں کی عملی زندگی میں انقلاب برپا کردینے والی مدنی بہاریں مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤنلوڈ اور پرنٹ آؤٹ کیجئے:
www.dawateislami.net

مکتوب

(ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے)

اسلامی بہنوں کے لئے نیک تمنائیں

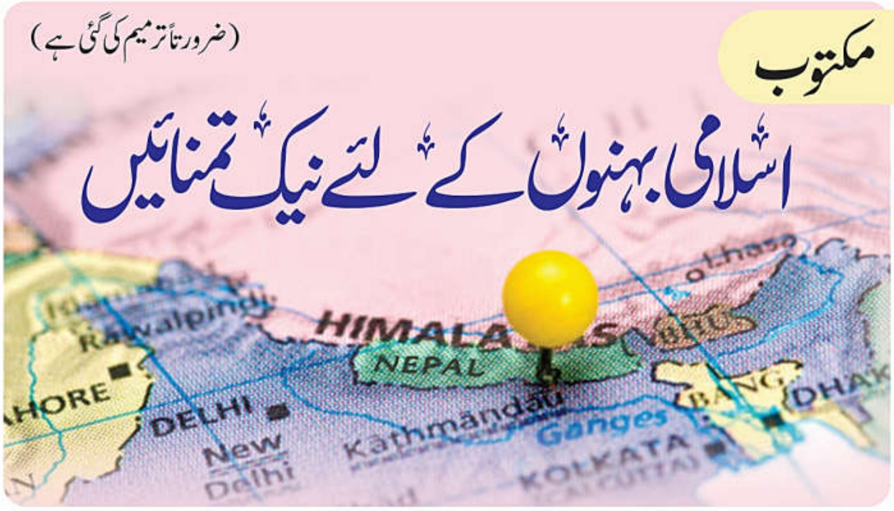

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مبلغۂ دعوتِ اسلامی کی خدمت میں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال

مَا شَآءَ اللہ بشمول آپ کے اسلامی بہنیں مَعَ محارِم مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے کے لئے پاکستان سے نیپال کے لئے ۱۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۴ھ کو سفر پر روانہ ہو رہی ہیں۔ اللہ کریم آپ سب کا سفر بخیر کرے، بدمزگیوں، آپَسی ناچاقیوں اور ہر طرح کے گناہوں سے آپ سب کو محفوظ رکھے، آپ کی مساعیِ جمیلہ قبول فرمائے، آپ سبھی کو بے حساب بخشے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

براہِ مہربانی! سبھی میری بے حساب مغفرت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ آپ کے مَدنی قافلے والوں نیز نیپالی اسلامی بہنوں کو سلام کہئے اور اسلامی بھائیوں کو سلام کہلوا دیجئے۔ حسبِ فرمائش بے ربط ۱۲ مَدَنی پھول تحریر کئے ہیں (۱) وطن سے کہیں سفر کرتے ہوئے اپنے سفرِ آخرت کو یاد کرنا نہایت سعادت کی بات ہے (۲) ایثار سے کام لیتے ہوئے اپنے آرام پر دوسروں کے آرام کو ترجیح، خود تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے دوسروں کی راحت کی ترکیب کرکے خوب اجر و ثواب کمایئے۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اُسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔" (کنز العمال، جز15، 8/332، حدیث: 43105) (۳) سفر میں تھکن وغیرہ کی وجہ سے بعض اوقات مُوڈ آف ہوتا اور چڑ چڑا پن آجاتا ہے، ایسے میں بَہُت سنبھل کر ترکیب کرنی ہوتی ہے، ایسا نہ ہو کسی کی دل آزاری ہو جائے، یہ نہ بھولیں کہ نیکی کی دعوت کے مَدنی قافلے میں سفر کرنا ایک مستحب کام ہے جبکہ مسلمان کی دل آزاری حرام و جہنّم میں لے جانے والا کام ہے (۴) ناخواستہ کسی کو اپنی ذات سے ایذا پہنچ جائے تو اپنا قُصور ہونے کی صورت میں توبہ اور مُعافی مانگنے میں ہرگز تاخیر نہ ہونی چاہئے (۵) پاکستان سے دوسرے ملک گئے ہوئے مبلّغین و مبلّغات اُس ملک والوں کے لئے عُموماً مِعیار (Standard) ہوتے ہیں لہٰذا بَہُت محتاط رہنا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی بے احتیاطی کو وہاں والے تنظیمی "طریقِ کار" سمجھ بیٹھیں اور مَدَنی کام کے مستقل نقصان کی کوئی صورت ہو جائے اور اُس کا وبال آپ کی گردن پر آپڑے! (۶) نہایت تَندہی سے (دل لگا کر) مَدَنی کام بجا لائیں، خوب اِنفرادی کوشش فرمائیں، مَدَنی اِنعامات اور مَدَنی قافلوں کی خوب خوب دھومیں مچائیں (۷) قراٰنِ کریم کی تلاوت، ذِکر و دُرُود کی کثرت اور دینی مُطالَعے کا مناسب ہَدَف لے کر سفر پر جائیں (۸) وہاں کی تفریح گاہوں اور دلفریب نظاروں میں آپ کا دلچسپی لینا آپ کی دعوتِ اسلامی کے لئے مُضِر ہے (ہو سکتا ہے وہاں والے بعض افراد اپنے نفس کی تسکین کی خاطر سیر و تفریح کریں اور آپ کا فِعل دلیل بنائیں)۔ یاد رہے! جس طرح فضول گفتگو کا آخرت میں حساب ہے اسی طرح فضول نظری کا بھی ہے (۹) بِلاضَرورت وہاں کے کاروبار، مکانوں، دُکانوں کے کِرایوں اور کرنسی کے چڑھنے اُترنے وغیرہ کی تحقیقات میں نہ پڑیں (۱۰) بِلاضَرورتِ شَرعی وہاں کے تہذیب و تمدُّن پر تنقید سے اجتِناب کریں (۱۱) قرض مانگنے، سُوال کرنے، کھانے پینے کی فرمائشیں کرنے سے آپ کے ساتھ ساتھ آپ کی دعوتِ اسلامی کا وقار بھی مجروح ہو سکتا ہے (۱۲) وطن واپسی کے بعد بھی وہاں والوں سے رابِطہ رکھتے ہوئے مَدَنی کاموں کی ترغیب جاری رکھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَام

۱۴ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۴ھ

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مَدَنی*

بچہ پیدا ہونے سے قبل خون آنے پر نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کے بچہ پیدا ہونے میں ابھی تقریباً دو ہفتے باقی ہیں لیکن اسے ابھی سے ہی خون اور پانی آنا شروع ہو گیا ہے۔ کبھی خون آنے لگ جاتا ہے تو کبھی رُک جاتا ہے، تو کیا اس خون آنے کی صورت میں اس عورت کے لئے نماز معاف ہے یا پھر اسے نماز پڑھنا ہو گی؟ نیز اگر نماز پڑھنا ہو گی تو کیا ہر نماز سے پہلے غسل کرنا بھی ضروری ہو گا؟ یا فقط ناپاک جگہ کو دھو کر وضو کر کے نماز پڑھنا ہی کافی ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس عورت پر نماز پڑھنا فرض ہے، کیونکہ حاملہ عورت کو دورانِ حمل آنے والا خون، اسی طرح بچہ کی پیدائش کے وقت جبکہ بچہ ابھی آدھے سے زیادہ باہر نہ نکلا ہو آنے والا خون، استحاضہ کے حکم میں ہوتا ہے اور حالتِ استحاضہ میں نماز روزہ معاف نہیں۔ البتہ خون آنے کی صورت میں اس عورت پر ہر نماز سے پہلے غسل کرنا ضروری نہیں بلکہ ناپاک جگہ کو دھو کر وضو کر لینا کافی ہے، کیونکہ استحاضہ کا خون نواقضِ وضو میں سے ہے اس خون سے غسل فرض نہیں ہوتا البتہ ایسا خون وضو توڑ دے گا۔ البتہ اگر عذرِ شرعی ثابت ہو جائے تو پھر استحاضہ والی عورت کو مزید بھی کئی اعتبار سے رعایت مل جاتی ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: "استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔"

(بہار شریعت، 1/385)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا نفلی اعتکاف ٹوٹنے پر قضا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن ستائیسویں شب سے تین دن کی نیت سے اعتکاف میں بیٹھ گئی، اس نے اعتکاف کی منت بھی نہیں مانی تھی، بس ایسے ہی نیت کر کے اعتکاف میں بیٹھ گئی، لیکن انتیسویں (29) روزے کو اسے حیض آیا، تو روزہ ٹوٹنے کی وجہ سے اعتکاف بھی ٹوٹ گیا، اب اس اعتکاف کی قضا کیسے کرنی ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں اعتکاف ختم ہونے کی وجہ سے اس کی قضا لازم نہیں ہو گی، کیونکہ مذکورہ اعتکاف سنتِ مؤکدہ نہیں ہے کہ سنّتِ مؤکدہ آخری دس دن کا ہوتا ہے اس سے کم کا نہیں، اور اس کی منّت بھی نہیں مانی تو یہ نفل ہوا اور مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف ہو سکتا ہے لہٰذا یہ اعتکاف نفلی ہے اور نفلی اعتکاف کی قضا لازم نہیں ہو گی۔ ردالمحتار میں عورت کے اعتکاف کے متعلق ہے: "فلو خرجت منہ ولو الی بیتھا بطل الاعتکاف لو واجبا، وتنتھی لو نفلا" یعنی اگر عورت مسجدِ بیت سے نکلے اگرچہ اپنے گھر کی طرف تو اس کا اعتکاف اگر واجب ہوا تو ٹوٹ جائے گا، اور نفل ہوا تو پورا ہو جائے گا۔ (ردالمحتار، ج03، ص435، مطبوعہ ملتان) صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہارِ شریعت میں اعتکاف کی قضا کے بارے میں فرماتے ہیں: "اعتکافِ نفل اگر چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں کہ وہیں ختم ہو گیا اور اعتکافِ مسنون کہ رمضان کی پچھلی دس تاریخوں تک کیلیے بیٹھا تھا اسے توڑا تو جس دن توڑا فقط اس ایک دن کی قضا کرے پورے دس دن کی قضا واجب نہیں اور منّت کا اعتکاف توڑا تو اگر کسی معین مہینے کی منّت تھی تو باقی دنوں کی قضا کرے ورنہ اگر عَلَی الْاتِّصال واجب ہوا تھا تو سرے سے اعتکاف کرے اور اگر عَلَی الْاتِّصال واجب نہ تھا تو باقی کا اعتکاف کرے۔" (بہار شریعت، 1/1028)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

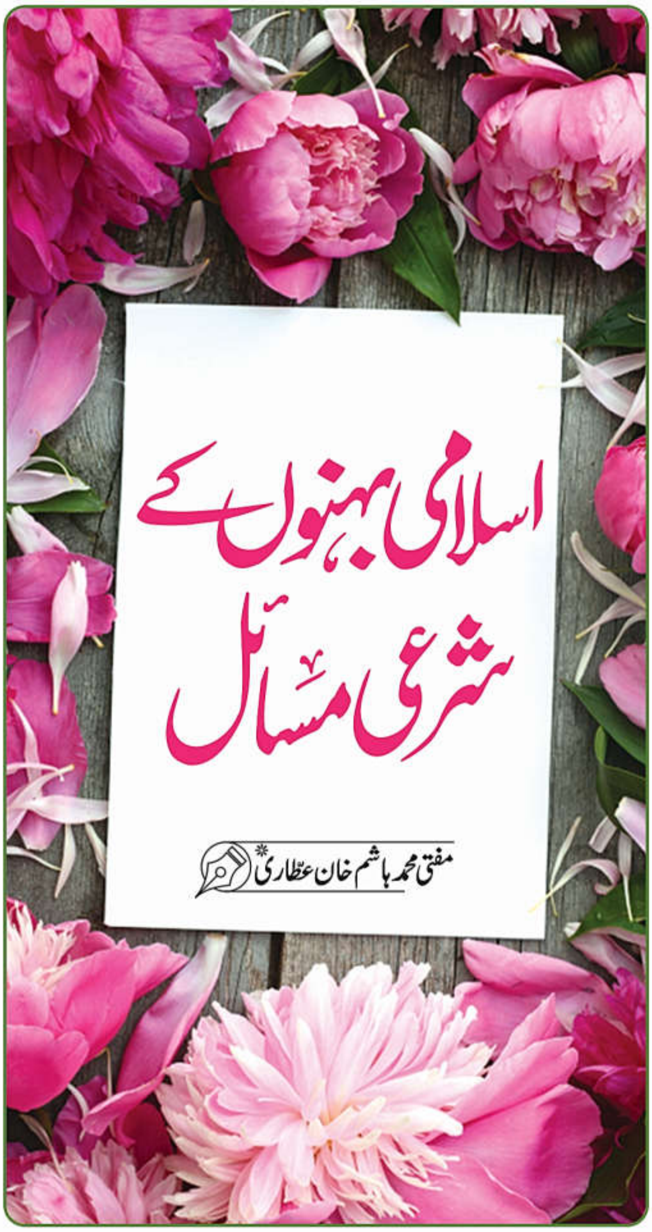

عورت کا بالغ دیور کے ساتھ اپنے میکے جانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کا میکہ شرعی مسافت کے سفر یعنی 92 کلو میٹر سے زائد پر ہے لیکن اسے کوئی میکے لے جانے والا یا میکے سے سسرال لانے والا نہیں ہے تو کیا وہ اپنے بالغ دیور کے ساتھ سسرال یا میکے آجا سکتی ہے جبکہ بچے بھی اس کے ساتھ ہوتے ہیں، بچہ پانچ سال کا اور بچی چھ سال کی ہے اور پبلک ٹرانسپورٹ پر جانا آنا ہوتا ہے؟ کیونکہ شوہر کام پر مصروف ہوتا ہے اور والد بوڑھا ہے۔ اور کوئی محرم بھی موجود نہیں ہوتا، اس بارے میں راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی طور پر کسی بھی بوڑھی یا جوان عورت کے لیے اُس وقت تک مسافتِ شرعی (92 کلومیٹر) کی مقدار سفر کرنا ناجائز و حرام ہے، جب تک اس کے ساتھ شوہر یا قابلِ اطمینان، عاقل، بالغ (مُراہِق یعنی جو بالغ ہونے کے قریب ہو وہ اس معاملہ میں بالغ ہی کے حکم میں ہے) محرم نہ ہو، جس کے ساتھ اس کا نکاح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔ سفر خواہ کسی بھی غرض سے ہو۔ اور دیور بھابھی بھی ایک دوسرے کے غیر محرم و اجنبی ہیں اور ان کا آپس میں پردہ فرض ہے۔ بلکہ عام لوگوں سے دیور جیٹھ کے احکام زیادہ سخت ہیں۔ لٰہذا مذکورہ عورت میکے و سسرال آنے جانے کا سفر دیور کے ساتھ نہیں کرسکتی کہ وہ بھی غیر محرم ہے۔ اگر کرے گی تو قدم قدم پر اس کے نامۂ اعمال میں گناہ لکھا جائے گا نیز مَعَاذَ اللہ اگر دیور سے بے پردگی کا سلسلہ بھی ہوا تو اس کا گناہ الگ ہوگا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عدّت میں عورت کا اپنے میکے جانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت طلاقِ مغلظہ کی عدّت میں ہے، اس کے والد کا انتقال ہوا، اس کا چالیسواں ہے، کیا وہ دوسرے شہر والد کے چالیسویں میں شرکت کے لیے جاسکتی ہے، نیز کیا وہ عید گزارنے کے لیے اپنے شوہر کے گھر سے نکل سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مذکورہ میں عورت کے لیے دورانِ عدّت والد کے چالیسویں میں شرکت کے لئے یا عید اپنے والدین کے گھر گزارنے کے لیے شوہر کے گھر سے نکلنا جائز نہیں ہے، کہ طلاق سے قبل شوہر نے جس مکان میں عورت کو رہائش دی، اس پر تاختمِ عدت اسی مکان میں رہنا واجب ہے، سوائے یہ کہ کوئی عذرِ شرعی ہو جبکہ چالیسویں کے لیے جانا اور عید والدین کے ساتھ گزارنا، کوئی شرعی عذر نہیں ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنت، لاہور

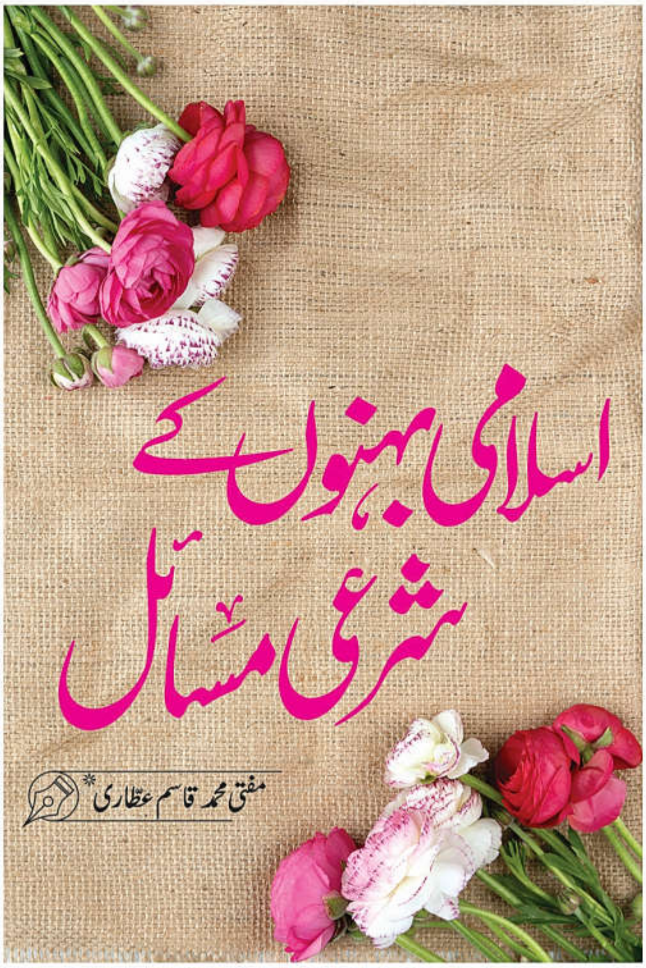

عدّت کے دوران عورت کا زیورات پہننا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ تین طلاقوں کی عدّت میں عورت کا ناک میں لونگ اور کانوں میں بالیاں پہننا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

تین طلاقوں کی عدّت کے دوران عورت کے لیے ہر قسم کا زیور پہننا منع ہے کہ اس عدّت میں عورت پر سوگ منانا واجب ہوتا ہے اور سوگ کا مطلب یہ ہے کہ عورت ہر قسم کے زیورات، لونگ، بالیاں، انگوٹھی، چھلّے، چوڑیاں، سرمہ، خوشبو، تیل اگرچہ بغیر خوشبو والا ہو، کنگھی الغرض ہر طرح کی زینت ترک کر دے، البتہ عذر کی وجہ سے ان میں سے بعض کام کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ جیسے تیل نہ لگانے اور کنگھی نہ کرنے سے سر درد کرتا ہو، تو اس کی اجازت ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مخصوص ایام میں عورت کا قرآنی وظائف پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کوئی خاتون کسی جائز مقصد کے حصول کے لیے 40 دنوں کے لیے سورۂ فاتحہ یا آیت الکرسی کا وظیفہ کر رہی ہو کہ اسی دوران اس کے مخصوص ایام شروع ہو جائیں، تو اب وہ اِن دنوں میں اپنا وظیفے والا عمل جاری رکھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں وہ خاتون مخصوص ایام میں صرف عمل اور مقصد کے حصول کے لیے سورۂ فاتحہ و آیت الکرسی نہیں پڑھ سکتی، کیونکہ حائضہ عورت کو قرآنِ پاک پڑھنا ناجائز ہے، البتہ دو صورتوں میں اس کی اجازت ہے: 1 تعلیم دینے کیلئے مخصوص انداز میں پڑھنا 2 ثناء و دعا پر مشتمل آیات صرف ذکر و دعا کی نیت سے پڑھنا۔ ان کے علاوہ تیسری صورت عمل کی نیت سے پڑھنے کی اجازت نہیں ہے کہ یہ نیت، نیتِ دعا و ثنا نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جمادی الاولیٰ 1441ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "محمد احمد الطاف (لاہور)، خان محمد افسر (لودھراں)، انس اشرف (فیصل آباد)" انہیں مَدَنی چیک روانہ کر دیے گئے۔ **درست جوابات:** (1) 7 سورتیں، (2) 80 صفیں **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) بنتِ احمد (نارووال)، (2) محمد رفیق بٹ (گجرات)، (3) محمد اعجاز عطاری (رحیم یار خان)، (4) بنتِ فاروق (سرگودھا)، (5) محمد طیب (ملتان)، (6) داؤد احمد (چنیوٹ)، (7) بنتِ نور محمد (کراچی)، (8) بنتِ علاؤالدین (مظفر گڑھ)، (9) منیب احمد (اوکاڑہ)، (10) علی اکبر (سیالکوٹ)، (11) غلام نبی (خیر پور میرس)، (12) شیر خان (میانوالی)

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

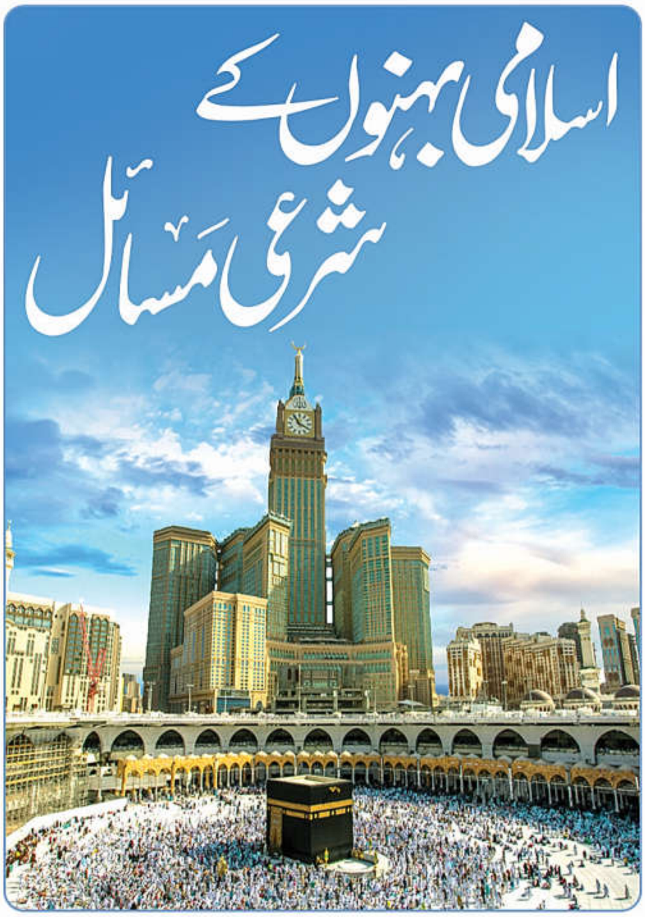

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

عورت طواف کے بعد کے نوافل کہاں پڑھے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس دو نفل پڑھنا مستحب ہے، کیا عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے یا عورتیں یہ دو نفل کسی اور مقام پر ادا کریں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر مقامِ ابراہیم پر رَش کے سبب مَردوں سے جسم چھونے یا ٹکراؤ اور اِختلاط کا اندیشہ ہو تو طواف کے نوافل کے متعلق عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ عورت یہ نوافل مقامِ ابراہیم پر ادا نہ کرے، بلکہ یہ نوافل ایسی جگہ ادا کرے جہاں مَردوں سے ٹکراؤ اور مَس کا اندیشہ نہ ہو۔ البتہ اگر مقامِ ابراہیم پر مَردوں سے ممنوع اِختلاط کا خدشہ نہ ہو تو عورت کے لئے بھی مستحب یہی ہے کہ مقامِ ابراہیم پر نفل ادا کرے۔ یہی حکم حَجرِ اَسود کا اِستلام کرنے اور کوہِ صفا پر چڑھنے کا ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، 3/630، بحر العمیق، 2/1248)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شوہر کا اپنی بیوی کو قبر میں اتارنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دِین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگوں سے سنا ہے کہ شوہر کا اپنی بیوی کو قبر میں اتارنا جائز نہیں، کیا واقعی یہ بات دُرست ہے؟ راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوہر کا بعدِ انتقال بیوی کو قبر میں اتارنا جائز ہے، اسی طرح اس کے جنازے کو کندھا دینا اور اسے دیکھنا بھی جائز ہے۔ البتہ بلا حائل بیوی کے بدن کو چھونا، ناجائز ہوتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: "شوہر کو بعد انتقالِ زوجہ قبر میں خواہ بیرونِ قبر اس کا منہ یا بدن دیکھنا جائز ہے، قبر میں اتارنا جائز ہے اور جنازہ تو محض اجنبی تک اٹھاتے ہیں، ہاں بغیر حائل کے اس کے بدن کو ہاتھ لگانا شوہر کو ناجائز ہوتا ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، 9/138)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ "جمادی الاولیٰ 1441ھ کے سلسلہ "نماز کی حاضری" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: "سمیع اللہ (کراچی)، محمد علی رضا (کراچی)، حسان رضا (کراچی)" انہیں تین تین سو روپے کے چیک روانہ کر دیے گئے ہیں۔ **نماز کی حاضری بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) محمد احمد رضا نعیم (کراچی)، (2) محمد فضل اقبال (رحیم یار خان)، (3) سید عبد الوحید (پاکپتن)، (4) محمد عبید (گجرانوالہ)، (5) محمد اویس ندیم (قصور)، (6) بنت محمد احمد (شیخوپورہ)، (7) عبد الرحمٰن (فیصل آباد)، (8) سلمان رضا (لاہور)، (9) بنت عمر (کراچی)، (10) اویس ابراہیم (قصور)، (11) ام الخیر (کراچی)، (12) حنین کاشف (کراچی)

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

کیا حاملہ عورت پر روزہ رکھنا فرض ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا کہنا ہے کہ حاملہ عورت پر روزہ رکھنا ضروری نہیں، اس سے روزہ معاف ہے، کیا یہی حکمِ شرع ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس شخص کا مطلق اس طرح کہنا درست نہیں، صحیح مسئلہ یہ ہے کہ حاملہ کے لیے اس وقت روزہ چھوڑنا جائز ہے جب اپنی یا بچے کی جان کے ضیاع کا صحیح اندیشہ ہو، اس صورت میں بھی اس کے لیے فقط اتنا جائز ہوگا کہ فی الوقت روزہ نہ رکھے بعد میں اس کی قضا کرنا ہوگی۔

تنبیہ: بلا علم مسائلِ شرعیہ بیان کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنا چاہیے اور جن کو یہ غلط مسئلہ بیان کیا ہے ان کے سامنے اپنی غلطی کو بیان کرے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
مفتی فضیل رضا عطّاری	ابوالحسن جمیل احمد غوری عطّاری

خلع میں حق مہر سے زائد مال لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ زید کی بیوی ہندہ بلا اجازتِ شرعی زید سے طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے زید چاہتا ہے کہ ہندہ کو خلع دینے کے بدلے شادی میں کئے گئے خرچ کو ہندہ سے لے، زید کا یہ لینا درست ہے یا نہیں؟ جبکہ یہ خرچ اس کو دیئے ہوئے حق مہر سے زائد ہے اور زید کی طرف سے ہندہ پر زیادتی نہیں ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی اصطلاح میں خلع یہ ہے کہ شوہر اپنی مرضی سے مہر یا دیگر مال کے عوض عورت کو نکاح سے جدا کر دے، اس میں عورت کا قبول کرنا بھی شرط ہے، اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو جتنا مہر میں دیا ہے اُس سے زیادہ لینا مکروہ پھر بھی اگر زیادہ لے لے گا تو قضاءً جائز ہے۔

لہٰذا اگر سائل اپنے قول میں سچا ہے تو زید نے جتنا حق مہر میں مال دیا ہے اتنا مال لے سکتا ہے اس سے زائد لینا مکروہ ہے البتہ اگر زائد لے لے گا تو قضاءً جائز ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ بلاوجہِ شرعی عورت کا شوہر سے خلع کا مطالبہ کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــہ
مفتی محمد ہاشم خان عطاری

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری*

عورت کے پاس کتنی رقم ہو تو حج فرض ہوتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسلمان عاقلہ بالغہ تندرست عورت کے پاس کتنی مالیت ہو تو اس پر حج کرنا فرض ہوتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو عاقلہ بالغہ تندرست مسلمان خاتون اپنی حاجت سے زائد اتنی مالیت رکھتی ہو کہ حج کے زادِ سفر اور آنے جانے کے خرچ پر قادر ہو اور کسی قابلِ اعتماد محرم کے اخراجات کی استطاعت ہو تو اُس پر حج کرنا لازم ہے اور اس محرم کے اخراجات بھی عورت کے ذمے ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عدت میں عورت کا بلا عذر گھر سے نکلنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ ہندہ کا شوہر فوت ہوا، ہندہ دورانِ عدت کپڑے وغیرہ کی شاپنگ کے لئے گھر سے نکل جاتی ہے حالانکہ ہندہ کو کپڑے خریدنے کی حاجت نہیں ہے، اور زینت بھی اختیار کرتی ہے، ہندہ کا ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟ ہندہ ابھی عدت میں ہے اور اس کے پاس عدت گزارنے کے لئے کافی مال موجود ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مذکورہ صورت میں ہندہ کا دورانِ عدت گھر سے نکلنا شرعاً ناجائز و گناہ ہے کیونکہ شریعتِ مطہرہ نے گھر سے نکلنے کی بعض صورتوں میں اجازت دی ہے اور ہندہ کا نکلنا بلا اجازتِ شرعی ہے اور اسی طرح دورانِ عدت اس کا زینت اختیار کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ دورانِ عدت سوگ کا حکم ہے اور زینت سوگ کے منافی ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خواتین کا اپنے پاس مُوئے مبارک رکھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا خواتین اپنے پاس تبرکات، خصوصاً نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے مُوئے مبارک رکھ سکتی ہیں؟

سائل: محمد بلال عطاری (موہنی روڈ، لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس طرح مردوں کو تبرکات رکھنے کی اجازت ہے، اسی طرح خواتین کو تبرکات رکھنے کی اجازت ہے، دیگر تبرکات کے ساتھ ساتھ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے موئے مبارک بھی رکھنا شرعاً جائز ہے۔ کئی صحابیات رضی اللہ عنہن سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے موئے مبارک اور دیگر تبرکات اپنے پاس رکھنا ثابت ہے جیسے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا کمبل شریف اور تہبند مبارک تھا، حضرت اسماء بنتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے پاس جبہ مبارک تھا اور حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا کے پاس نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا پسینہ مبارک اور بال مبارک تھے۔ اس کے علاوہ بھی کئی صالحات کے پاس نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے بال مبارک تھے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنت، لاہور

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

ناک اور کان چھیدنے کی اجرت لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ لڑکیوں کی ناک اور کان چھیدنے کی اجرت لینا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

لڑکیوں کی ناک اور کان چھیدنے کی اجرت لینا جائز ہے، کیونکہ شریعتِ مطہرہ میں عورتوں کا ناک و کان چھدوانا، جائز ہے، پس جب ان کا چھدوانا، جائز ہے، تو دوسرے کا چھیدنا اور اس کی اجرت لینا بھی جائز ہے۔

البتہ یاد رہے کہ اس مقصد کے لئے اجنبی مرد کا بالغہ یا نابالغ مشتہاۃ (قابلِ شہوت) لڑکی کا کان دیکھنا یا کسی بھی حصۂ بدن کو چھونا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔

اجنبیہ کے اعضائے ستر کی طرف دیکھنا اور اس کے کسی بھی حصۂ بدن کو چھونا، جائز نہیں، یہی حکم مشتہاۃ لڑکی کا ہے، البتہ بہت چھوٹی بچی جو شہوت کی حد تک نہ پہنچی ہو، اس کا حکم جُدا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عورتوں کا جماعت کے ساتھ صلوٰۃ التسبیح پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ عورتوں کا مِلکر صلوٰۃ التسبیح پڑھنا کیسا؟ یعنی ایک عورت امامت کرے اور بقیہ اس کی اِقتداء میں نماز پڑھیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ نوافل کی کثرت یقیناً رب تعالیٰ کے قُرب کا ذریعہ اور کثیر فضائل کے حُصول کا سبب ہے، یہاں تک کہ کل بروزِ قیامت فرائض کی کمی بھی نوافل سے پوری کی جائے گی۔

لیکن یاد رہے عورتوں کا مِلکر صلوٰۃ التسبیح یا کوئی بھی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا، جائز نہیں، کیونکہ عورتوں کی جماعت مطلقاً مکروہِ تحریمی ہے، خواہ وہ فرض نماز ہو، صلوٰۃ التسبیح ہو یا دیگر نوافل ہوں اور امام چاہے پہلی صف کے درمیان کھڑی ہو کر امامت کروائے یا آگے بڑھ کر، بہر صورت مکروہ ہے، بلکہ آگے کھڑی ہو کر امامت کروانے میں کراہت دوہری ہو جائے گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عورت کا مخصوص دنوں میں آیتِ سجدہ سننے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن گھر میں بچیوں کو قرآنِ پاک پڑھاتی ہے۔ اگر اس اسلامی بہن کے مخصوص دنوں میں بچیاں سبق سناتے ہوئے آیتِ سجدہ تلاوت کریں، تو کیا اس پڑھانے والی اسلامی بہن پر سجدۂ تلاوت لازم ہو گا؟ بالغ بچی آیتِ سجدہ تلاوت کرے، تو کیا حکم ہو گا اور نابالغ تلاوت کرے، تو کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس اسلامی بہن کے مخصوص دنوں میں آیتِ سجدہ سننے سے اس پر سجدۂ تلاوت لازم نہیں ہو گا، کیونکہ حائضہ عورت آیتِ سجدہ خواہ خود تلاوت کرے یا کسی دوسرے سے سنے، خواہ وہ تلاوت کرنے والا بالغ ہو یا نابالغ، بہر صورت اس عورت پر سجدۂ تلاوت لازم نہیں ہوتا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 عورتوں کے لئے نمازِ عصر کا مستحب وقت کونسا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورتوں کے لیے نماز عصر کا مستحب وقت کون سا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نمازِ فجر کے علاوہ تمام نمازوں میں عورتوں کے لیے افضل یہ ہے کہ مَردوں کی جماعت ختم ہو جانے کا انتظار کریں، جب مَردوں کی جماعت ختم ہو جائے تو اپنی نماز ادا کریں، البتہ نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، 2/30، بہار شریعت، 1/452)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 کیا بیوہ میکے میں عدت گزار سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی میت کو اس کے آبائی گاؤں لے جایا گیا جو کہ اس کے گھر سے تقریباً 20 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے اور وہیں زید کا سسرال بھی ہے، تو زید کی بیوہ بھی دورانِ عدت میت کے ساتھ ہی چلی گئی، اب زید کی بیوہ اپنی بقیہ عدت میکے میں ہی پوری کرنا چاہتی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا زید کی بیوہ میکے میں اپنی عدت پوری کر سکتی ہے؟ اس میں شرعاً کوئی حرج تو نہیں۔ یاد رہے کہ وقتِ انتقال شوہر کا ایک ہی مکان تھا جہاں وہ گھر والوں کے ساتھ رہائش پذیر تھا۔ البتہ آبائی گاؤں میں بھی اس کا ایک مکان تھا جسے اس نے پندرہ سال پہلے فروخت کر دیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوہر نے جس مکان میں بیوی کو رکھا ہوا تھا اس کے انتقال پر اسی مکان میں عدت گزارنا اس پر واجب ہوتا ہے۔ بلاضرورتِ شرعیہ اس مکان سے نکلنا اور کسی دوسرے مکان میں عدت کیلئے جانا، ناجائز و گناہ ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں زید کی بیوہ دورانِ عدت بلاضرورتِ شرعیہ شوہر کے مکان سے نکلنے کے سبب گنہگار ہوئی اس گناہ سے توبہ کرے اور اپنی بقیہ عدت شوہر کے مکان میں ہی پوری کرے۔

(فتاویٰ عالمگیری، 1/535، فتاویٰ رضویہ، 13/330، فتاویٰ امجدیہ، 2/285)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

توجہ فرمائیے!

ضروری اطلاع

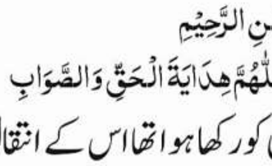

حالیہ جاری کورونا وائرس کی وجہ سے ہونے والے لاک ڈاؤن کے باعث "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے رمضان المبارک اور شوال المکرم 1441ھ کے شمارے شائع نہ ہو سکے، بکنگ والوں کی بکنگ دو ماہ بڑھا دی گئی ہے جبکہ یہ شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤنلوڈ اور پرنٹ آؤٹ کیے جا سکتے ہیں۔

www.dawateislami.net

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی فضیل رضا عطاری*

1 تین طلاق کے بعد عورت عدت کہاں گزارے گی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ تین طلاق واقع ہونے کے بعد عورت عدّت کہاں گزارے گی؟ عدّت شوہر کے گھر گزارنا لازم ہے؟ یا اپنے والدین کے گھر بھی گزار سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

طلاق یا وفات کی عدّت میں عورت پر اپنے شوہر کے گھر پر عدّت گزارنا واجب ہے۔ بلا اجازتِ شرعی شوہر کا گھر چھوڑ کر اپنے والدین کے گھر یا کسی اور جگہ عدّت نہیں گزار سکتی ہاں شوہر زبردستی نکال دے تو اور بات ہے مجبوراً والدین وغیرہ کے گھر عدّت پوری کرنی ہوگی۔ یاد رہے کہ ایک یا دو طلاقِ بائن یا تین طلاقِ مغلّظہ کی صورت میں یہ عورت اپنے شوہر کے لئے اجنبیہ ہو جائے گی اور دورانِ عدّت بھی شوہر سے پردہ کرنا شرعاً لازم ہوگا۔ اگر ایک مکان میں رہ کر پردہ کرنا ممکن نہ ہو تو بہتر ہے کہ عدّت ختم ہونے تک شوہر دوسری جگہ رہائش اختیار کرے اور عورت کو اسی گھر میں عدّت گزارنے دے۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 کیا عورت 40 کلو میٹر کی مسافت پر بغیر محرم کے جاسکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت 35 سے 40 کلو میٹر کی مسافت پر کسی کام کی غرض سے بغیر محرم یا شوہر کے جاسکتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

ظاہر الروایہ اور اصل مذہب کے مطابق عورت کے لئے صرف مسافتِ شرعی یعنی 92 کلو میٹر یا اس سے زائد سفر بغیر محرم یا شوہر کے کرنا، ناجائز و گناہ ہے، ایک دن یعنی تقریباً 30 کلو میٹر کے سفر کا یہ حکم نہیں۔ لیکن شیخین (امامِ اعظم ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ) سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ بغیر محرم یا شوہر عورت ایک دن کی مسافت پر بھی نہیں جاسکتی اور فقہاءِ کرام نے فسادِ زمانہ کی وجہ سے سدّ اًللذرائع اس روایت پر بھی فتویٰ دیا ہے، لہٰذا اب عورت ایک دن کی مسافت پر بھی بغیر محرم یا شوہر سفر نہیں کر سکتی شرعاً منع ہے۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صحابیات و صالحات کے راہِ خدا میں خرچ کرنے کے عظیم جذبے کو اجاگر کرتی انوکھی تحریر

آج ہی دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤنلوڈ کیجئے:
www.dawateislami.net

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

غیر مسلم عورت کو گھریلو کام کاج کے لئے رکھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کافرہ (عیسائیہ) عورت سے گھر میں کام (برتن دھونے، کپڑے دھونے، گھر کی صفائی کرنے) کے لئے اجارہ کرسکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عیسائیہ عورت کو گھر کے کاموں کے لئے اجیر کرنا اگرچہ چند شرائط کے ساتھ جائز ہے مگر اس سے بچنا ہی چاہئے۔

تفصیل اس میں یہ ہے کہ کافر غیر مرتد کو جائز کام کے لئے اجیر رکھنا جائز ہے مگر یہاں عیسائیہ عورت کو برتن وغیرہ دھونے کے لئے رکھنے میں دو امور کی وجہ سے یہی چاہئے کہ اسے اجیر نہ رکھا جائے، ایک تو یہ ہے کہ گھر کے مرد و عورت ہر فریق کو پردے کی پابندیوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہوگا مثلاً مَردوں کے لئے ضروری ہوگا کہ کبھی اس کے ساتھ خلوت میں نہ ہوں، اس سے بے تکلف نہ ہوں، ہنسی مذاق نہ کریں، اس کے اعضائے ستر کی طرف نظر نہ کریں وغیرہ اور عورتوں کے لئے بھی ضروری ہوگا کہ اپنے سر کے بال وغیرہ اعضائے ستر اس پر ظاہر نہ کریں کہ مسلمان عورت کے لئے کافرہ کے سامنے اپنے اعضائے ستر کھولنا جائز نہیں اور اس سے دوستی والے تعلقات ہموار نہ کریں کہ کفار سے دوستی ناجائز و حرام ہے۔ یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ عورتوں کے لئے یہ انتہائی مشکل امر ہے کہ گھر میں ہوتے ہوئے بھی ہر وقت مکمل طور پر اس سے پردہ کریں پھر جب کوئی کافرہ نوکر ہو تو اس سے دوستی والے تعلقات بھی عُموماً شروع ہوجاتے ہیں کہ اسے اپنی غمی، خوشی دعوت وغیرہ میں مدعو کرنا اور اس کے ہاں خود جانا شروع کر دیتے ہیں۔ تو یوں ناجائز امور میں واقع ہونے کے امکان بہت زیادہ ہیں اس لئے اس سے احتراز ہی چاہئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ کرسچین عموماً ناپاکیوں سے نہیں بچتے اور سخت نجاستوں میں ملوث رہتے ہیں۔ سلیم الطبع مسلمان اپنے کھانے پینے کے برتن بھی ان سے جدا رکھتے ہیں اور ان کے قُرب سے سخت متنفر ہوتے ہیں۔ لہٰذا جن برتنوں میں اس کے ہاتھ لگے ہوں گے ان میں کھانے پینے سے سلیم الطبع مسلمان کو گھن آئے گی۔ اس اعتبار سے بھی اسے ان کاموں کے لئے اجیر نہ کرنا چاہئے۔ بہتر ہے کسی غریب مسلمان عورت کا بھلا کیا جائے اور اس کو یہ روزگار مہیا کیا جائے، کہ یوں اپنی مسلمان بہن کو نفع ملے گا اور اس میں پابندیاں بھی زیادہ نہیں ہیں صرف یہ ہے کہ اسے گھر کے مرد حضرات سے پردے کی پابندیوں کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
ابو صدیق محمد ابوبکر عطاری	مفتی محمد ہاشم خان عطاری

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

عورت کے پاس حج کے اخراجات ہوں مگر محرم کے اخراجات نہ ہوں تو وہ کیا کرے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ عورت کے پاس کچھ سونا ہو اور نقدی بھی ہو اور وہ اپنے حج کے اخراجات کر سکتی ہو، لیکن کسی محرم کے اخراجات کی استطاعت نہیں رکھتی، تو کیا اس پر حج فرض ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر عورت کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ خود حج کر سکتی ہے، لیکن اس کے پاس محرم کے حج کے اخراجات نہیں ہیں اور محرم بھی عورت کے اخراجات کے بغیر ساتھ جانے کیلئے تیار نہیں، تو فرضیتِ حج کی دیگر شرائط کی موجودگی میں عورت پر حج تو فرض ہو جائے گا، لیکن اس کی ادائیگی اس وقت واجب ہو گی جب عورت محرم کے خرچ پر بھی قادر ہو جائے یا محرم عورت کے اخراجات کے بغیر ہی ساتھ جانے کیلئے تیار ہو جائے، اگر پوری زندگی عورت محرم کے حج کے اخراجات پہ قادر نہیں ہوتی یا وہ بغیر اخراجات کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہیں ہوتا، تو عورت پر واجب ہے کہ وہ مرنے سے پہلے اپنی طرف سے حجِ بدل کروانے کی وصیت کر جائے، اگر نہیں کرے گی تو گناہگار ہو گی۔

یاد رہے کہ یہاں حج کی ادائیگی کے لئے عورت کے ساتھ محرم کا ہونا اس وجہ سے ضروری ہے کیونکہ عورت کو حج، عمرہ یا اس کے علاوہ کسی بھی مقصد کے لئے شرعی سفر (جس کی مقدار تقریباً بانوے کلومیٹر ہے) کرنا پڑے، تو اس کے ہمراہ شوہر یا کسی قابلِ اعتماد محرم کا ہونا شرط ہے، اس کے بغیر عورت کا شرعی سفر کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے اور پاکستان سے مکہ تک کی مسافت یقیناً شرعی سفر کی اقل مدت سے کہیں زیادہ ہے، لہٰذا عورت کا شوہر یا محرم کے بغیر جانا، جائز نہیں ہو گا۔

نوٹ: حج کے بارے میں تفصیلی احکام جاننے کے لئے بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 6 سے "حج کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کتبہ

مفتی محمد قاسم عطّاری

عورت کی عدت کا ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک لڑکی کی عمر 28 سال ہے، اسے اب 24 نومبر کو شوہر نے طلاق دیدی ہے۔ 7 مہینے پہلے اس کے ہاں ولادت ہوئی تھی اور ولادت کے بعد 40 روز تک نفاس کا خون رہا، پھر پاک ہونے سے لے کر آج تک دوبارہ حیض کا خون نہیں آیا، اب اس کی عدت کتنی ہو گی؟ ڈاکٹر کہتی ہیں کہ بچے کو دودھ پلانے تک حیض کا معاملہ یوں ہی رہے گا اور ایک سال یا دو سال بعد شروع ہو گا، آپ راہنمائی فرمائیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حکم شریعت یہ ہے کہ بالغہ عورت جو حمل سے نہ ہو اور سن ایاس (یعنی 55 سال کی عمر) کو نہ پہنچی ہو، تو اس کی طلاق کی عدت تین حیض ہیں، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں 28 سالہ لڑکی کی عدت تین حیض مکمل گزرنے پر ہی ختم ہو گی اگرچہ تین حیض دو سال میں آئیں یا اس سے بھی زیادہ مدت گزر جائے، البتہ ایسی حالت میں اگر کوئی سن ایاس (یعنی 55 سال کی عمر) کو پہنچ جائے اور حیض نہ آئے، تو پھر وہ تین مہینے عدت گزارے گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

مصدق	مجیب
مفتی محمد قاسم عطّاری	ابو حذیفہ محمد شفیق عطّاری مدنی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

عدت کہاں گزارنا ضروری ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے دو شادیاں کی تھیں، دونوں بیویوں کو اس نے الگ الگ گھر لے کے دیا ہوا تھا، دونوں بیویاں اپنے بچّوں کے ساتھ اسی الگ الگ گھر میں ہی رہتی تھیں، البتہ شوہر دوسری بیوی کے پاس رہتا تھا۔ اب شوہر کا انتقال ہو گیا ہے تو پہلی بیوی چاہتی ہے کہ چونکہ میرا شوہر دوسری بیوی کے پاس رہتا تھا لہٰذا دوسری بیوی کے گھر جا کر عدت گزارے، کیا اس کی اجازت ہو گی یا نہیں؟ دونوں کا گھر زیادہ دور نہیں ہے، اور کوئی جھگڑا بھی نہیں ہے، دوسری بیوی بھی اس بات پر راضی ہے کہ پہلی بیوی اس کے گھر میں آکر عدت گزارے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ہر بیوی اسی گھر میں عدت گزارے گی جو گھر شوہر نے اسے رہائش کیلئے دیا ہوا تھا۔ شوہر اگرچہ دوسری بیوی کے پاس رہتا تھا، مگر اس نے پہلی بیوی کو رہائش کیلئے الگ گھر لے کے دیا تھا تو پہلی بیوی اپنی رہائش والے گھر میں ہی عدت گزارے گی، دوسری بیوی کے گھر میں جا کر عدت گزارنے کی اجازت نہیں ہے، شرعاً یہ اس کیلئے ناجائز و گناہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: عدت میں انھیں ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔

(پ28، الطلاق:1)

اس آیت کی تفسیر میں تفسیراتِ احمدیہ میں ہے: ”بُیُوْتِهِنَّ“ کے لفظ میں صراحت ہے کہ یہاں عورتوں کے گھروں سے مراد وہ گھر ہیں جس میں ان عورتوں کی رہائش ہو، لہٰذا اس آیت کی وجہ سے عورت پر لازم ہے کہ طلاق یا شوہر کی موت کے وقت، عدت اسی گھر میں گزارے گی جو گھر عورت کی رہائش کی وجہ سے عورت کی طرف منسوب ہو۔ (تفسیرات احمدیہ، ص496)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مصدق	مجیب
مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	ابو محمد محمد فراز عطّاری مدنی

عدت میں کانچ کی چوڑیاں پہننا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عدّتِ وفات میں عورت کانچ کی چوڑیاں پہن سکتی ہے؟ سائل: غلام یاسین عطاری (نیا آباد، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی نہیں! عدّتِ وفات میں عورت کانچ والی چوڑیاں نہیں پہن سکتی کیونکہ عدّتِ وفات میں عورت کو سوگ کا حکم ہے اور سوگ یہ ہے کہ عورت ہر طرح کی زیب و زینت کو ترک کر دے اور اسی زیب و زینت میں چوڑیاں پہننا بھی داخل ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، 1/533، بہار شریعت، 2/242 ملتقطاً)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی

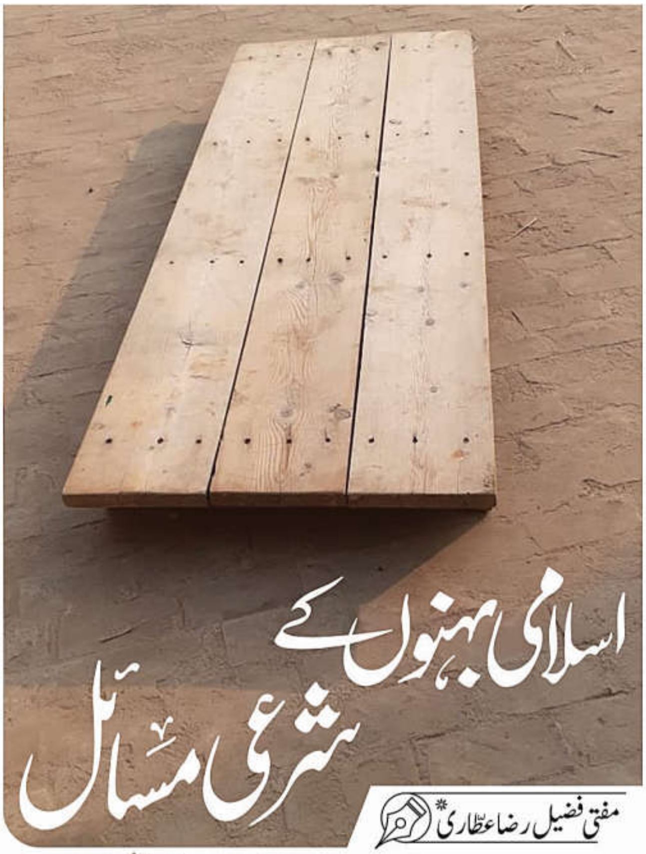

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی فضیل رضا عطاری*

شوہر یا بیوی کا ایک دوسرے کی میت کو غسل دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ وفات کے بعد عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟ براہِ مہربانی تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں۔ سائل: بشارت علی (اچھرہ، لاہور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیوی کی وفات سے نکاح فوراً ختم ہو جاتا ہے جبکہ شوہر کی وفات سے نکاح فوراً ختم نہیں ہوتا بلکہ جب تک بیوی عدت میں ہو مِنْ وَجہٍ نکاح باقی رہتا ہے لہٰذا شوہر کی وفات کے بعد بیوی اسے غسل دے سکتی ہے کہ حکمِ نکاح باقی ہے یونہی اگر شوہر نے اپنی زندگی میں طلاقِ رجعی دے دی ابھی عدت باقی تھی کہ شوہر کا انتقال ہو گیا تو غسل دے سکتی ہے کہ طلاقِ رجعی کے بعد عدت گزرنے سے پہلے مِلکِ نکاح ختم نہیں ہوتی۔ البتہ اگر شوہر نے مرنے سے پہلے طلاقِ بائن دے دی تھی تو اگرچہ عدت میں ہو غسل نہیں دے سکتی کہ طلاقِ بائن نکاح کو ختم کر دیتی ہے۔

اور چونکہ بیوی کی وفات سے نکاح ختم ہو جاتا ہے لہٰذا شوہر اپنی بیوی کی وفات کے بعد اسے غسل نہیں دے سکتا نہ ہی بلا حائل اس کے جسم کو ہاتھ لگا سکتا ہے کیونکہ جب نکاح ہی ختم ہو گیا تو چھونے و غسل دینے کا جواز بھی جاتا رہا لہٰذا وہ اسے نہ چھو سکتا ہے نہ غسل دے سکتا ہے۔

تنبیہ: بیوی کی وفات کے بعد شوہر کو صرف غسل دینے و بلا حائل چھونے کی ممانعت ہے باقی چہرہ دیکھنا، کندھا دینا، قبر میں اتارنا وغیرہ تمام امور جائز ہیں یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے، نہ قبر میں اتار سکتا ہے، نہ اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے یہ سب باتیں محض غلط لغو و فضول ہیں ان کی شریعتِ مطہرہ میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نماز میں عورت کے سر کے بالوں کا پردہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز کے اندر سترِ عورت کے معاملے میں عورت کے سر سے نیچے لٹکتے ہوئے بال جدا عضو ہیں یا جو بال سر پر ہیں ان سمیت یہ ایک عضو ہیں؟ سائل: عبدُ اللہ (لاہور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ستر عورت کے معاملے میں جو بال عورت کے سر پر ہوتے ہیں وہ سر والے عضو میں شامل ہیں اور سر سے لٹکتے ہوئے بال یعنی جو کانوں سے نیچے ہیں وہ جدا عضو ہیں حتی کہ دورانِ نماز اگر سر کانوں تک ڈھکا ہوا ہے لیکن لٹکنے والے ان بالوں کا چوتھائی حصہ کھل گیا اور اس حالت میں ایک مکمل رکن (جیسے رکوع یا سجدہ) ادا کر لیا یا تین بار سبحٰن اللہ کہنے کی مقدار تک کھلا رہا، یا بلا ضرورت خود کھولا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر تکبیرِ تحریمہ اسی حالت میں کہی تو نماز شروع ہی نہ ہو گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

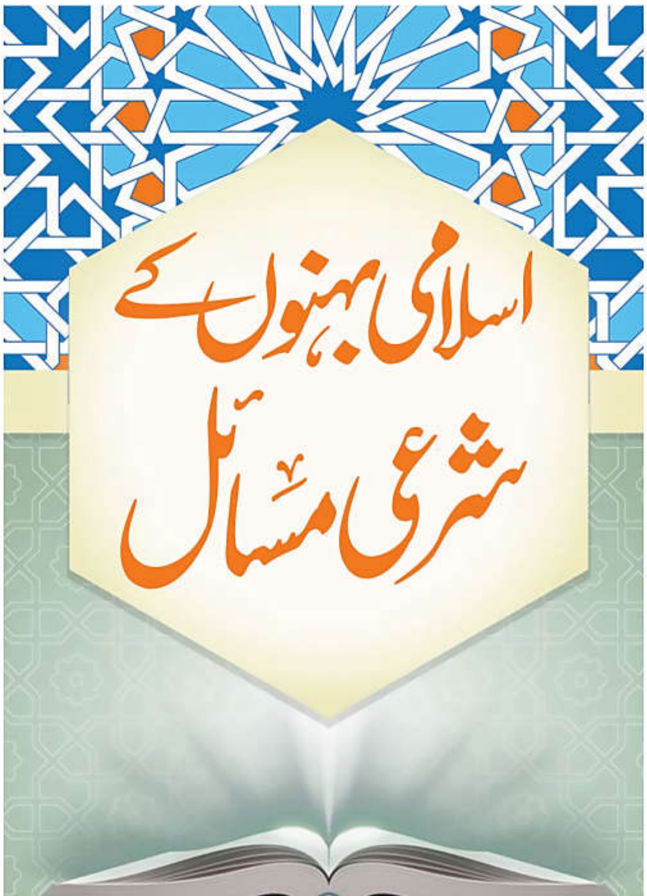

مفتی محمد ہاشم خان عطاری*

کیا بچّے کو دودھ پلانے میں شمسی مہینے کا اعتبار کر سکتے ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچّے کو دو سال تک دودھ پلا سکتے ہیں اس میں شمسی مہینوں کا اعتبار ہے یا قمری کا؟ کیا شمسی کا بھی اعتبار جائز ہوگا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچّے کو جو دو سال تک دودھ پلا سکتے ہیں، اس دودھ پلانے میں قمری مہینوں (محرم، صفر، ربیع الاول۔۔۔الخ) کا اعتبار ضروری ہے۔ شمسی مہینوں (جنوری، فروری، مارچ۔۔۔الخ) کا اعتبار کرکے دو سال پورے کرنا حرام ہے کہ یوں قمری دو سال سے کچھ دن زیادہ دودھ پلانا پایا جائے گا جبکہ قمری ماہ کے اعتبار سے دو سال پورے ہونے کے بعد بچّے کو عورت کا دودھ پلانا حرام ہے، البتہ قمری ڈھائی سال سے پہلے پلا دیا تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّے کی جنس معلوم کرنے کے لئے الٹرا ساؤنڈ کروانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچّے کی جنس (لڑکا ہے یا لڑکی) معلوم کرنے کے لئے الٹرا ساؤنڈ کروانا کیسا جبکہ الٹرا ساؤنڈ کرنے والی لیڈی ڈاکٹر ہے اور الٹرا ساؤنڈ میں ناف سے نیچے کا کچھ حصہ کھولنا بھی ضروری ہوتا ہے اور ڈاکٹر نے اس حصے پر ایک مخصوص دوائی بھی لگانی ہوتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

ماں کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی یہ جاننے کے لئے الٹرا ساؤنڈ کروانا جائز نہیں اگرچہ الٹرا ساؤنڈ کرنے والی لیڈی ڈاکٹر ہو کہ اس میں بلاوجہ شرعی دوسری عورت کے ناف کے نیچے کے حصے کو دیکھنا اور چھونا پایا جاتا ہے اور یہ دونوں کام عورت کے لئے بھی جائز نہیں ہیں کہ ناف کے نیچے کا حصہ عورت کے اعتبار سے بھی سترِ عورت ہے جسے چھپانا فرض ہے اور اس کی طرف نظر کرنا اور چھونا عورت کے لئے بھی جائز نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سونا چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کی جیولری استعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورتوں کے لئے سونا چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کی جیولری استعمال کرنے کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ اور اگر وہ دو دھاتوں کو ملا کر بنایا گیا ہو تو کیا حکم ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہمارے دور کے جید علمائے کرام نے بوجہ عمومِ بلویٰ و حرج عورتوں کے لئے سونا چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں سے بنی ہوئی آرٹیفشل جیولری کے جواز کا فتویٰ دیا ہے لہٰذا عورتیں لوہا، پیتل یا دیگر دھاتوں کا بنا ہوا زیور پہن سکتی ہیں اگرچہ وہ دو دھاتوں کو ملا کر بنایا گیا ہو۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنت، لاہور

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

جائیداد میں لڑکیوں کو عاق کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کیا جائیداد میں لڑکیوں کو عاق کیا جاسکتا ہے؟

سائل: دانش اظہر (کہوٹہ، راولپنڈی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

"عاق" نافرمانی کرنے والے کو کہتے ہیں، جو والدین کی نافرمانی کرتا ہے، وہ خود ہی عاق و گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے، والدین کے عاق کرنے کا اس میں کوئی دخل نہیں، لیکن عاق کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ اس کو وراثت میں سے حصہ نہیں ملے گا، آج کل لوگ اپنی اولاد کو عاق کہہ کر وراثت سے محروم کر دیتے ہیں، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی اس وجہ سے کوئی شرعی وارث وراثت سے محروم ہوگا، بلکہ ایسا کرنے والا شخص گناہ گار ہوگا، کیونکہ وراثت شریعت کا مقرر کردہ حق ہے، جو کسی کے ساقط کرنے سے ساقط نہیں ہو سکتا، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں لڑکا ہو یا لڑکی، اسے اپنی وراثت سے عاق کرنا شرعاً جائز نہیں ہے اور کسی کے کہنے سے وہ اپنے حصے سے محروم بھی نہیں ہوں گے، بلکہ شرعی طور پر ان کا جتنا حصہ بنتا ہے، وہ اس کے مستحق ہوں گے۔

نیز اسی طرح اپنی جہالت یا رسم و رواج کی وجہ سے لڑکیوں کو ان کا حصہ نہ دینا جیسا کہ بعض جگہ لڑکیوں کو مطلقاً ان کا حصہ دیا ہی نہیں جاتا، یہ بھی حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کہ یہ کسی کے مال کو ناحق و باطل طور پر کھانے کی ایک صورت اور کفار کا طریقہ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کس صورت میں عورت کا میکا وطنِ اصلی نہیں رہتا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک عورت حیدر آباد کی رہنے والی ہے، اس کی شادی کراچی میں ہوئی ہے اور حیدر آباد سے مستقل طور پر رہائش ختم کر کے شوہر کے ساتھ کراچی میں رہنے لگ گئی ہے۔ جب وہ عورت چار پانچ دن کے لئے اپنے میکے (حیدر آباد) جائے گی، تو وہاں نماز مکمل پڑھے گی یا قصر کرے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں وہ عورت جب اپنے شہر حیدرآباد سے رہائش ختم کر کے مستقل طور پر شوہر کے ساتھ کراچی میں رہنے لگ گئی ہے، تو حیدر آباد اس کا وطنِ اصلی نہیں رہا، لہٰذا جب وہ پندرہ دن رات سے کم کے لئے میکے آئے گی، تو نماز میں قصر کرتے ہوئے چار رکعت فرض کی جگہ دو رکعت فرض پڑھے گی، کیونکہ عورت اگر شادی کے بعد شوہر کے شہر میں رہنے لگ جائے اور میکے میں رہائش کو مستقل طور پر ختم کر دے، تو عورت کا میکا اس کا وطنِ اصلی نہیں رہتا۔ اس صورت میں شوہر کے شہر اور میکے کے درمیان اگر مسافتِ شرعی یعنی کم از کم 92 کلو میٹر کا فاصلہ ہو اور عورت پندرہ دن رات سے کم کی نیت سے اپنے میکے آئے، تو اس کے لئے چار رکعت فرض نماز میں قصر کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگران مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مَدَنی*

کیا عورت گھر کی چھت پر نماز پڑھ سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت چھت پر نماز پڑھ سکتی ہے جیسے نیچے گرمی ہے یا لائٹ گئی ہوئی ہو تو چھت پر نماز پڑھ لی جائے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کا چھت پر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ بے پردگی نہ ہو۔ مثلاً چھت پر اگر اتنی اونچی باؤنڈری وال ہے کہ کھڑے ہو کر دیکھیں تو دوسروں کے گھروں پر نظر نہیں پڑتی اور دوسروں کی نظر بھی اس عورت پر نہیں پڑے گی تب تو کوئی گناہ نہیں لیکن عورت کا بند کمرے میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

ابو داؤد شریف کی حدیث میں ہے: ”عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم قال: صلاۃ المراۃ فی بیتھا افضل من صلاتھا فی حجرتھا وصلاتھا فی مخدعھا افضل من صلاتھا فی بیتھا“ یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں پڑھنا دالان سے بہتر ہے۔ (سنن ابی داؤد، 1/96، حدیث:570)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی بہنوں کے لئے روزے کا ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن سحری کے وقت عادت کے مطابق 7 دن میں پاک ہوئی، لیکن اتنا وقت نہیں ہے کہ وہ غسل کر سکے، تو کیا اس پر روزہ رکھنا لازم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو اسلامی بہن صبح صادق سے پہلے دس دن سے کم میں حیض سے پاک ہوئی اور اتنا وقت بھی نہیں کہ صبح صادق ہونے سے پہلے غسل کر کے، کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہو، تو اس دن کا روزہ رکھنا اس اسلامی بہن پر فرض نہ ہوا۔ البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا اس پر واجب ہے، مثلاً کھانے پینے سے باز رہے۔

(بہارِ شریعت، 1/382، فتاویٰ خلیلیہ، 1/505)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حیض کی حالت میں اذان کا جواب دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا حیض کی حالت میں عورت اذان کا جواب دے سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ حیض و نفاس والی عورت کے متعلقہ احکام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔“ (بہارِ شریعت، 2/379)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* محقق اہل سنّت، دار الافتا اہل سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

عورت کا مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ رمضان المبارک کی برکات پانے کے لئے عورت اپنی مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف کر سکتی ہے؟

سائل: نعمان عطاری (لطیف آباد نمبر 10)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

رمضان المبارک میں اور اس ماہِ مبارک کے علاوہ بھی عورت اپنی مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف کر سکتی ہے۔ چنانچہ طحطاوی علی المراقی میں ہے: ”وللمراۃ الاعتکاف فی مسجد بیتھا ولا تخرج منہ اذا اعتکفت فلوخرجت لغیرعذر یفسد واجبہ وینتھی نفلہ“ عورت کے لئے اپنی مسجدِ بیت میں اعتکاف ہے۔ جب وہ اعتکاف کر لے تو اس سے نہیں نکلے گی اگر بلا عذر نکلی تو اس کا واجب اعتکاف فاسد ہو جائے گا اور نفلی اعتکاف منتہی ہو جائے گا۔ (طحطاوی علی المراقی، ص699)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
محمد نوید رضا عطاری	مفتی فضیل رضا عطاری

رمضان میں عورت کے مخصوص ایام کا ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ 02 رمضان کو عورت کو عادت کے مطابق حیض آیا اور عادت کے مطابق 07 رمضان کو ختم بھی ہو گیا پھر دوبارہ 14 رمضان کو خون آ گیا تو کیا یہ حیض شمار ہو گا؟ اور اس سے روزہ ٹوٹ گیا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن فاصلہ ضروری ہوتا ہے، پندرہ دن سے پہلے آنے والا خون حیض نہیں بلکہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہوتا ہے، لہٰذا چودہ رمضان کو جو خون آیا وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے اور استحاضہ چونکہ نماز و روزہ کے منافی نہیں ہوتا، لہٰذا عورت کا روزہ بھی نہ ٹوٹا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
محمد سرفراز اختر عطاری	مفتی فضیل رضا عطاری

عدت والی عورت کا حمل ساقط ہو گیا تو وہ کیا کرے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے ماموں کا انتقال ہو گیا ہے، انتقال کے وقت ان کی بیوی حاملہ تھی۔ انتقال کے بیس دن بعد حمل ساقط ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ عدت مکمل ہو گئی ہے یا چار ماہ دس دن مکمل کرنے ہوں گے؟

نوٹ: ساقط ہونے والے حمل کے اعضاء بن چکے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حاملہ عورت کی عدت وضعِ حمل یعنی بچہ پیدا ہونے تک ہوتی ہے اور حمل ساقط ہونے کی صورت میں، پورے یا بعض اعضاء بن چکے ہوں تو یہ بھی وضعِ حمل شمار ہوتا ہے اور عدت مکمل ہو جانے کا حکم دیا جاتا ہے، لہٰذا صورتِ مستفسرہ میں واقعی اگر حمل کے اعضاء بن چکے تھے تو حمل ساقط ہوتے ہی عدت مکمل ہو گئی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کتبــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

مرد کا بے پردہ عورتوں کو ٹریننگ دینا کیسا؟

مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مَدَنی*

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اسکولوں کے لیے اساتذہ کی نئی بھرتی میں جو نئے اساتذہ منتخب ہوتے ہیں، ان کے لیے پڑھانے کی تربیتی نشستیں قائم کی جاتی ہیں، کیا مرد استاذ کا عورتوں کو ٹریننگ دینا جائز ہے جبکہ ماحول یہ ہو کہ عورتوں کی اکثریت بے پردہ ہو یعنی سر کے بال کھلے ہوں، اور درمیان میں پردہ کے لیے کوئی شے نہ ہو؟

سائل: محمد ذیشان عطّاری (شاہ عالم مارکیٹ، لاہور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں مرد استاذ کا فی میلز کو ٹریننگ دینا جائز نہیں ہے کہ عورت کے لیے جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے مثلاً سر کے بال، گلا یا کلائی وغیرہ اگر ان میں سے کسی عضو کا کچھ حصہ کھلا ہو تو اسے غیر محرم کے سامنے آنا حرام ہے، نیز ایسے ماحول میں بد نگاہی لازمی طور پر ہوتی ہے جو قرآن و حدیث کی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔

شریعتِ مطہرہ نے مَردوں اور عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم فرمایا۔ اللہ عزجلالہ قرآنِ عظیم میں فرماتا ہے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝۳۰ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: مسلمان مَردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔ بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔ اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ (پ18، النور: 30، 31)

السنن الکبریٰ للبیہقی، مراسیل ابی داؤد اور شعب الایمان میں ہے: عن الحسن، قال: وبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ" یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: بد نگاہی کرنے والے اور کروانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے۔

(شعب الایمان، 6/162، حدیث: 7788)

امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "بے پردہ بایں معنی کہ جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کچھ کھلا ہو جیسے سر کے بالوں کا کچھ حصہ یا گلے یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی جز تو اس طور پر تو عورت کو غیر محرم کے سامنے جانا مطلقاً حرام ہے خواہ وہ پیر ہو یا عالم۔ یا عامی جوان ہو، یا بوڑھا۔

(فتاویٰ رضویہ، 22/240)

امامِ اہلِ سنّت مجدِّدِ دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ الرَّحمہ فرماتے ہیں: لڑکیوں کا ۔۔۔ اجنبی نوجوان لڑکوں کے سامنے بے پردہ رہنا بھی حرام۔ (ملخصاً فتاویٰ رضویہ، 23/690)

بلکہ فی زمانہ بخوفِ فتنہ عورت کا اجنبی مرد کے سامنے اپنا چہرہ کھولنا بھی منع ہے چنانچہ علّامہ علاؤ الدین حصکفی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: "تمنع المراۃ الشابۃ من کشف الوجہ بین رجال لخوف الفتنۃ" ملتقطاً ترجمہ: فتنہ کے خوف کی وجہ سے جوان عورت کا مَردوں کے درمیان چہرہ کھولنا منع ہے۔ (درمختار، 1/406)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

*شیخ الحدیث ومفتی دارالافتاء اہلِ سنّت، لاہور

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

بیوہ اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت کیا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ہمارے ایک عزیز کا ایک ہفتہ پہلے انتقال ہوا ہے، جب وہ فوت ہوئے تو ان کی زوجہ امید سے تھیں اور حمل کے آخری ایام چل رہے تھے یعنی نو ماہ سے چند دن کم کا حمل تھا، اب ایک ہفتے بعد ہی ان کے ہاں بچے کی ولادت ہو گئی ہے، تو اس صورت میں کیا بیوہ کی عدت پوری ہو گئی ہے یا پھر انہیں مزید عدت کے ایام گزارنے ہوں گے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں بیوہ کی عدت پوری ہو گئی ہے، کیونکہ حاملہ عورتوں کی عدت وضعِ حمل (بچہ جننے) تک ہوتی ہے، خواہ طلاق کی عدت ہو یا وفات کی، ان کی عدت کے لئے کوئی خاص مدت مقرر نہیں ہے، لہٰذا طلاق واقع ہونے یا شوہر کی وفات کے چند دن، بلکہ چند لمحات کے بعد بھی بچے کی ولادت ہو جائے، تو عورت کی عدت پوری ہو جائے گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نابالغہ بیٹی کی مِلک میں موجود سونا بڑی بیٹی کو دلوانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ ایک نابالغہ بچی کی مِلک میں کچھ سونا ہے، اس کی والدہ چاہتی ہے کہ یہ سونا اپنی بڑی لڑکی کو اس کی شادی میں دے دے اور بعد میں اسی وزن کا سونا بنوا کر نابالغہ بیٹی کو واپس دے، کیا وہ اس طرح کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیان کی گئی صورت میں نابالغہ بچی کا سونا دوسری بیٹی کو دینا ماں کے لیے جائز نہیں اگرچہ ماں کا یہ ارادہ ہو کہ بعد میں اتنا سونا نابالغہ بیٹی کو واپس لوٹا دے گی کیونکہ ماں کو اس طرح نابالغہ بچی کے مال میں تصرف کرنے کی اجازت نہیں ہے حقیقت میں یہ صورت ماں کی طرف سے بچی کا مال قرض لینے کی ہے اور حکم شرعی یہ ہے کہ نابالغ بچہ اپنا مال کسی کو قرض نہیں دے سکتا اور نہ ہی کوئی اس سے قرض لے سکتا ہے کہ قرض دینے میں بچے کا فی الحال محض نقصان ہے اور جس کام میں بچے کو محض نقصان ہو، وہ کام اس کا ولی بھی نہیں کر سکتا، تو ماں کو بدرجہ اولیٰ اجازت نہیں ہے، البتہ باپ مخصوص صورت میں بچے کے مال میں قرض کے طور پر تصرف کر سکتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شیخ الحدیث و مفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

شرعی احکام کی منّت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن بے پردگی کرتی تھی، اجنبی مَردوں کے سامنے بال، گلا، کلائیاں وغیرہ کھلی رہتی تھیں، اس نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اللہ کی رضا کیلئے شرعی پردہ کروں گی۔ اس کا وہ کام بھی ہوچکا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ کیا یہ منت شرعی منت ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کا بال، کلائیاں، پنڈلیاں، گلا وغیرہ اجنبی مَردوں سے چھپانا لازم ہے۔ ان اعضاء کی بے پردگی کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ شرعی منت کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ جس چیز کی منت مانی جائے وہ پہلے سے ہی شریعت کی طرف سے لازم نہ ہو۔ یہاں چونکہ عورت پر پردہ کرنا پہلے سے ہی شریعت کی طرف سے لازم ہے، اس لئے یہ منت شرعی منت نہیں کہلائے گی، مگر پردے کی پابندی عورت پر بدستور لازم رہے گی۔

پردے کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے: ﴿وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (پ22، الاحزاب:33)

اس آیت کی تفسیر میں مفسرِ قرآن، صدرُ الافاضل، حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اگلی جاہلیت سے مراد قبلِ اسلام کا زمانہ ہے، اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و محاسن کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں، جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔" (خزائن العرفان، ص780)

بہارِ شریعت میں ہے: "آزاد عورتوں اور خنثیٰ مشکل کیلئے سارا بدن عورت ہے، سوا منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں، ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔" (بہار شریعت، 1/481)

منت کی شرائط بیان کرتے ہوئے مراقی الفلاح میں فرمایا: "والثالث ان یکون لیس واجبا قبل نذرہ بایجاب اللہ تعالیٰ، کالصلوات الخمس والوتر۔" ترجمہ: تیسری شرط یہ ہے کہ منت سے پہلے وہ چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے لازم نہ ہو، جیسے پانچوں نمازیں اور وتر۔ (مراقی الفلاح متن الطحطاوی، ص692)

بہارشریعت میں ہے: "شرعی منّت جس کے ماننے سے شرعاً اس کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے، اس کے لیے مطلقاً چند شرطیں ہیں۔ (1) ایسی چیز کی منّت ہو کہ اس کی جنس سے کوئی واجب ہو، عیادتِ مریض اور مسجد میں جانے اور جنازہ کے ساتھ جانے کی منت نہیں ہوسکتی۔ (2) وہ عبادت خود بالذات مقصود ہو کسی دوسری عبادت کے لیے وسیلہ نہ ہو، لہٰذا وضو و غسل و نظرِ مصحف کی منّت صحیح نہیں۔ (3) اس چیز کی منّت نہ ہو جو شرع نے خود اس پر واجب کی ہو، خواہ فی الحال یا آئندہ مثلاً آج کی ظہر یا کسی فرض نماز کی منّت صحیح نہیں کہ یہ چیزیں تو خود ہی واجب ہیں۔ (4) جس چیز کی منّت مانی وہ خود بذاتہٖ کوئی گناہ کی بات نہ ہو اور اگر کسی اور وجہ سے گناہ ہو تو منّت صحیح ہو جائے گی، مثلاً عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے، اگر اس کی منّت مانی تو منّت ہو جائے گی اگرچہ حکم یہ ہے کہ اُس دن نہ رکھے، بلکہ کسی دوسرے دن رکھے کہ یہ ممانعت عارضی ہے یعنی عید کے دن ہونے کیوجہ سے، خود روزہ ایک جائز چیز ہے۔ (5) ایسی چیز کی منت نہ ہو جس کا ہونا محال ہو، مثلاً یہ منت مانی کہ کل گزشتہ میں روزہ رکھوں گا یہ منت صحیح نہیں۔" (بہار شریعت، 1/1015)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
ابو محمد محمد فراز عطّاری مدنی	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی

عورت کا عدت میں پردے کا اہتمام کتنا ضروری؟

مفتی فضیل رضا عطّاری*

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے کرام اس بارے میں کہ اگر کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو اسے اپنی عدت کے دوران کن لوگوں سے پردہ کرنا ضروری ہے اور کن سے نہیں؟ نیز اس دوران بھتیجوں بھانجوں یعنی سگے بھائی اور بہنوں کے بچّوں سے بھی پردہ کرنا لازم ہے یا نہیں؟ اسی طرح داماد سے پردہ ہے یا نہیں؟ بعض لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ عدتِ وفات میں آسمان سے بھی پردہ ہے، کیا یہ درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بعض لوگ بربنائے جہالت یہ سمجھتے ہیں کہ عدت میں پردہ کے کوئی خصوصی احکام ہوتے ہیں، وہ سخت غلطی پر ہیں۔ دراصل شریعت میں عورت کے لئے جن مَردوں سے پردہ کرنے کا حکم ہے ان سے ہر حال میں پردہ کرنا ہے۔ عورت عدت میں ہو یا نہ ہو۔ اور جن مَردوں سے پردہ کا حکم نہیں ہے ان سے عدت میں بھی پردہ نہیں۔ یعنی عدت سے پردے کے سابقہ احکامات بدلتے نہیں ہیں بلکہ وہی رہتے ہیں۔

کن سے پردہ کرنا ہے اور کن سے نہیں اس حوالہ سے شرعی اصول یہ ہے کہ:

1 غیر مَحْرم یعنی اجنبی مرد، مثلاً دیور، جیٹھ، چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، بہنوئی وغیرہ سے پردہ ہر حال میں واجب ہے چاہے عورت عدت میں ہو یا عام حالت میں ہو۔

2 مَحارِم نسبی یعنی بھائی، بیٹا، چچا، ماموں اور والد وغیرہ سے پردہ نہ کرنا واجب، اگر ان سے پردہ کرے گی تو گنہگار ہو گی۔

3 صہری محارم یعنی سسرالی رشتے سے جو محارم ہیں جیسے سسر وغیرہ یونہی رضاعی محارم جیسے رضاعی بھائی اور رضاعی والد وغیرہ سے پردہ کرنا واجب نہیں، پردہ کرے، تو بھی جائز ہے، نہ کرے، تو بھی جائز ہے، البتہ جوانی کی حالت میں پردہ کرنا ہی مناسب ہے۔ اور مظنہ فتنہ یعنی فتنہ کا ظنّ غالب ہو تو پردہ کرنا واجب ہے۔

اس تفصیل کی روشنی میں پوچھی گئی صورت کا جواب واضح ہے وہ یوں کہ بھتیجے اور بھانجے چونکہ نسبی محارم میں داخل ہیں اس لئے ان سے عدت کے دوران پردہ نہ کرنا واجب ہے یعنی کرے گی تو گنہگار ہو گی۔ اور داماد چونکہ سسرالی رشتے کے اعتبار سے محرم ہے اس لئے اس سے پردہ کرنا نہ کرنا دونوں ہی جائز ہے البتہ ساس کے جوان ہونے کی حالت میں پردہ کرنا مناسب و بہتر ہے اور اگر فتنہ کا غالب گمان ہو تو پردہ کرنا واجب ہو گا۔ یہ حکم بھی مطلقاً ہے عدت کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے۔ اور شریعت میں آسمان سے پردے کا کوئی تصور نہیں ہے۔ لٰہذا عدت میں عورت اپنے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے مکان کے کھلے حصے یعنی صحن وغیرہ میں آسکتی ہے اس کو دیکھ بھی سکتی ہے ہاں اس صورت میں جن مَردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے ان سے بے پردگی نہ ہو اس بات کا ضرور دھیان رکھا جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مَدَنی*

1 دورانِ عدت نوکری پر جانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے کر اپنے گھر سے نکال دیا ہے اور وہ اپنے والد کے گھر عدت گزار رہی ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا ہندہ عدت میں نوکری کرنے کے لئے جاسکتی ہے؟ جبکہ ہندہ کا والد اس کا خرچہ برداشت کر رہا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی قوانین کی رو سے عورت کو طلاق سے قبل جس مکان میں شوہر نے رہائش دی ہو، اسی میں عدت گزارنا واجب اور بغیر ضرورت شرعیہ اس گھر سے نکلنا حرام ہے، نیز عدت کے ختم ہونے تک سکونت اور نفقہ شوہر کے ذمے لازم ہے، اور اگر کسی ضرورت شرعی کی وجہ سے وہ عورت دوسرے مکان میں منتقل ہو جائے تو عدت کے معاملے میں اس مکان کے بھی وہی احکام ہوتے ہیں جو پہلے مکان کے تھے۔ بیان کی گئی صورت میں ہندہ پر اولاً شوہر کے گھر میں ہی عدت گزارنا لازم تھا لیکن جب اسے شوہر نے گھر سے نکال دیا اور یہ اپنے والد کے گھر منتقل ہو گئی تو اب والد کے گھر کا عدت کے معاملے میں وہی حکم ہے جو شوہر کے گھر کا تھا یعنی بغیر ضرورت شرعیہ اس گھر سے نکلنا جائز نہیں اور جب ہندہ کا والد اس کا خرچہ اٹھا رہا ہے تو اس کا نوکری کے لئے گھر سے نکلنا ضرورت شرعیہ نہیں ہے لہٰذا ہندہ کا عدت کے دوران نوکری کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 کس عمر میں شرعی پردہ ضروری ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلَمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچی پر کس عمر میں غیر محارم سے شرعی پردہ کرنا ضروری ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچّی جب پندرہ سال کی ہو جائے تو اسے سب غیر محارم سے پردہ کرنا واجب ہے اور نو سال سے پندرہ سال تک اگر آثارِ بلوغ (یعنی بالغ ہونے کی علامات: حیض آنا یا احتلام ہونا یا حاملہ ہونا) ظاہر ہوں تو پھر بھی پردہ واجب ہے اور اگر آثار بلوغ ظاہر نہ ہوں تو پردہ واجب تو نہیں ہے البتہ مستحب ضرور ہے، خصوصاً بارہ سال کی ہو تو بہت مُؤَکَّد (یعنی سخت تاکید ہے) کہ یہ بالغہ ہونے اور شہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی زمانہ ہے۔ نو سال سے کم عمر کی لڑکی کے لئے اگرچہ پردے کا استحبابی حکم بھی نہیں مگر بچی کی عادت بنانے کے لئے اسے پردے کے احکام و آداب پہلے سے ہی سکھانا و شوق دلانا چاہئے تاکہ جب پردہ کرنے کی عمر کو پہنچے تو بلا جھجک کر سکے وگرنہ ہوتا یہ ہے کہ جو لوگ شروع سے کوئی تعلیم نہیں دیتے اور بچی بالغہ ہو جاتی ہے تو پھر وہ والدین کی بات ماننے کو تیار نہیں ہوتی اور پردے سے بچنے کے لئے طرح طرح کے بہانے و عذر تراشتی ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 شوہر کی اجازت کے بغیر والدین سے ملنے جانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے والدین سے ملنے جاسکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کو گھر کے معاملات شوہر کے مشورے اور اجازت سے ہی حل کرنے چاہئیں بالخصوص گھر سے باہر جانے کے معاملات تاکہ باہمی اتفاق خراب نہ ہو لیکن اگر شوہر ماں باپ کے پاس جانے سے منع کرتا ہے تو شریعتِ مطہرہ نے عورت کو یہ اجازت دی ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے والدین کے یہاں ہر ہفتہ میں ایک بار صبح سے شام تک کے لئے جاسکتی ہے، مگر رات میں بغیر اجازت شوہر وہاں نہیں رہ سکتی رات کو بہر حال شوہر کے یہاں واپس آنا ہو گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شیخ الحدیث و مفتی
دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

1 شوہر اپنے گھر میں عدت نہ گزارنے دے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے بھائی نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اسے اس کے میکے چھوڑ آنے کا کہا، اپنے گھر رکنے نہیں دیا، تو اس کی بیوی دو دن پیچھے دیور کے گھر پر رہی۔ اس کے بعد بیوی کے گھر والے اسے اپنے ساتھ لے گئے کیونکہ شوہر اسے دورانِ عدّت اپنے گھر رہنے نہیں دے رہا۔ اس صورت میں عدت کا خرچہ شوہر پر لازم ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ عورت کی عدت کا خرچہ اس کے شوہر پر لازم ہے۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ طلاق والی عورت کے لئے عدت شوہر کے گھر پر گزارنا لازم ہے اور جب وہ شوہر کے گھر پر عدت گزارے، تو اس کا نفقہ یعنی خرچہ شوہر پر لازم ہوتا ہے۔ لیکن اگر عدت میکے میں یا کہیں اور گزارے، تو جب تک شوہر کے گھر لوٹ کر نہیں آتی، اس وقت تک وہ ناشزہ یعنی نافرمان کہلاتی ہے اور شوہر سے عدت کا خرچ لینے کی حق دار نہیں ہوتی۔ البتہ اگر شوہر ہی اسے گھر سے نکال دے اور اپنے گھر عدت گزارنے نہ دے، جس کی وجہ سے وہ مجبور ہو کر کسی اور جگہ عدت گزارے، تو اس صورت میں وہ نافرمان نہیں ہوتی اور شوہر پر اس کی عدت کا خرچہ بدستور لازم رہتا ہے اور اسے نکالنے کی وجہ سے شوہر گناہ گار بھی ہوتا ہے کیونکہ طلاق والی عورت جب تک عدت میں ہو، تو شوہر پر واجب ہے کہ اسے اس مکان میں رہنے دے، جس میں عورت طلاق سے پہلے شوہر کے ساتھ رہتی تھی۔

یاد رہے کہ تین طلاقوں کے بعد عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے اور اب اس سے پردے کے وہی احکام ہیں، جو ایک اجنبی عورت سے پردہ کرنے کے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 بچے کو دودھ پلانے سے وضو کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر اسلامی بہن دودھ پیتے بچے کو اپنا دودھ پلائے تو کیا فقط دودھ پلانے سے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر نہیں ٹوٹتا تو کیا وہ دودھ پلانے کے بعد اسی وضو سے نماز وغیرہ پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچے کو دودھ پلانے کی وجہ سے عورت کا وضو نہیں ٹوٹتا، کیونکہ فقہائے کرام رحمہم اللہ السلام نے قراٰن و حدیث کی روشنی میں وضو توڑنے والی جتنی چیزیں بیان فرمائی ہیں، ان میں بچے کو دودھ پلانا شامل نہیں، لہٰذا اگر کسی عورت نے باوضو ہونے کی حالت میں بچے کو اپنا دودھ پلایا تو وہ بعد میں اسی وضو سے نماز وغیرہ ادا کر سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضان مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

کیا عورت کے لئے شوہر کا دادا اور نانا محرم ہیں؟

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کے لیے جیسے اس کا سسر محرم ہوتا ہے، اسی طرح کیا اس کا دادا سسر اور نانا سسر یعنی شوہر کا دادا یا نانا محرم ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: عورت جس مرد سے نکاح کر لیتی ہے، اس مرد کے تمام آباؤ اجداد یعنی باپ، دادا، نانا، وغیرہ عورت کے محرم بن جاتے ہیں۔ لہٰذا عورت کا دادا اور نانا سسر یعنی شوہر کا دادا اور نانا بھی محرم ہے۔

محرم عورتوں کا بیان کرتے ہوئے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَحَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ﴾ ترجمہ کنزُالایمان: اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبییں۔ (پ4، النسآء:23) اسی آیتِ کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے علامہ کاسانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”حليلة الابن من الصلب وابن الابن وابن البنت وان سفل“ یعنی بیٹے، پوتے اور نواسے نیچے تک کی بیویاں بھی محرمات میں شامل ہیں۔ (بدائع الصنائع، 3/419) اس آیتِ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے تفسیرِ نعیمی میں ہے: ”ابناء سے مراد ساری اولاد ہے بیٹا، پوتا، نواسہ وغیرہ“ (تفسیر نعیمی، 4/577)

محرمات کا بیان کرتے ہوئے فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”وحليلة ابن الابن وابن البنت وان سفلن لقوله تعالیٰ وَحَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ“ یعنی اپنے پوتے اور نواسے کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز نہیں، اللہ عزوجل کے فرمان ”ترجمہ کنزُالایمان: (تم پر حرام ہوئیں) تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبییں“ کی وجہ سے۔ (خزانۃ الفقہ، ص103)

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے سوال ہوا: ”رشتہ داروں کی کن کن عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں؟ اور کن کن سے ناجائز؟“ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: ”وہ شخص جن کی اولاد میں ہے جیسے باپ، دادا، نانا، جو اس کی اولاد میں ہو، جیسے بیٹا، پوتا، نواسا، ان کی بیبیوں سے نکاح حرام ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، 11/467)

محرمات کا بیان کرتے ہوئے بہارِ شریعت میں ہے: ”بیٹے پوتے وغیرہما فروع کی بیبیاں“ (بہار شریعت، 2/22)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* محقق اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی فضیل رضا عطاری*

شادی کے بعد پہلی مرتبہ حاملہ ہونے والی عورت کو زیب وزینت اور دوسرے شہر جانے سے مطلقاً روکنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں یہ رسم چلتی ہوئی آرہی ہے کہ جب کوئی عورت شادی کے بعد پہلی مرتبہ حاملہ ہوتی ہے تو اسے سات ماہ تک اپنے شوہر کے لیے بھی زینت کرنے نہیں دیتے، یونہی ایک شہر سے دوسرے شہر کسی کام کے لیے حتی کہ خوشی، غمی کے مواقع پر بھی جانے نہیں دیتے۔ اس کی خلاف ورزی کو نحوست کا باعث سمجھتے اور کہتے ہیں کہ اگر یہ عورت زینت کرے گی یا دوسرے شہر جائے گی تو کوئی نہ کوئی قدرتی نقصان ہوگا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا یہ نظریہ درست ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شادی کے بعد پہلی مرتبہ حاملہ ہونے والی عورت کو زیب و زینت اختیار کرنے اور دوسرے شہر جانے سے مطلقاً روکنا، وہ بھی اس فاسد گمان کی بنا پر کہ جائیگی تو ضرور کوئی نہ کوئی قدرتی نقصان ہوگا، درست نہیں کہ یہ بد شگونی ہے اور اسلام میں بد شگونی جائز نہیں ہے۔

نیز عورت کا پردے کے شرعی تقاضوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ضرورتاً کسی کام کے سلسلے میں باہر نکلنا جائز بلکہ بعض صورتوں میں ضروری بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ حج کا سفر جبکہ اس کے تمام شرائط متحقق ہوں، اسی طرح عورت کا اپنے شوہر کے لیے زیب و زینت اختیار کرنا بھی نہ صرف جائز بلکہ ثوابِ عظیم کا باعث ہے اور ایسے امور بے سند تخیلات اور جاہلانہ رسومات کی وجہ سے منع نہیں ہو سکتے لہٰذا صورتِ مسئولہ میں پہلی مرتبہ حاملہ ہونے والی عورت کو جائز زینت اور پردے اور ضروری شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے سفر کرنے سے محض ان غلط تصورات کی بنا پر روک دینا ہرگز درست نہیں ہے خاندان میں پائے جانے والے اس باطل نظریہ کو فوراً ختم کرنا ضروری ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ایامِ حیض میں مانعِ حیض دوائی کھا کر عمرہ کر لیا تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن کی آٹھ دن حیض کی عادت ہے، ان کو عادت کے مطابق چار دن حیض آیا، انہوں نے حیض روکنے کے لئے دوائی کھائی جس کی وجہ سے پانچویں دن حیض نہیں آیا، تو انہوں نے غسل کر کے عمرہ کیا، پھر چھٹے دن سے خون عادت کے دنوں تک آیا۔ تو معلوم یہ کرنا ہے کہ جو انہوں نے عمرہ کیا اس کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کے لئے خون کا ہر وقت جاری ہونا ضروری نہیں، کہ اس کے بغیر حیض نہ ہو بلکہ ابتداء اور انتہاء کے وقت خون کا اعتبار ہے، اور ایسی حالت میں عمرہ کا طواف کرنے سے دم لازم ہوتا ہے، البتہ ایسے طواف کا پاکی کی حالت میں اعادہ کر لیا جائے تو لازم ہونے والا دم ساقط ہو جاتا ہے۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اسلامی بہن کے مقررہ ایام یعنی آٹھ دن میں سے ایک دن اگرچہ خون نہیں آیا لیکن پھر بھی وہ حیض ہی کا دن ہے کیونکہ حیض کی مدت میں خون کے درمیان پاکی والا دن حالتِ حیض ہی میں شمار ہوتا ہے، لہٰذا اس حالت میں جو عمرہ کا طواف کیا، اس سے دَم لازم ہوا البتہ اگر اس طواف کا اعادہ کر لیا جائے تو دَم ساقط ہو جائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس طواف کے ساتھ سعی کا اعادہ بھی افضل ہے۔

نیز اگر طواف سے کمی کا ازالہ کرنے کے بجائے دم کے ذریعے ازالہ کیا جائے تو اس دم میں بکرا یا بکری یا بھیڑ کا قربانی کی شرائط کے مطابق ہونا، اور حدودِ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے، حدودِ حرم کے علاوہ کسی دوسری جگہ ذبح کرنے سے دم ادا نہیں ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

جہیز اور وراثت

مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مَدَنی*

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ والد کی وفات کے بعد بہنوں کی شادی کرتے ہیں۔ شادی اور جہیز کے مصارف مشترکہ متروکہ مال سے کرتے ہیں۔ جب وراثت تقسیم کرنے کی بات ہوتی ہے تو بہنوں کو یہ کہہ کر حصہ نہیں دیتے کہ "**ہم نے ان کے وراثتی حصے کے عوض ان کی شادی کروادی تھی اور جہیز بنادیا تھا۔ لہٰذا انہیں وراثتی جائیداد میں سے حصہ نہیں ملے گا۔**" حالانکہ شادی و جہیز کے اخراجات کرتے وقت کوئی ایسی بات نہیں کی جاتی کہ یہ مصارف دلہن کے وراثتی حصہ کے عوض ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ① کیا ان کی یہ بات شرعی طور پر درست ہے؟ ② اگر اس صورت میں بہنوں کو حصہ دینا ضروری ہے تو جو زبردستی کسی عورت کے حصے کی وراثتی جائیداد اسے نہ دے تو اس کی کیا سزا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

① ان لوگوں کی یہ بات کہ "**ہم نے ان کے وراثتی حصے کے عوض ان کی شادی کروادی تھی اور جہیز بنادیا تھا۔ لہٰذا انہیں وراثتی جائیداد میں سے حصہ نہیں ملے گا**" شرعاً ہرگز درست نہیں، بلکہ مُورث (یعنی جس کی وراثت تقسیم ہو، اس) کے انتقال کے بعد اگر اس کی بیٹیاں ہوں تو انہیں وراثت سے حصہ لازمی ملے گا۔ ان کی شادی کے مصارف اور جہیز پر ان کے بھائیوں نے جو رقم صرف کی وہ ان کے حصے سے منہا نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اس کے سبب ان کا حصہ کم یا بالکل ختم ہوگا کیونکہ جہیز یا کسی دوسری صورت میں بلامعاہدہ جو کچھ بھائی اخراجات کرتے ہیں وہ ان کی طرف سے احسان اور ہبہ (گفٹ) ہوتا ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ بھائی اخراجات اگرچہ مالِ مشترکہ متروکہ سے کرتے ہیں مگر شادی اور جہیز کے اخراجات کرتے وقت نہ اس قسم کی گفتگو ہوتی ہے کہ یہ جہیز تمہارے فلاں حصے کے عوض دیتے ہیں اور اس کے بعد سارے ترکے میں یا ترکے کی فلاں قسم میں تمہارا حصہ نہیں ہوگا، نہ ہی یوں ہوتا ہے کہ **تمام قسم کے متروکہ مال سے بہن کا حصہ نکال کر وہی اس کے جہیز اور شادی کے مصارف میں خرچ کیا گیا ہو۔** اسی طرح یہ صورت صلح و تخارج بھی نہیں ہے۔ کیونکہ کل ترکہ یا اس کی کسی قسم سے بہن کا حصہ ساقط نہیں کیا جاتا اور نہ بہن کے خیال میں ہوتا ہے کہ اب فلاں قسم کے ترکے میں میرا کوئی دعویٰ نہیں رہا۔ لہٰذا یہ اخراجات بہنوں کے حصوں سے منہا نہیں کیے جائیں گے۔ یہ اخراجات بھائیوں کی طرف سے تبرع و احسان ہوں گے۔

② یہ بات اسلام سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں تھی کہ عورتوں کو وراثت سے حصہ نہ دیتے تھے مگر اسلام نے عورت کی تکریم فرمائی اور مَردوں کی طرح اسے بھی حسبِ حیثیت وراثت میں حقدار قرار دیا۔ اب اگر کوئی حیلے بہانے سے کسی عورت کو اس کے حصہ وراثت سے روکتا ہے تو وہ سخت ظالم و غاصب ہے۔

اگر کوئی کسی وارث بننے والی عورت کو زبردستی اس کے حق سے محروم کرکے اس کے حصے کی وراثتی جائیداد دبالے گا تو اسے یہ سخت عذاب دیا جائے گا کہ قیامت کے دن وہ زمین ساتوں تہوں تک طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالی جائے گی، اور وہ ساتوں تہوں تک دھنسا دیا جائے گا، اسے اتنی زمین ساتوں تہوں تک کھودنے اور محشر تک ڈھونے کی تکلیف دی جائے گی اور اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شیخ الحدیث و مفتی
دارالافتاء اہلِ سنّت، لاہور

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

① عورت کو مہر کے مطالبے کا اختیار کب ہو گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عقدِ نکاح میں مہر بیان کر دیا جائے مگر فوراً ادا نہ کیا جائے اور نہ ہی دینے کی کوئی تاریخ مقرر کی جائے، تو عورت کو اس مہر کے مطالبے کا اختیار کب ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جب بوقتِ نکاح مہر فوراً نہ دیا جائے اور نہ ہی بعد میں دینے کی کوئی تاریخ مقرر کی جائے، تو شرعاً اس کی مدت موت یا طلاق قرار پاتی ہے، لہٰذا جب تک شوہر کی وفات یا عورت کو طلاق واقع نہ ہو، تب تک عورت مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی، کیونکہ ایسی صورت میں مہر کے مطالبے کا دارومدار عُرف پر ہوتا ہے اور پاک و ہند میں عُرف یہی ہے کہ مہر کی مدت مقرر نہ ہو، تو طلاق یا شوہر کی وفات تک اس کو مؤخر سمجھا جاتا ہے، لہٰذا طلاق یا شوہر کی وفات ہونے کی صورت میں ہی عورت مہر کا مطالبہ کر سکتی۔ عورت کی موت کی صورت میں بھی مہر کی ادائیگی فوراً لازم ہو جاتی ہے اور اب اس کے حق دار ورثاء ہوں گے، اگرچہ ورثاء میں خود شوہر بھی شامل ہوتا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

② چار ماہ سے کم حمل کے ضائع ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت کا چار ماہ سے کم کا حمل ضائع ہو جائے، تو اس کے بعد آنے والے خون کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں چار مہینے یعنی 120 دن ہونے سے پہلے ہی حمل ضائع ہو جائے، تو اگر معلوم ہو کہ حمل کا کوئی عضو جیسے انگلی یا ناخن یا بال وغیرہ بن چکا تھا، اس کے بعد حمل ضائع ہوا، تو آنے والا خون نفاس ہو گا، عورت نفاس کے احکام پر عمل کرے گی، کیونکہ اعضا چار ماہ سے پہلے بننا شروع ہو جاتے ہیں جبکہ روح چار ماہ مکمل ہونے پر پھونکی جاتی ہے اور عضو بن جانے کے بعد حمل ضائع ہو جانے کی صورت میں آنے والا خون نفاس کا ہوتا ہے۔ البتہ حمل چار مہینے یعنی 120 دن سے پہلے ضائع ہو جانے کی صورت میں اگر معلوم نہ ہو کہ اس کا کوئی عضو بنا تھا یا نہیں یا معلوم ہو کہ کوئی بھی عضو نہیں بنا تھا، تو آنے والا خون نفاس نہیں ہو گا۔ اس صورت میں خون اگر کم از کم تین دن رات یعنی 72 گھنٹے تک جاری رہا اور اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک رہ چکی تھی، تو یہ خون حیض کا ہو گا، اس صورت میں عورت حیض کے احکام پر عمل کرے گی اور اگر تین دن رات سے پہلے ہی خون بند ہو گیا یا بند تو نہ ہوا لیکن اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک نہیں رہی تھی، تو یہ خون استحاضہ یعنی بیماری کا ہو گا، اس صورت میں عورت استحاضہ کے احکام پر عمل کرے گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

مسجدِ بیت میں میاں بیوی کا ایک ساتھ رہنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن اپنے بیڈ روم کے ایک حصے میں مسجد بیت کی نیت کر کے وہاں دس روزہ سنتِ اعتکاف میں بیٹھی ہیں، یہ رہنمائی فرمادیں کہ اعتکاف کے دوران اس کا شوہر اس کمرے میں اپنی بیوی کے ساتھ ایک بستر پر سو سکتا ہے یا نہیں؟ بیوی مسجدِ بیت میں رہتے ہوئے شوہر کا سر وغیرہ دبا سکتی ہے؟ اعتکاف میں شوہر کے ساتھ رہنے کی کوئی ممانعت ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اعتکاف کے دوران بیوی کا مسجدِ بیت میں اپنے شوہر کا سر دبانے کے لیے شوہر کو چھونا جائز ہے جبکہ بیوی کو شہوت نہ ہو۔ البتہ ایک ہی بستر پر دونوں کو سونے سے بچنا چاہیے۔

یاد رہے جس طرح احرام کی حالت میں جماع و مُقدّماتِ جماع حرام ہیں یونہی اعتکاف کے دوران بیوی کے لیے جماع اور مقدماتِ جماع حرام ہیں، مقدماتِ جماع سے مراد ایسے افعال جو جماع کی طرف لے جانے والے ہوں اور فقہائے کرام کے کلام میں مقدماتِ جماع کی درج ذیل مثالیں بیان کی گئیں ہیں: گلے ملنا، شہوت کے ساتھ بوسہ لینا، یا شہوت کے ساتھ چھونا، مباشرتِ فاحشہ وغیر ذالک۔ لہٰذا اعتکاف میں شوہر ساتھ ہو تو دن ہو یا رات بہر صورت جماع و مقدماتِ جماع سے اپنے آپ کو بچانا ضروری ہے، ورنہ بیوی فعلِ حرام میں مبتلا ہو کر گناہ گار ہو گی، نیز جماع کی صورت میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اور مقدماتِ جماع کی صورت میں اگر بیوی کو انزال ہو جائے تب بھی اعتکاف فاسد ہو جائے گا، ہاں اگر مقدماتِ جماع کی صورت میں بیوی کو انزال نہیں ہوا تو اس کا اعتکاف فاسد نہیں ہو گا۔

البحر الرائق میں ہے: ”(ویحرم الوطء ودواعیه) لقوله تعالی وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِلان المباشرة

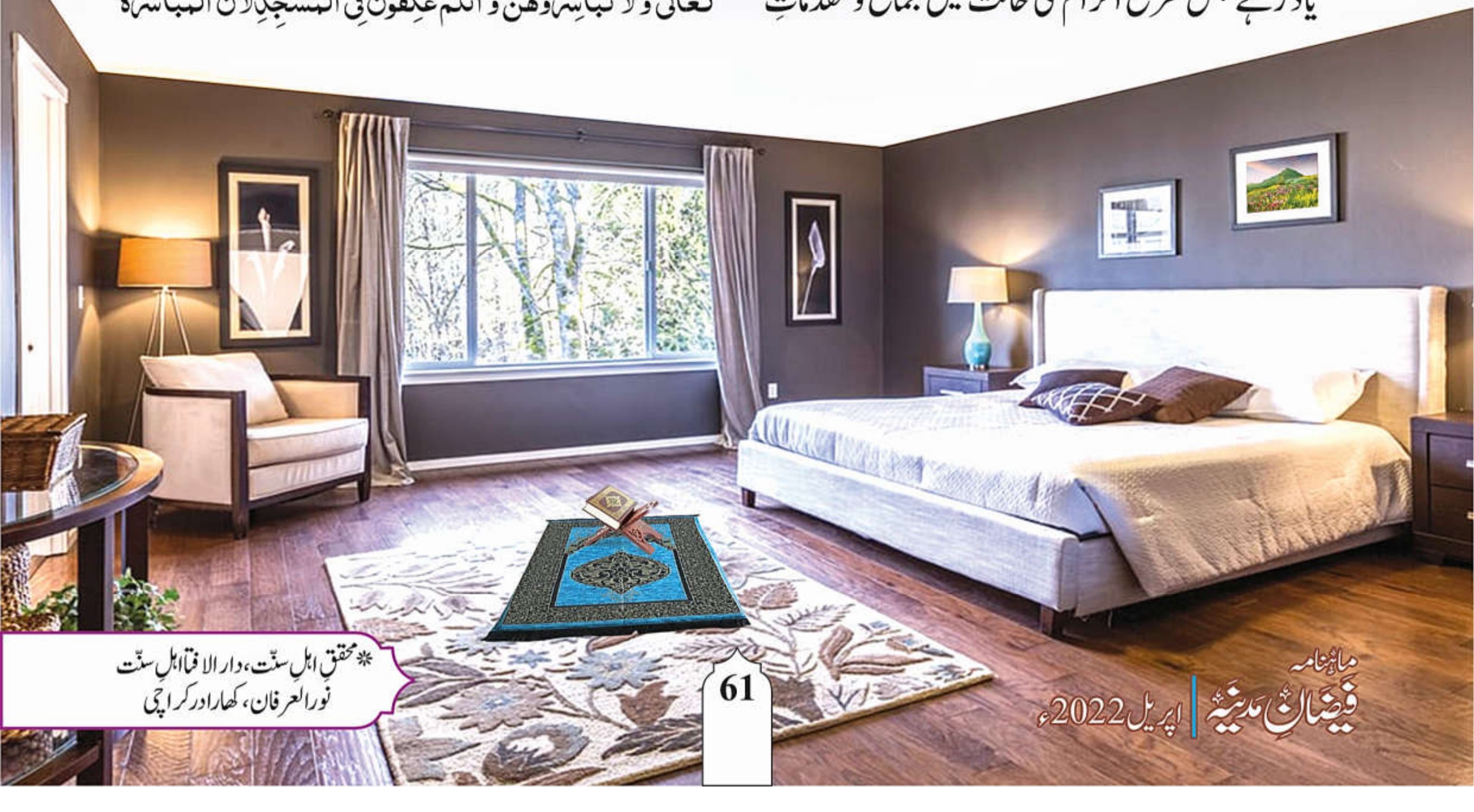

*محقق اہلِ سنّت، دار الافتا اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

تصدق علی الوطء و دواعیه فیفید تحریم کل فرد من افراد المباشرۃ جماع او غیرہ" یعنی اعتکاف کی حالت میں جماع اور مقدمات جماع حرام ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ جب تم مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہو تو عورتوں سے مباشرت نہ کرو، کیونکہ مباشرت جماع اور مقدمات جماع دونوں پر صادق آتی ہے لہٰذا آیت مباشرت کے ہر فرد کے حرام ہونے کا افادہ کر رہی ہے، چاہے جماع ہو یا غیر جماع۔ (البحر الرائق، 2/532)

النہر الفائق میں ہے: "وحرم علیه ایضاً (دواعیه) من المس والقبلة کما فی الحج والعمرۃ" یعنی معتکف پر مقدمات جماع، چھونا بوسہ لینا بھی حرام ہے جیسا کہ حج و عمرہ میں یہ فعل حرام ہے۔ (النہر الفائق، 2/48)

ردالمحتار میں ہے: "الزوجة معتکفة فی مسجد بیتها فیاتیها فیه زوجها فیبطل اعتکافها" یعنی بیوی اپنی مسجد بیت میں اعتکاف میں بیٹھی ہو اس میں شوہر بیوی سے قربت کرے تو بیوی کا اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ (ردالمحتار، 3/509)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "معتکف کو وطی کرنا اور عورت کا بوسہ لینا یا چھونا یا گلے لگانا حرام ہے۔ جماع سے بہر حال اعتکاف فاسد ہو جائے گا، انزال ہو یا نہ ہو قصداً ہو یا بھولے سے مسجد میں ہو یا باہر رات میں ہو یا دن میں، جماع کے علاوہ اوروں میں اگر انزال ہو تو فاسد ہے ورنہ نہیں، احتلام ہو گیا یا خیال جمانے یا نظر کرنے سے انزال ہوا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔" (بہار شریعت، 1/1025)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بقیہ: پریئر ٹائم ایپ اور نقشوں میں فرق کیوں؟

نقشہ جات یا مدنی چینل کے اوقات: نقشہ جات یا مدنی چینل پر دیئے گئے اوقات کئی لحاظ سے احتیاطی ہوتے ہیں، مثلاً

1 نقشہ جات چونکہ ایک سال کے بجائے 26 سالوں کے لئے کار آمد بنائے گئے ہیں یعنی آئندہ 26 سالوں میں سب سے جلد ہونے والی "صبحِ صادق" اور "طُلوع" کا وقت اور سب سے آخر میں ہونے والے ظہر، عصر، مغرب وعشا کے وقت کو درج کیا گیا ہے۔

2 بڑے شہروں میں پھیلاؤ کے اعتبار سے بھی احتیاط کی گئی ہے جس سے ایک آدھ منٹ تک فرق آجاتا ہے۔

3 اوقات کار تیار کرنے میں پہاڑی اور غیر ہموار علاقوں کی بلندی کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

4 کئی کئی منزلہ عمارات کیلئے "اوقاتِ طُلوع و غُروب" میں اس طرح احتیاط شامل کی گئی ہے کہ چھوٹے شہروں کے لئے کم و بیش 50 فٹ، درمیانے شہروں کیلئے "125-100" فٹ اور بڑے شہروں کے لئے حسبِ ضرورت بلند عمارات کا لحاظ رکھتے ہوئے "40 سیکنڈ" سے لے کر "ایک منٹ یا اس سے زائد" طلوع میں کم اور غروب میں بڑھائے جاتے ہیں۔

اوقات میں فرق کتنا؟ پہاڑی وساحلی علاقوں کے لئے اپلی کیشن اور پرنٹ شدہ نقشہ جات میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا البتہ میدانی علاقوں کے لئے طُلوع و غُروب میں "1 سے 2" منٹ کا فرق نظر آئے گا نیز مدنی چینل پر بتایا جانے والا وقت پرنٹ شدہ نقشہ جات کے مطابق ہوتا ہے۔

توجّہ: یاد رہے کہ اپلی کیشن کے آٹو اوقات ہوں یا نقشہ جات و مدنی چینل پر دیئے گئے اوقات، ان میں سے جس کے مطابق بھی نماز پڑھیں یا سحر وافطار کریں دُرست ہو جائیں گے۔

نوٹ: شعبہ اوقاتُ الصّلاۃ کی اپلی کیشن کو اپڈیٹ کیا جاتا رہتا ہے لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اپنی ایپ کو اپڈیٹ کر لیا کیجئے۔ نیز اپلی کیشن کے اوقات ذاتی استعمال کے لئے ہوتے ہیں لہٰذا ایک ہی شہر کے مختلف مقامات کے لئے اپنی لوکیشن والا وقت آگے شیئر نہ کیا جائے۔ بلکہ اپلی کیشن کا لنک ہی شیئر کر دیجئے تاکہ دوسرے مقام والوں کو بھی اپنی لوکیشن کے مطابق کرنٹ وقت معلوم ہو سکے۔

مفتی فضیل رضا عطاری*

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

1 کیا لڑکی کا اس کی امی کے خالہ زاد بھائی سے نکاح ہو سکتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرا نکاح میری امی کے خالہ زاد بھائی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آپ کا نکاح آپ کی والدہ کے خالہ زاد بھائی سے ہو سکتا ہے، جبکہ نکاح سے ممانعت کا کوئی سبب جیسے رضاعت وحرمتِ مُصاہرت وغیرہ موجود نہ ہو، کیونکہ آپ اپنی والدہ کے خالہ زاد بھائی کے لیے خالہ کی بیٹی کی بیٹی ہوئیں اور یہ ان عورتوں میں سے نہیں جن سے نکاح حرام قرار دیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ کس سے نکاح جائز ہے کس سے نہیں اس حوالہ سے ضابطہ کُلیہ یہ ہے کہ: اپنی فرع یعنی بیٹی، پوتی، نواسی چاہے کتنی ہی بعید(دور) ہو، یونہی اپنی اصل یعنی ماں، دادی، نانی چاہے کتنی ہی بلند ہو ان سے نکاح مطلقاً حرام ہے۔ اپنی اصلِ قریب کی فرع جیسے ماں اور باپ کی اولاد یا ماں باپ کی اولاد کی اولاد چاہے کتنی ہی بعید ہو اس سے نکاح حرام ہے۔ اپنی اصلِ بعید کی فرع قریب جیسے دادا، پر دادا، نانا، دادی، نانی، پر نانی کی بیٹیاں ان سے نکاح حرام ہے۔ اپنی اصلِ بعید کی فرع بعید جیسے دادا، پر دادا، نانا، دادی، نانی، پر نانی کی پوتیاں نواسیاں جو اپنی اصلِ قریب کی فرع نہ ہوں، ان سے نکاح جائز ہے۔ اس ضابطہ کے مطابق آپ اپنی والدہ کے خالہ زاد بھائی کے لیے اس کی اصلِ بعید یعنی نانی کی فرع بعید یعنی پَر نواسی کہلائیں گی، لہٰذا آپ کا اس سے نکاح درست ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 کیا فوت ہونے والی عورت کا نکاح ختم ہو جاتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا یہ درست ہے کہ عورت جب مرتی ہے تو اس کا نکاح ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے خاوند اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کفن پہننے سے پہلے چہرہ دیکھ سکتا ہے بعد میں نہیں دیکھ سکتا۔ تو ان میں سے کیا درست ہے؟ نیز اگر خاوند مرے تو پھر نکاح کیوں ختم نہیں ہوتا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ عورت کے مرتے ہی اس کا نکاح ختم ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اب یہ شوہر بھی اپنی فوت شدہ بیوی کے جسم کو بلا حائل ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ ہاں شوہر اپنی فوت شدہ بیوی کا چہرہ کفن سے پہلے بھی دیکھ سکتا ہے اور کفن کے بعد بھی دیکھ سکتا ہے حتی کہ قبر میں رکھنے کے بعد بھی دیکھ سکتا ہے۔ اور کسی اجنبی شخص کو فوت شدہ عورت کا چہرہ دیکھنا بھی منع ہے۔ یاد رہے کہ جب شوہر فوت ہو تو عورت کا نکاح فوری اس وجہ سے ختم نہیں ہوتا کہ عورت ابھی اس نکاح کی عدت میں ہوتی ہے اور جب تک عدت ختم نہ ہو اس وقت تک نکاح بھی باقی رہتا ہے۔ اسی وجہ سے عدت کے اندر عورت کسی اور سے شادی نہیں کر سکتی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی